

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_228907**

UNIVERSAL  
LIBRARY



# یا صفا البکیر والنزیر

مصنف حضرت سلطان العاقین قدوة السالکین جناب شیخ اکبر کرامت اللہ  
الملقب صاحب البرکات صاحب گاہ علیہ مارحہ قدس العزیز

شعری بر اعتراف عشق

دیوان عشقی

# مکرم البرکات

عزوف بندی

رسالہ اول جوباد

جسکو جناب نظاما جی شیدائے دل حسن صاحب حسن عبادت گاہ علیہ بکایت فرمود ہو  
مرب کیا اور بندہ ہمیں سز خاقانی وقادیر سخی اپنی نزلت سے

# مجموع غیاث الیوم فی اولیٰ مرتبہ

توسلہ کمالی زمین قاش اسروزی

(باہتمام محبوب احمد انجمنیت صحیح)

قیمت فی جلد ۱۰۰

تعداد طبع اول ..... ۵۰۰

# ریاض سخن

۱۹۱۵

بہو لے ہیں اب تو مردم دیدہ چین کے پہول  
آنکھوں سے چین رہے ہیں ریاض سخن کے پہول

حضرات یہ وہ گلہ سترہ جو جسکی ہر سچی سے ناظر کو ایک خاص دلچسپی ہوتی ہے اسکے ہر ایک پہول کو معشوق کے  
کل عاقل سے تشبیہ دیجاتی ہے اس گلہ سترہ کو ریاض سخن میں پہول پہلے آج دن میں بیٹھے ہو چکے ہر بیٹھے میں ایک نوز  
سواپنے حسن جمال کی خوبیاں ہلکے کود کساتا ہے اس گلہ سخن کی جو شخص سیر کرے اسکو وہ لطف حاصل ہوگا جسکے  
بیان ہماری زبان قادر ہو کہ میں سو سن اپنی زبان دوری کلبسب دی رہی ہے کہ میں گرس آنکھوں ہی آنکھوں میں بل کو  
کل کی محبت کا اشارہ دے رہی ہے کہ میں جو انان چین مست است کی طرح جو ہم سو چین کہ میں سر واپنے خرام ناز سے  
عاشق فرج و لونکو بلال کر رہا ہے غرض کہ یہ وہ گلہ سترہ جو جسکی دوستی کیلئے حضرت واعظ بالقابہ اور حضرت امیر اور حضرت  
شوق اور حضرت جلال اور حضرت احسان اور حضرت مضطر اور حضرت شہیر جیسے لوگ اپنا اپنا عزیز وقت صرف  
کرتے ہیں ہلکے کے ناز کو موافق علاوہ نظم کے آٹھ صفحے ناول کے بھی شائع کیے جاتے ہیں اور نیز باذواق  
لوگوں کے لیے کچھ تہوار سافارسی کلام بھی اس گلہ سترہ کے ساتھ شائع ہوتا ہے جسکے مصنف ایک شہور اور مستند  
بزرگ جناب عالم و فاضل حضرت فریدی سید شاہ صاحب عالم صاحب صاحب قدس سرہ الغریز سجادہ نشین  
دعا گاہ عالیہ برکاتیہ ماہرہ ہیں جسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے گویا فاضل اہل فارس کلام ہے اس مجموعہ سخن کی سالانہ  
قیمت صرف مبلغ (عشہ) معہ محصول ڈاک ہے جو مصنف گلہ سترہ نظم لینے اُسے ایڈیٹر (عہدہ) اور مصنف ناول  
(عہدہ) معہ فارسی کلیتاً (عہدہ) روپیہ ہے غرض کہ ہر پارٹ اسکا قابل دیدہ ہو منگائیے اور جلد شائع کیے

الہند  
سید علی حسن آحسن یاخبر ریاض سخن ماہرہ صلیع ایضہ



نحمدہ و نصلی علی الرسول الکریم

والہدیٰ صبر فی الفضل العظیم

محمد چشم بر راہ شنائست

خدا در انتظار حمد ما نیست

اسمہ لشعرب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واولیاءہم اہم  
فی الحقیقت وہ مشہور و معروف خاندان جسکے ہر ایک جزو کو خاص و عام معزز نگاہوں  
سے دیکھتے ہوں اور واقعی وہ قابل افتخار و اعزاز ہوتو اُسکے وہ حالات جسکی وجہ سے  
اُس خاندان کے حضرات بابرکات منفرد خیال کیے گئے ہیں اگر قلب بند نہ کیے جائیں  
تو اُس خاندان کے اعقاب بِنصیب خیال کیے جائیں گے۔

میں اس وقت سادات بلگرام کے ایک بزرگ یعنی اپنے جد امجد قردوۃ اس الیکین

سلطان العاشقین حضرت شیخہ برکت اللہ الملقب بہ صاحب البرکات  
 قدس اللہ سرہ العزیز کے مختصر حالات لکھ کر انکی تصنیف کے مجموعہ میں بطور دیباچہ  
 چسپان کیئے دیتا ہوں ناظرین سے امید ہے کہ اسکو قدر کی نگاہوں سے  
 دیکھ کر کجاوعت بخشنیں گے۔

اصل میں آپ کا اور آپ کے آباؤ اجداد کا مولد و مکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوی جو ملک  
 اودھ میں ہے تھا مگر آپ کے جد امجد حضرت سید شاہ عبدالجلیل غلف کبر  
 حضرت میر علی لودھ قدس اللہ سرہ اراہا جو ایک مشہور و معروف بزرگ ہن ماہرہ  
 کے قیام کا سبب ہوئے جنکی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپکی طبیعت تنہائی  
 پسند بست تھی اور اہل تصوف میں صاحب جذبہ قوی مانے جاتے تھے اکثر  
 صحرا نوری کیا کرتے تھے چنانچہ عرصہ تک اسی ذوق و شوق میں اپنے وطن اور  
 عزیزوں سے کنارہ کش رہے آپ کی عمر کا قریب قریب نصف حصہ اسی حالت  
 میں گزرادت تک اپنے اپنے احوال کو اپنی طرف مبصر بنا انتظار رکھا اتفاقاً ایک  
 مرتبہ اسی حالت میں خودی میں ایک جماعت کے ساتھ آپ کا گزر بلگرام میں ہوا۔  
 یہ وہ زمانہ ہے کہ جن تاریخوں میں حضرت بریلج الدین شاہ مدار کا سالانہ عرس  
 ہوا کرتا ہے۔ مکن پور جہاں کہ حضرت موصوف کا حذر واقع ہے بلگرام سے قریب

اور اس زمانے میں اسکا راستہ بلگرام ہی ہو کر تھایا وہی جماعت تھی جو غنیمت خاں  
 برکات عرس و فاتحہ مکن پور جاتی تھی غرض کہ جب آپ بلگرام پہنچے اور اس محلہ  
 میں جمین کہ انکی ہر شہیر کا مکان تھا گزرے اتفاقاً انکی بہن نے ان کو دیکھ کر پہچانا  
 انہوں نے اس محبت عینی سے مجبور ہو کر (جو خدا نے ہر ایک بہن بہائی کے  
 دل میں دلہیت کی ہے) باو از بلند بکا را لکریہ تو دو سے ہی عالم میں تھے وہ آواز  
 نہ سنی آخر بیک شکل تمام اپنی ہمشیر کے گھر میں آئے اور اپنے عزیز اقربا کے سمجھانے  
 بجمانے سے وہ دن اسی گھر میں گزرا اور آخر شب سبکو سو تا چوڑ کر وہاں سے  
 نکل کھڑے ہوئے اسی سفر میں ایک لڑکھی کی بیڑہ پر ہوا یہ کیڑہ مارہرہ سے جانب شرق  
 واقع ہے یہ جگہ عرصہ سے غیر آباد ہے چونکہ اسے ایک بزرگ کا مزار واقع ہے جو  
 حسین شہید کے نام سے مشہور ہے اسلئے اس مقام پر آج بھی معدودے چند  
 خادموں کا قیام رہتا ہے شہر میں جبکہ سلطان محمد معز الدین سام الملقب بہ  
 شہاب الدین غوری خلافت گاہ غزنی پر جلوہ نہرا ہوا تو چند مرتبہ وہ بارادہ تسخیر  
 ملک ہندوستان میں آیا حتی کہ ۵۸۲ھ میں بعد محاربہ عظیم اسے پتھور آباد شاہ  
 دہلی کو زندہ گرفتار کیا اور سب سے پہلے سلطان اسلامیہ میں تخت سلطنت دہلی پر جلوہ افروز  
 ہوا اس درمیان میں راجہ بہمن سے جواز بھی لکھیے گا مالک تھا کھجور ملکی

پہنچیدگیان ہو کر نوبت بجا رہی چونچہ چنانچہ ایک مرتبہ بذات خاص خود شہاب الدین نے  
 لشکر کشی کر کے فتح کیا اور بذریعہ سزنگ کل عمارت نیست و نابود کر دی اسی  
 حادثہ میں راجہ بین معہ مجاہد متعلقین و متوسلین وہاں گئے اس زمانہ سے وہ قلم بطور  
 تیلہ کے دیران پڑا ہے۔

بہر حال حدود علاقہ صہ میں حضرت راگڑا اس غیاث بادشاہ بن ہوا اور کچھ دنوں تک  
 شہید ہو صوفی کے مزار پر آپ کا قیام رہا شدہ شدہ آپ کے قیام کی خبر مارہرہ پہنچی محمد  
 وزیر الخاطب بہر چودہری وزیر خان جنگے آبا و اجداد سلاطین عصر کی طرف سے علاقہ  
 مارہرہ کے قانون کو مقرر تھے اور یہ خود بھی اس عہدہ پر معمول اور مارہرہ کے رئیس غلام  
 تھے اس خبر کو سنا کہ بہت خوش ہوئے اور گویا بہ الام غیبی ایک دن علی الصباح اپنے  
 ساتھ ایک جماعت بزرگ لیکر حضرت کے استقبال کے لیے پہنچے اتفاقاً  
 حضرت نے بھی اس روز تیلے سے اتر کر خزانہ خرامان مارہرہ کی طرف آ رہے تھے  
 راستے ہی میں وزیر خان سے ملاقات ہوئی اور وہ آپ کو بہ اعزاز تمام مارہرہ لائے  
 غرض کہ اس زمانہ سے بیزار دکان مارہرہ کی بنیاد مارہرہ میں قائم ہے لہذا شریف آری  
 حضرت کی عمر کے تقریباً چالیس برس مارہرہ میں گزرے اور یہیں بہر سلطنت  
 ابوالمظفر سلطان خرم شہاب الدین محمد شاہ جہان ساتویں صفر ۵۰۰ھ کو اس جہان فانی

سے رحلت فرمائی آپ کا مزار ماہرہ زمین زیارت گاہ انام ہے آپ کے صاحبزادے  
حضرت میراویس بلگرام سے ماہرہ زمین اکثر تشریف لایا کرتے تھے مگر ان کا نقل  
قیام بیان نہیں رہتا تھا حضرت میر عبد الجلیل کے بعد ان کے معتقدین نے نسبت  
چاہا کہ حضرت میراویس ماہرہ زمین اپنی سکونت اختیار کریں مگر آپ نے انکی درخواست  
نامنظور کی البتہ نسبت سابق کے بیان قیام زیادہ کرنے لگے ۱۹۶۶ء حرمین  
جبکہ آپ بلگرام تشریف لے گئے تھے حیات مستعار نے وفات کی اور وہیں انتقال  
فرمایا حضرت صاحب البرکات انین بزرگ کے بڑے صاحبزادہ ہیں اب میں اپنے  
سغز ناظرین کو حضرت صاحب البرکات کے حالات کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

حضرت صاحب البرکات کی ولادت باسعادت کا وہ زمانہ ہے جبکہ ابو انظر محی الدین  
محمد اوزنازیب عالمگیر کو تخت سلطنت پر بیٹھے دو برس گزر چکے تھے آپ کا سال ولادت  
۱۰۷۱ھ ہے آپ نے ایک شعر میں اپنی تاریخ ولادت خود لکھی ہے

سال تولد ہم ہر تقویم دان شہر	روے حساب شائق خوبان نوشتہ اند
------------------------------	-------------------------------

آپکی ولادت تقسیم بلگرام ضلع ہر وہی زمین واقع ہوئی اپنے والد بزرگوار حضرت میراویس  
صاحب کی حیات تک آپکی عمر کا حصہ بلگرام ہی میں گزرا بعد وفات اپنے والد ماجد  
کے کاپی تشریف لے گئے اور وہاں حضرت سید شاہ افضل اللہ صاحب سجادہ

سے دست بیچ ہو کر بارہہ تشریف لائے حضرت میر غلام علی آزاد بلگرامی اپنے تذکرہ  
 مآثر الکرام میں شرح تحریر فرماتے ہیں۔

سید بکرت اللہ الملقب بہ صاحب لہرکات بن سید اویس بن سید عبد الجلیل بن  
 میر عبد الوہاب بلگرامی قدس سرہ سرار ہم شاہبازیت آتائش سدرۃ المنتہی دیکہ  
 تازیت سیدائش سموات علی شعشعہ ولایت از جہنیش پیدا و جہوت فقر  
 از ناصیہ اش ہو یادۃ العمر بر آستانہ خالق گزاشت و قدم بردن خلو قے نافر  
 ایسر و فقیر فرش آتائش بودند گوے سعادت عرصہ علوی و سفلی سے ربوہ  
 اگرچہ او اہل حال دست بعیت بجناب سید مرثی بن سید عبد الباقی بلگرامی قدس سرہ  
 واد آما از مبادی عمد شباب تا آغاز ایام کموت صحبت سید العارفین میر سید  
 لطف اللہ عرف شاہ لہا قدس سرہ لازم گرفت و عقیق استعدائش بہ فروغ  
 باطن اقدس رنگ کمال پذیرفت و او مشرب خاص آنحضرت حطے مستونی  
 اندخت و سند خلافت و اجازت اخذ نمود سید العارفین را نسبت بالیشان  
 معاملات معنوی خاص بود و مکاتیب محتوی براسرار حقائق و معارف اکثر بنام  
 مشار الیہ شرف صدور یافت بسیار سے اذان مکاتیب در نسخہ انیس لمحققین  
 مندرج است طالبان را از مطالعہ آن حضار و حانی حاصل سے شو و نیز صاحب لہرکات

بدرالولایت کاپلی رفتہ از خدمت مخدوم زادہ عالیجناب شاہ فضل السدین  
میر سید احمد قدس اللہ سر رہا تیمنا و تبرکات سزاوارت و خلانت الماس نمود  
حضرت مخدوم زادہ قدس سرہ التفات باو عنایت با مبذول داشت و بہ عطا  
مثال خلافت پایہ اش را بلند گردانید و بہ اسرار و اکرام فرادان خصت  
فسود الخ

اول اول جبکہ حضرت صاحب البرکات مارہہ تشریف لائے تو اپنی جد بزرگوار  
کی خانقاہ میں قیام کیا جسکے ہمسایہ میں اکثر ذلیل توام کا سکن تھا چونکہ ایسی جگہ  
آپکے قیام کے لیے مناسب نہ تھی اسلئے آپ نے وہاں سے ترک سکونت  
کر کے اوس جگہ قیام فرمایا جو فی الحال بستی پیر زادگان کے نام سے مشہور ہے  
جبکہ آپ کو اپنے قیام کی طرف سے پورا پورا اطمینان ہو گیا اسوقت آپ نے اہل و  
عیال کو بلگرام سے طلب فرمایا اور مارہہ کو اپنا وطن قرار دے دیا آپکے دونوں  
صاحبزادے یعنی حضرت شاہ آمل محمد حضرت صاحب النجات شاہ نجات السد  
بلگرام ہی میں پیدا ہوئے ہر جبکہ آپ کا مستقل قیام اس غیر آباد جگہ میں ہوا تو  
باہتمام اکثر معتقدین و دانش عمائد کنبوہ خانقاہ اور مسجد تعمیر ہوئی آپکے فضل و کمال  
کا شہرہ تھوڑے ہی عرصے میں آدیزہ گوش آفاق ہوا اور اکثر عمال اور تعلقہ دار

آپ کے معتقد درمید ہوںے۔

اگرچہ آپ کو اسنادِ خلافت سلاسلِ خمسہ باعنِ بعدِ حاصلِ تمین مگر آپ نے زیادہ تر راج  
 سلسلہِ علیہ قاور۔ کہو یا ہمیشہ آپ مطابق سلسلہِ شیعہ سے مزہ عمل درآمد فرمایا کرتے تھے  
 آپ کے معتقدین یا مریدوں میں بھی اگر کوئی خلافتِ شیعہ پر رسومِ کاشیوں ع کرتا تو آپ  
 اسکو تمیز فرماتے بلکہ اکثر لوگ جو باہر کے آجاتے اور وہ معاصی و مناہی میں مبتلا  
 ہوتے تو آپ انکا بطریق سنتِ سینہ اپنے اخلاق سے ایسا گرویدہ کرتے  
 کہ وہ خود بخود ان افعالِ فحیہ سے تاب ہو جاتے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ  
 اس جگہ دو ایک حکایتیں آپکی عادات اور اوصاف اور اخلاق کی جو آپ کے چہوٹے  
 صاحبزادے حضرت صاحبِ نعمات نے نقل فرمائی ہیں۔ بجزارتہ نقل کر کے  
 ہدیہ ناظرین کروں۔

## ذکر اہمیت و مسلمان شدن آن

دقتی کہ راجہ نوشوقت اسے قوم کتری عامل ماہرہ بود فقراے ہنود از فرقہ  
 اتیت آمدہ زیر درخت نیب کہ متصل آبادی سلسلے بردر واژہ کٹرہ احمد سعید خان  
 صاحب جاگیر واقع است فرود آمدند سردار نماہر صبح و شام رکنے بردرخت  
 آونمیتہ بیان خود را آویزان می ساخت بطرزے کہ سرسزیر پو بالادور زیر آن آتش

می افزودند و ناقوس می نواخت و بران آتش مثل جہولہ شہر شد آمد و رفت  
 سے کرد و آسیب آتش باو نمیرسید تمامی ہنودان جمع شدہ گرداگرد دست بستہ  
 با او بتمام می ایستادند بعد دو گہری کہ فرومی آمد انگشتہا سے آن آتش افزودند  
 را تبرک کردہ سے بروند و نذر ہا سے از ہر قسم سے آوردند بعد دو سہ روز از ایل  
 اسلام ہم جمع شدند و بطرز ہنودان انگشتہا سے میگرفتند و نیاز ہا سے کردند  
 شہرہ عام و غلو تمام شد روز سے بعد نماز عصر فقیر اکثر با غمبہ کہ الحال در گاہہ در اینجا  
 سے آمد از اینجا آن زمرہ بنظر سے آمد آن ایت سہ در اسر و با برہنہ بطرز سے کہ  
 لنگ بستہ نشسته بود و تنہا بر خاست دیدم کہ بسو سے مامی آید جوانی خوبصورت  
 نعلین چوبین در پابے آنکہ از کسی پرسد و دعا سلام کند روان روان ہر روز از  
 در آمد گو یا کہ اور کسی گرفتہ سے بر در آنوقت در حضور حضرت صاحب چندان انہو  
 بنمود و سے چند حاضر بودند و قاعدہ چنین بود کہ ہمیشہ حضرت صاحب ہرگز  
 ز ہزار گاہ ہے بطرف منی نگریتند مگر کسی کہ رو برہ آید یکبارگی نظر برہ داشتہ  
 بسو سے اومی نگریتند آن نگاہ کہ ۵

آیا بود کہ گوشہ چشمے باکسند	آنانکہ خاک را بنظر کہیمیا کنند
-----------------------------	--------------------------------

کسانیکہ این حالت دیدہ اند سید اند کہ بیچ چشم مست بدن سے و مخموری بنظر

نیامده و نیز اگر شکر مضابطه بود که تکلم با هر یک از زبان نمی نمودند مگر بنا بر ضرورت  
 یا اشارت سیفر نمودند مثلاً اگر کسی تازه واردی روبرو شد بچشم اشاره شد  
 و بعضی وقت سبب بدست مبارک ایما نمودند اگر آئینده معلوم کرد جواب  
 عرض نمود والا ما نسران گفتند که از کجا کی عرض که رعب جناب عالی بر اهل  
 مجلس نظیر معیبت و صلابت بنماستے بود که از اهل و دنیا و علما وقت مر این هزاره  
 معاینه شده که استفسار نکته یا استکشاف عمت نمودند جناب عالی هر چه  
 از زبان مبارک ارشاد فرمودند سیلان یارای تکرار نداشتند و هر  
 گردنکشان که روبرو شد ندای مشروع و منوع کردند الحاصل که آن آیت  
 را دیده و نیز همان تفسیر اشاره فرمودند بنجاب ادب تمام استاده عرض  
 کرد که فقیرم و از دورا که معبد هندوان است می آیم فرمودند که در توجهم دو اگرا  
 است ازان هم خبر داری عرض کرد که نه در کتب خود دیده ام با عرض  
 کرد که متصل آبادی نسرود آمده ام و بر آتش آویزان می شوم باز فرمودند  
 که آتشی که در دست گاهی بران آویخته عرض کرد که نه در کتب خود دیده ام  
 باز عرض نمود که اراده گویا تر بینی دارم فرمودند که از تر بینی که در خود داری غشی غسل کرده  
 گفتی نه و همان جواب سابق گفته بی اختیار از زبانش آمد لا اله الا الله محمد رسول الله

بعد ازان عرض نمود کہ ہمیں جا با ششم و بندہ از بندگان سرکار شوم و  
 این جماعت کہ ہمراہ ما ہمہ ما جواب دہم بقدر عمر عبث را نگان ضائع شد  
 تمام معبد ہمارا رسیدیم و بیچ ازان حصولے نیافتیم فرمودند کہ الحال برود و عیہ  
 کہ در سرداری راہ خود گیر چند عرض نمود پذیرا شد چارونما چارخصت شد  
 بطرف خانہ فرمودند کہ از سر روز این آواز تا قوسن این غوغا عبا رخاظر آورده  
 احوال برض شد سبحان اللہ

جمال رودے تراہر کہ دید حیران شد	چہ صورتے ات ترا لا الہ الا اللہ
---------------------------------	---------------------------------

ایک اور حکایت جس سے آپکی استغنا کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور جو کمال فقر  
 پر دلالت کرتی ہے تحریر فرماتے ہیں -

وقتیکہ نواب ثابت خان بہادر از ایٹھ روانہ شد از اتفاقات وقت براہ  
 کند رہ بکول رفت از انجا بعد چند روز ہمارا آمدا از خبر آمد آمد جاگیر داران  
 و قانوگویان براسے استقبال رفتند نواب فرمود کہ ہا بنجا بازگردید و حضور حضرت  
 سے آیم ہا بنجا ملازمت نمایند و از خدمت کا گفت کہ کلیم سیاہ پیار کہ رو بد شیر  
 سے رو م لباس شیران باید پوشید و جاگیر داران وغیرہ را خصت کرد  
 کہ شما ہا بنجا نیتہ شیند من سے آیم و خود در انجا در سے توقفت کرد کہ جاگیر داران

بحضور رسیدند فرمودند که خیر است چرا جمع شده آمده اید ما چرا عرض نمودند  
 فرمودند که شما بهانجا روید ما هرگز هرگز نواب را آمدن نخواهیم داد درین اثنا  
 نصیر الدین خان آمده از طرف نواب تسلیمات و بندگی و چنین چنان عرض کردند  
 هرگز قبول نینشاند و موی الیه در باره بنیاز تمام و خاکساری مالا کلام  
 گذارشش نمودند طلبیعت جناب عالی باز دست رفت فرمودند اگر او بر فوج خود  
 تا زمان باشد این نفراتنگ گرفته وقت یک روز برود خواهد شد فوج و لشکر  
 ای کار نخواهد آمد نامبرده رفته با نواب ظاهر نمود نواب خواست که برینهم رود نصیر الدین خان  
 دیده بود عرض کرد که صلاح نیست نواب ازین طرف بازگشته آن طرف  
 شهر دیره نمود صبح آن فضیلت و کمالات دستگاه میر سید سید عبدالستون بگرام  
 محله سید اژه از انبای سید میان مرحوم که از چند مدت رفیق و مصاحب نواب  
 بودند آمدند بار اوه اینکه با سه آمدن نواب عرض نمایند از نواب دعوی کرده  
 آمده بودند که من معقول نسکیم وقت یک روز برود شد بعد قدمبوس نیاز گزارانیند  
 حضرت صاحب فرمودند که چه ضرورت است الحامل بعد لایه و نشت  
 تمام فقیر را حکم شد همین که رو بر نشستند هیچ نتوانستند گفت گو یا که کسی  
 زبان بند کرده است بعد دیره چون دیدند که چیزی نگویند و سر بسوزانند

و حیران و از شسته اند بفقیر حکم کردند که میسر اطعام خورایند از آنجا برخاسته  
 بروم و طعام خورایندم و در اثناکے طعام خورایندن گفتند که نواب چنین عادل و چنان  
 بروین و اسلام قائم است و در باره ساکین و محتاجان شفقت و ایثار یکند  
 و مساجد با ساخته و اندام بنیاد کشف کرده و کشت کفار و بیدینان را در اسلام  
 آورد و آمانگه ابا کزاد را قبل کرده و قطع طریقان را و دزدان را از پنج برکنده  
 مستاصل ساخته بر دینداران واجب و لازم است که دعای خیر در حق انجمنین  
 کس هر پنجوقت کنند و ملاقات چنین دیندار را طاعت و عبادت و انند  
 و از کزاد کنند و نظر را در بیه خلق باید چنانچه حق تعالی بار رسول می فرماید و آنک  
 لَعَلَّ النَّاسَ يَرْجِعُونَ بِرَحْمَتِي وَرَحْمَتِي وَرَحْمَتِي وَرَحْمَتِي وَرَحْمَتِي وَرَحْمَتِي وَرَحْمَتِي وَرَحْمَتِي  
 شمار ز نماز فریضت گفتیم عیبت صاحب درد سر یکند بیچ ازین فایده نخواهد  
 شد که اگر بزعم شما باشد که مگر این حکایت پیش حضرت رسانم ممکن نیست  
 هر چه گفتنی باشد شمار در عرض نماید بگرمی و ترشی تمام گفتند که من در این  
 سے گویم در و آمدند نامم که با صفت نفضیلت و جناندیگی و سلیقه کمال چه شد  
 که باز تا وقتیکه نشسته هرگز دم نزد تا شش روز در نیجا دایره داشت دیگران  
 بهم آمدند عرض نمودند یارانش میزد کور با نواب گفتند که نواب را اگر با فقرا

ارادت است درویشی را طلبم که نواب حفظ کنند و دانند که فقیر این را سیگویند  
 سید لطف الله عرفی شاه لدا با بلگرامی درویش کامل اند نواب خط نوشت  
 که صاحب را بنجواب دیده ام از آن وقت آرزو مندم خود بدولت تشریف  
 آرزو مندم به سبب کار و بار و بعضی موافقات رسیدن نمیتوانم بلا سعادت  
 امید انستم و سید عبداللہ نیز خط نوشتند و طرفه آنکه خطوط را گوند نه کردند و پیش حضرت  
 صاحب فرستادند که بدست آدم خود بلگرام فریستند و مبلغ یکصد روست و پنج روپیه  
 بنزدی ملفوف ساخته فرستادند حضرت صاحب بدست آدم سرکار خطوط  
 به بلگرام فرستاده جواب طلبیه بکول فرستادند میر صاحب عند ضعف و  
 پیری نوشتند و وقتیکه نواب براس بند روست به آماده رفت با وجودیکه از اباوه  
 بلگرام نزد یک بود باز خط طلب نوشتند و هندوی صدر روپیه و خط سید  
 عبداللہ و پرده زمین صد یک بیختمه و دور روپیه روپیه هم از آماده بار بره فرستاد  
 که حضرت صاحب به بلگرام فریستند چنان شد دیدند که از نیم مدعا که کشور روزی  
 دو پیرزای نواب کار کشمیر باشند بر رتبه سوار آمدند و قاعده بود که حضرت صاحب  
 وقت دو پیر همیشه وضو کرده بیرون تشریف آوردند گانه خوانده می نشستند  
 و همه با و خواب می بودند تا آنکه وقت اذان ظهر می شد آن زمان فقیر این

از خواہی بر خاستہ طہارت کردہ بیہ تیسہ نماز مشغول سے شد نہ بمان عادت قدیم  
 از اندرون تشریف آوردہ بعد از غوغا گانہ نشستند در این اثنا آن ہر دو  
 از ورور آمدہ آداب بجا آوردند عرض نمودند کہ اصلح علی خان خواہی سراے  
 نواب ککل اختیار و مدار نواب بود و بدرہ زرنیا از فرستادہ عرض نمود کہ من  
 بدل و جان ارادت آوردہ ام و مرید شدہ ام آرزو دارم کہ بخدمت رسیدہ جمعیت  
 نمایم از اینجہ کہ تمام کار و بار اینجا من است نواب نیکنہ دار کہ از کول بدگیر گنہ رو  
 چنان توجہ نہ نمایند کہ بخدمت رسم دار گنہ خاطر آید نواب قلمی فرمودہ مرا بطلبند  
 و این سخن و نذر سواے حضرت صاحب دیگرے را معلوم نہ شود ہمان وقت  
 حضرت صاحب فرمودند این جواب تعلق از رو بردار و نذر ہم ہمان وقت گرفتہ  
 خواہ شد زور و بر وید این زرنیا نہ ہمراہ برید چہرہ کہ وقت نماز است مردمان سے آیند  
 این بہر یک معلوم خواہ شد ہر چند عرض نمودند کہ از نیاز است باشد و اعلام است  
 بسیار آرزو بمنت نمودہ کہ قبول شود قبول نکردند انہما ہر دو ہیمان گرفتہ بیستون  
 سے رفتند کہ شیخ خیر اللہ کینوہ کہ مرید صادق بود و از وقت واقف اکثر از ہمراہ اولی  
 سے آمد نامبروہ از در در آمدن ہمارا دیدہ متعجب شد کہ کہ نام اندوچرا آمدند و زور رفتند  
 چون رو برآمد حضرت صاحب تبسم فرمودہ فرمودند کہ لامروز زراک واپس دادم

وسرگزشت بیان کردند ثانی الحال بعد عرصہ معلوم شد کہ این فرستادہ نواب  
بود کہ براسے امتحان فرستادہ

آپ کے روزمرہ کے سب اوقات منضبط تھے دن بہ آپ دلیفہ پن رہتے۔  
بعد عصر ملاقات کا وقت مقرب تھا آپ کی عبادت مثل عام لوگوں کی عبادت کے  
نہ تھی بلکہ جو خاص اولیاء اللہ کی صفت ہونی چاہیے وہ آپ میں تھی حد سے زیادہ  
خضوع و خشوع نماز میں زمانے تھے آپ کی عادات بھی سلف صالحہ کے مطابق  
پائے جاتے تھے حضرت صاحب النجات فرماتے ہیں ۲۲

الزمان وقتیکہ شہور یا فتم حضرت صاحب را دیدم تا وقت وفات خمیازہ واروغ  
کا ہے ندیدم روز کے درجائے نبشتہ دیدم کہ انبیا را اروغ دھیازہ نبو و انواروغ  
کہو یا تجھمیس بدتے درین تعھص بودم ہرگز گاہے ندیدم و گاہے نہندہ و تقمہ  
ہم ندیدم بعض وقت کہ نہایت خوشی خود را مال بردہن مبارک سے نہاندو  
چہرہ مبارک قدر سے سرخ میشد طاقت جسم بسبب ریاضت شادہ ہرگز نبو بیا  
شعیف و خیف بودند نماز اکثر نشستہ سنجو اندند و در وقت خواندن نماز چنان متوجہ و  
سغرق سے شدند کہ بجز ارکان نماز اصلا دیگر خبر میداشتند روز سے وقت نماز  
عصر بارسیا ہ از سقف مسجد برون افتاد اول پیش حضرت صاحب مد بعد از ان

پیش امام آئندہ درجائے کہ امام سجدہ میکانہ بیچ خودہ بفرغت نشست باز  
روانہ شدہ پیش حضرت صاحب وازانجا باز پیش تمام مقتدیان آئندہ باز کہ وہ  
پیش حضرت صاحب آئندہ بارجینین گردش کرد مقتدیان و امام ترسان  
وہرا سان بسبب آنکہ حضرت صاحب نکر وندا ستاودہ مانند نوبت سیوم محمد افضل  
الکبیرہ برخواست واز پاوش سرش کوفت و باز داخل نماز شد بعد نماز ہر یک  
آہستہ آہستہ شکر گزار ہی محمد افضل سے نمودند کہ ہمہ را ازین موذی خلاص کردی  
و رہائیدے حضرت صاحب فرمودند کہ چہیت ہمہ باقصہ مار سیاہ تمام عرض  
نمودند فرمودند کہ مار اصلا ازین خبر نیست ۵

دل چو خاستن ز بود جنبش بیکار چہ بود	نہ ہمیں شستن در خواستنت بہت نماز
-------------------------------------	----------------------------------

ہر حال آپ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ بے حد و پایاں ہیں یہ سیکر  
کمزور قلم بین اتنی طاقت نہیں کہ ایسے پر زور واقعات کا محاصرہ کر سکوں  
ہندوستان اور دیگر ولایت میں اکثر بڑے بڑے شہ کے یا شہنشاہیں درگاہ  
سے فیض یاب ہوں اور ہوتے ہیں۔

آپ کا انتقال دسویں محرم روز عاشور ۱۱۷۲ھ کو واقع ہوا بعد وصال آپ کے مزار پر  
باہتمام بعضے امرا یان معتقدین ایک بہت بڑا گنبد تعمیر کیا گیا رفتہ رفتہ اور مکان بنتے

گئے چنانچہ اب اسوقت ایک بڑے احاطہ میں وہ درگاہ قائم ہے جس میں  
 علاوہ اس گنبد کے متعدد صحیحیان اور کرسے ہیں جو مدارائے معمور ہیں۔  
 آپ کے انتقال کی تاریخیں اکثر مورخین نے لکھی ہیں منجملہ انکے دو ایک تاریخین  
 جناب میر غلام علی آزاد کی مصنفہ وجہ کجباتی ہیں جو لطف سے خالی نہیں

بہیدار دے رفت سو کے محفل قدس	بر بست صحرا سے جہان نعل قدس
تا بیچ ہر سال او خرد کرد قسم	صاحب برکات و اصل منزل قدس

ولہ

سید کامل روشن دل صاحب برکات	رفت زین عالم و با حضرت حق یا وصال
کرد آزاد رقم سال دفاتش بدو طو	یوم عاشور ہزار ہمد و ہجرت چن دو سال

ولہ

نگارین نامہ سن خون فشان است	زرق صحرا سے خونی انخوان است
کہ بر او دستید برکت اللہ	بگلاشت گلستان ارم راہ
چسب اہل معنی قبلہ روین	مید اوج کلاست قطب تمکین
بدست دل زدند اہل عبادت	ز نقش پایی اوفال ارادت
کنہ تا وصف اوتما کے تکلم	دو عالم در صفات ذات او گم

کہ باسطلین و جنبت روان شد	وصالش روز عاشورا ازان شد
فنائی اللہ شد آن پیر محرم	نوشتم سال تاریخ مکرم
وصالش یوم عاشورا حسب انکاء	دگر تاریخ او برے کشم آہ

آپ کی شادی بگرام میں سید مراد و دین سید محمد فاضل بن سید عبدالکامیم بگرامی کی لڑکی سے ہوئی اور ان سے دو لڑکے اور تین لڑکی پیدا ہوئیں آپ کے انتقال کے بعد دونوں صاحبزادے جدا جدا سجادہ نشین ہوئے اور اس زمانے سے دو خانقاہیں قائم ہوئیں چنانچہ ایک خانقاہ بڑی سرکار دہری چھوٹی سرکار کے نام سے مشہور و معروف ہیں اس درگاہ کے صفت کے لئے شاہانِ سلف کے زمانہ سے جو بیس دہہ معاف ہیں جنہیں سے علاوہ حق تولیت و جایداد آلِ تمغالی ایک معتد بہ رقم صفت درگاہ کے لئے مقرر ہے جبکہ اہتمام و انتظام بقاعدہ ستمرہ وہ کمیٹی کرتی ہے جو گورنمنٹ کی طرف سے پیر رضا مندی جملہ پیر زادگان اولاد حضرت مقرر ہوتی ہے علاوہ اس جایداد موقوفہ کے چار سو چوبیس روپیہ جہا آئے سالانہ بطور منچشن برٹش گورنمنٹ سے ملتا ہے جو شاہانِ سلف کے مقرر چلا آتا ہے۔

انجمن اپنے دیباچہ کو ختم کرتا ہوں اور ناظرین کی دلچسپی اور آگاہی کے لئے

آپ کا شجرہ نسب اور وہ وصیت نامہ جو آپ نے اپنے صاحبزادے کے نام لکھا ہے وہی کرتا ہوں وہ ہوندا۔

آل محمد و بچات اللہ سلامت باشندین چہ نصیحت از شتمہ شدہ بر آن عمل نمایند و این رسالہ را ہموارہ بان خود و از ند باید کہ مشغول بیاد الہی باشند و بکتب فقہ و سلوک الفت نمایند و از مقام خود ہا جنبتش نہ نمایند و بچا محسوق و موم و نیاز و زہد و زیارت قبور و بدیدن عالمے کہ دوسے داشتہ باشدہ با آنکہ ظاہر او بدین دوایانت آراستہ باشد البتہ البتہ رونویدن اور اسماعت کونین و اندوہیج کارے و مصلیے بجا کہم کیسے رجوع نکلند کہ سازندہ کار ہا کار سائت و سبتہ لیسد بلاے کار خلق با کرس تلق و بجا بت نمایند کہ باعث ثواب است روزے حاکمے باین عاجز بلاے کارے مخالفت کرد و گذر کردہ شد اکثر عزیزان بادلتجی شدند قبول نکرد و گفت اگر فلا نے مرا رقمہ نویسد ازین کار و انکار بگذرم عزیزان باین محتاج الی اللہ تقاضا سے رقمہ نوشتن بکرو و جب پیش کردند ناچار این بیت نوشتہ شدہ

آنگہ خسارت را رنگ گل نسرین داد	صبر و آرام تو اندین سکین داد
--------------------------------	------------------------------

خوانند باز آمد و ہوا نعت نمود بہر حال در یاد او باشند و ہر آن نفروالی اللہ تعظیظوا

من رمت اللہ و تو کلو اعلیٰ اللہ بر دل و جان و زبان جاری دارند و طریقہ ظاہر را با سلوپی  
 لار و دلکد پیش سازند و شمار دین را هر چه تقید و تکلف کرده آید در بیغ نکنند  
 جاہدانی سبیل اللہ آرسے جہاد اکبر ہین است کہ خود را آرام نہ ہند تاکہ آرام نیانند  
 محاربتہ نفس کنند و مجاہدہ رجوع نشوند بر خلق ہرگز ہرگز اعتما و نکنند  
 و باینما محتاج نشوند۔

باغ مزاجہ حاجت سرود و صنوبر است	شمس خانہ پرور ما اگر کتر است
فصیحے کلمت یا کگیر و در غسل آر	کہ این حدیث ز پسر طریقیہ یاد است
مجدوری عمدا از جهان مست نہاد	کہ این عجزوہ عروس ہزار داماد است

المقصود علم و عمل پیش گیرند بران مغرور نشوند و آرزو سے آن کنند کہ چشم گریان  
 و دل بریان و عمل خالص و اجابت و عا و رفاقت و دریشان و مسکن مسجد و آہ و دروتا  
 و اخفا سے حال از مدو الہی و از فیض عالم پناہی بیسر شود آمین ہم درین بودم  
 کہ دل با من عتاب کرد و جانم بیچ و تاب نمود مطابق قول مشہور کہ خود فضیلت و  
 دیگران را نصیحت اسے ظہور ارمیت سفید رشتہ دولت ہچنان سیاہ است  
 ظاہرت آراستہ و باہلت بتاہ پس کار خود بنشین در بحال خود غم و اتم تمامی کلام  
 حسد از تو سرزده کہ دیگر سے را نصیحت پیش مے آئی و کلام حمیدہ را سر انجام دادہ

کہ ارشاد می فرمائی بس کن وقت از دست مرده

بنشین پس کاویدہ برو دوز

این گندم نمائی و جو فروشی تا چند آن چنان باشس کہ می نمائی بآن چنان نمائی کہ  
مے باشی چون نیک نگر ایتم از ان ہم تر برم کہ دل گفت آہ صد آہ

وقت عزیز رفت بیایا اتفا کنیم

عم کے کہ بے حضور صراحی و جام رفت

بس کردم تو بہ نمودم خموش گشتم بچوش و خروشش آدہ بودم بودم باز بوش رسیدم  
یخچج الحی من المیت بمنہ ذکر مہ -

## شجرہ نسب

نام	سنہ ولادت	سال وفات	جا کے مزار
سید برکت اللہ	۱۰۶۰	۱۰۴۲	مارہرہ ضلع اٹیکہ مالک منسہبی و شمالی
میر سید اویس	.	۱۰۹۷	بلگرام ضلع ہر دہلی
میر سید عبدالحلیم	۱۰۶۲	۱۰۵۷	مارہرہ
میر سید عبدالوہد	۱۰۹۲	۱۰۱۷	بلگرام

.	.	.	سید ابراهیم
.	.	.	سید قطب الدین
.	.	.	شاه بدہ
.	.	.	سید کمال
.	حدود ۱۲۰	.	سید قاسم
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید نصیر
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید نصیر
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید عمر
بگرام	اشعجان ۶۲۵	.	سید محمد صغری
.	.	.	سید علی
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید الفخ ثانی

.	.	.	سید ابوالفراس
واسط	.	.	سید ابوالفتح واسطی
.	.	.	سید داود
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید کبیری
.	.	.	سید شمس
.	.	.	سید زید روم
.	.	.	سید علی
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید علی عزاتی
.	.	.	سید حسین
.	.	.	سید علی
.	.	.	سید محمد
.	۱۶۶ م	۱۱۵ م	علی سی و نهم از شبالی
.	۱۲۱ م	.	سید زید شهید

مدینہ منورہ	۹۴ و ۹۵ھ	۲۳ھ	حضرت علی امام زین العابدین
کربلائے معلی	۱۰- محرم ۶۱ھ	۴ھ	حضرت امام حسین علیہ السلام
بخارا مشرف	۲۰ھ	۲۳ برس قبل ہجرت	حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام تولید ہوا اختر مجرب یوں صلعم سید انسا

### قطعه تاریخ از حقیر علی حسن عین محمد غنی

گشت مطبوع و در بین اوقات  
و وہ چہ تالیف بے مثال نیست  
صد ذکا ندان و دیگر کنون  
نثر و عجب پھوش دل بر بود  
رذوق افزود شد بصحن چمن  
اہل دل ذکر حق ازین گیرند  
ہست تصنیف صاحب البرکات  
کہ پئے عاشقان بود جانے  
چہ ریاضے کہ شکب باغ بہشت

لغات مجمع البرکات  
و وہ چہ تصنیف با کمال نیست  
کوزہ کاندہ ان بود حیوان  
نظرداکش چہ پوش دل افزود  
جسارہ شاہان باغ سخن  
اہل معنی سبق ازین گیرند  
الغرض این ذخیرہ حسنات  
مختصہ گفتمہ است دیوانے  
مشنومی رباط عشق نوشت

عشق درویش شد سپرد قلم  
 حل نموده معارف هنر کند  
 جمع کرده بر اسے استصواب  
 سنات اہل دل از ان یابند  
 جمع کر دم بہ واقفیت حال  
 مدد سال خواستم زادراک  
 داد آواز کاے علی احسن  
 کو مرتب صحیفہ عشقی  
 ۱۳۱۵ھ

قصہ جو ہری نمودہ قسم  
 قلبن شد عوارف هنر کند  
 پارہ مشعر سوال و جواب  
 برکت اہل دل از ان یابند  
 نیز حالات آن خجستہ فضال  
 چون در تبتہ این ذخیرہ پاک  
 یافت غیب دان ز چرخ کمن  
 سال خستہ و ظریف عشقی





که کا عشق کشاید بندیس مسائلها  
 بهار خنده میدارند زخم سیم بسلمها  
 زهر رنگ نمودار است آن صید فکر و طها  
 که در یافتن رایار می نیار و کدو سا حلها  
 جگر خون گشتن اینجا میدیاید حل مشکها  
 و گرنه بود بر قمار محبت راه و سوزن لهما

بیایه دل بخون در وصف آن بهر سالها  
 شکار شوق چشمی شو که در میدان بیدوش  
 ندانم پیش ازین کھنفتن چشم جان اگر بینی  
 بوحدت غوطه زن تا از دو کون آسودگی بانی  
 ز جام مے کجا تسکین پذیر و مضطرب ال  
 همین تیبانی دل سیر معنی مید بهر دم

دل مخمور عشقی با دوشیر از می خورم

الایا ایما تاتی اور کاسا و ناولما

من آن جام که پیشم سجده می آرد سر مینا	بجام من چو می بینی که با ندم سر مینا
همایون قطره ام کجی برام و صفم نیدانے	که از خجانه سیر می کرده ام تا کشور مینا
بر یونانخانه خم گرد آئی نگری هر دم	حساب بنجو دیما میشود در دست مینا
چو پاک از نامه کز هستی و نپدارم رقم دانه	چو ساقی وارو گیسو میکند در مشرب مینا
اگر سیل سفرداری ز هستی تا عدم جام	تعالی اللہ بکاست میرساند بهر مینا
نمیدانم شکے او ولیکن اینقدر دانه	که سامانِ محبت می براید از مینا

خس و خار خرو آلابشی وارو بن عشقی  
بسوزد کرمغان من کذار و انگر مینا

زہی نویسیط است این جگہ ہم آفتابش را	زما ہی تا مہ پیہم حسن عجب آبش را
حباب ما بدر یا آشنائند اینچنان بہر ہم	کہ چند ان موجها کر و مذ برگرد و کابش را
تعال دل بنجو گرد و کند صد نافہ چین دیوہ	بصحرای جنون سو و نباشد ضمط آبش را
تو نیلوفر چہ نافع میشوی رو دیدہ ہم نگر	کہ در ہر ذرہ می یاد بشعاع آفتابش را
زبان کز نیربانے آشنائند و سخن گوئی	بجایے حرز جان وارند ان گل آبش را
دل از عنمانے ہجران سوخت لیکن زہد ہم	کہ رنگ و بوسے جانان از پیمان آید کبارش را

ہمیں یک مصرع نام علی آند جو تم عشقی  
 بود حکم پر پی و شدیہما رنگ شہر اش را

ابن واعظ برون شو پندی مرہ خدا را آن مے کہ سے او شاہی دم گدا را میخورد کہ از نہبان خواهد شد آتش کارا کہ بخوردی ندانم احوال ملک وارا اے دوستان خدا را گوئید آشنا را از نوک خار پر سی حال ہر نہ پرا	اکنون خیال باوہ در فرست او مارا در صومعہ مذیم چہ انکہ بس زویم وی پیہ ویر با من میگفت از رحم جاے کہ ہم مذیدہ اے ساقیا من وہ زین بجر بنہ نہایت پیچ و تاب اندم گشتگی کہ دارم از من پیس جانان
---	--

ہر شربے کہ گفتم ہر لولوے کہ سفتم  
 از کا شفی بہانہ فیض است عشقی را

کہ از و کوں تھی کردہ است دست مرا ز حیرت است کہ صیاد چون بہت مرا کہ در و سر نشووزین لبند و پست مرا نگاہ ساقی من کردہ است دست مرا ز کارخانہ عشقت ہمیں بس است مرا	کہ دم فتنہ ز عشق تو در سر است مرا بہ تیغ تیز کشنے را کند از دام براہ است فنا میروم زہر و دوسراے یہ جام و شہینہ شناسم نہ بادہ گلگون فغان نیم شبے گر ای سحر گاہے
--	--

که کرده است شب و روز خود پرست مرا	خیال قاست او دل نشین است مگر
چرا که خست آه بلند پرست مرا	چمانشت که در بزم دوست و شن او
همین بس است بشوق تو بندوبست مرا	گفتم بام روم گاه در نفس آیم

ز غنچه تنگدلی عشق می کنم عشقی	
نه شور زبانه ز نور وصال هست مرا	

یک نگاهش میدید بهیوشی صبا مرا	ز گرس خورشاقی میکند شیدا مرا
لافت نبود نقد جان و ادن دین سودا	گر دو جهان گو بر او نیم سرو سودا خوش است
اشک غمازی که هر دم میکند رسوا مرا	غرق طوفان ساز یارب چونکه تنگ آیم
در سر و در سینه دور و دیو در پا مرا	ز خشم ناپیدا و پدیدار و با صد حسرتی
دو گواه متفق لفظ اند و المعنی مرا	ز لعل پیچ تو بر حال پریشان دلم
میدید صد جان و هر دم سپهر و از امار	آن لب شکر نشان و گردش آن گمش

عشقیار بر شکت استنگی نازم کرو	
فرش جشید است در پا خار هر صحرای مرا	

آه ما دار است و جانم بر سرش منضوبا	نه چه منضو انا الحق و ارشد نظو با
صد تجلی مینماید ناله پر شور ما	جسم ما طور است جان موسی است میم

<p>کس چه داند انتشار و حالت معمور ما          من نگیرد و غنظت های که گوید مورما          التفات ای کاشفی برشته معمور ما          از لبش سر و م شود برد اسلا تا سورا          گر چه صد طوفان نماید چشمه معمور ما</p>	<p>یا قسم مجنون ما خود عین لیلی تلیک          خاتمی دارد سلیمان و لم اما چه سود          دیده ام منگانه عیسی است در هر جرئت          گر خلیل دل رو در آتشین عاشق چو پاک          گر ننگ لایبند آید همین کامت بس</p>
<p>عشققی انسان ستری خود بی فرموده است          حیف نعمت های خود را می نه بیند کورما</p>	
<p>بے جز آب نمایند غم صمان دریا را          تو از خورشید کبابی که بکشایم حمارا          مگر زلف پریشان تاب و او این صید سورا          بیایا سگ آتشین رو می زبوی آب ه مارا          صبا کارے نیم سازد درین گلزار و طهارا</p>	<p>ز خود رفتن هم آغوشی است با آن دلستان ما          چون نیلوفر سپید است ز بنور سوید ای          برشت و حشت آهوی و لم دیوانه میگردد          سویدادانه خود است و دل چون مجری مانند          کشتا و غنچه دل از نسیم آه می باشد</p>
<p>خود چون شب بگریزد زود آه شیدائی          چو عشقی آب می آید تیسیم میکند جارا</p>	
<p>استیازے وہ کہ بتنا سدر و زخمنورا</p>	<p>اے خداوند کرم ہر شوقین بے بہرہ</p>

چهره شاربونم بجز حشمت را عبا راز ما  
 بوصل تو که آغو شرم چها خمیا ز ما وارو  
 و حشمت با سپاه غمزه غارت کرد و بجز جان  
 و دم پرواست و دریم بره و جان بره ایمان هم  
 بچوگان بازی گوی و دم حالمه نیسیابد  
 بوا عظمت هیچ نقصان نیست یاران چون بنیم  
 همه جور و ستم از تو جفا از تو بلا از تو  
 ز خود بیگانه گشته ام که در برش رسیده ایم

چشید ایم که یاب بگلشن سوا بجا راز ما  
 تغافل میکنی صد آه زمین بوس و کنا از ما  
 قدر راز ما و قار از ما چگویم اعتبار از ما  
 نسید انچه خواهد بدید این آن شهسوار از ما  
 پیک آرزو با نواع جنت خار خار از ما  
 و چشم از ما سرشک از ما آه شعله بار از ما  
 و قار از ما صفا از ما طریق جان نثار از ما  
 برین حسم آشنا بود مکار از ما کار از ما

بنازت هر چه خواهی کن که عشق منی نیتا بد  
 نوبت با مکار از ما قار از ما قار از ما

برم که مراد نشد آه آه ما  
 از شیوه وفادل و جان کرده هم نشا  
 ز این خبر و میکند از روزه و نماز  
 حال مرا که هست بپرس از نگاه خویش  
 جوون که میکنی بکنه روز باز پرس

رحم میکنی تو بجال تباہ ما  
 داد و فنا دو گے باد شاه ما  
 اشک نم است همین غدر خواه ما  
 از چنین بسین برق چه سوزی گیاه ما  
 عهدیت و عود بکنند و او خواه ما

<p>صد حسرتی که گاه گفتمی گناه</p>	<p>تو هر چه کرده بخندار ضمیمه یک</p>
	<p>عشقی تو فوج ناله چه سرسبکی شنو در کبریای او زرد این سپاه ما</p>
<p>که بسالوس و بناموس سلام است اینجا مخلص دل ز سوس مقصد و کام است اینجا چه وجود چه عدم هر چه غلام است اینجا خانه اوست که صد گونه پیام است اینجا منزل دوست ز من برین و کام است اینجا نشاند احد چه خوش با ده بجام است اینجا خال و زلف تو عجب آنه و دام است اینجا کرم عشق مرا شرب مدام است اینجا</p>	<p>بیک نامی چو روانم تمام است اینجا غیر باقی است ز مطلوب چه چیزی بجز عشق دارم که نیز ز همه ملک و ملکوت بر درول چو سی معرفت حق مبینی هرزه گرد می کنی که عبود زبده و شرف عقل کل است ملک است بهمان مست که رود مرغ و لم در پی هر وانه و دام نه سب و دام و نه جام و نه خم نه باوه</p>
	<p>جام بر جام زدم سیر نگشتم عشقی کاشقی رحم کنی نشانه کام است اینجا</p>
<p>نور و نهارض و سلوات را لات زنی گرفتے لات را</p>	<p>چون نگر و دیده جان ذات را روح مشا هر شود اے جان من</p>

<p>دو رکن بر شک و شہادت را  شرح و درجہ حضرات را  فہم کنی حرکت و مکانات را  ہاں نگری منصب ذوات را  طعنہ زنی بر عہد لذات را  یا دکنی صاحب برکات را</p>	<p>غیر خدایت بفرمان بزمین  مست شود چون بدلم دل بر  حرمہ را محرک و مسکن بپوست  پر تو خورشید بر فرود آیت  گر تو خوری شربت خون جگر  صاحب لولاک نبی الوداع</p>
<p>نشہ عشقتش جو بے حقی رسید  جوش زودہ بچو موزات را</p>	
<p>صد آتش میدہم از آتش خود جان آتش را  و در چندان میکند بر نفوس سامان آتش را  کہ تروم سے چند لبہا سخن المون آتش را  پیامے میں نغمہ روانہ مر چو چکان آتش را  صلاحدین و دل گسترده مہ من عنان آتش را  چہ شد فوج و دم تا بگرد و طوفان آتش را  چہ باندہ تپتا سیر می کند میدان آتش را</p>	<p>بصحن دل جو پر پا کردہم ایوان آتش را  بخبر سو زنگی دیگر زاد و در جگر تیرش  انعم ما ہمیں از جنبت و لسوز باہشت  ز کوسے دل کہ چندان شعلہ امیں تہ تیہ ہم  چو عشقت مطنعی کردہ است و جان نیک بجز آن  ز بحر آتشین عشقت تن و جان ہم ہی جوشد  خز و با عشق بچون نمیشد تنگ استے یاران</p>

<p>کہے کا وہ لبان تیشہ آہم کان آتش را</p>	<p>چہ فعل بے بہا یست این زجرت شکر کاوار</p>
<p>کتاب عشق را عشقی نو اندہ تر و خوشکی کہے سوز و خروگر و اکند و لیوان آتش را</p>	
<p>چہ آفتے کہ نہ اویم دین و ایمان را کہ این نگاہ ہوا نہ چشم حیران را چہ آستیا ج کہ رو آوریم رضوان را کہ رنگ مہر گرفتہ است این شبستان را بیافتند درین ظلمت آب حیوان را کہ بت پرست نمودست صد سلمان را</p>	<p>از ان زمان کہ بے بسیتیم با تو پیمان را ز دید و دیدہ گمی دیدنش غمی آید کلید حیرت دید پایچ و تاب نل است بلاب ان جہان جلوہ و گر دیدیم تجانی شب تار جلوہ دار و خیال قامت او تا چہ کردیہ رسم</p>
<p>بسوز عشق ز عشقی ہمین لطیفہ بست کہ نسبت زہرہ پروانہ عند لبان را</p>	
<p>ز بازوئے گدائے وصل شامہ کردہ ہم پیدا نسیبے غنچہ دل را آہے کردہ ہم پیدا بچاک سینہ اکنون طرفہ ہے کردہ ہم پیدا بسامان محبت دستگاہ ہے کردہ ہم پیدا</p>	<p>بسوئے لب رعنا گاہ کردہ ہم پیدا کجا باد صبا گل میکند لہماے پر خون را سر نخ منزل جانان نمیدم ہر طرف گنتم گئے کریم گئے غلط گئے و کو چہا گروم</p>

نجات من همیشه میشود آخرت محمد الله	که چشم اشکباری عند خواب کرده ام پیدا
شکسته میدهم بر کشور دل همچو جانبازان	ز اشک و ناله و افغان پیاپی کرده ام پیدا

شدم مستغنی از کون و مکان هر خطه <sup>عشق</sup> عشقی

بر پیش سر نهادم سر بر این کرده ام پیدا

### ردیفیاب

دلم همیشه کشاده ناله یارب	ز خوان وصل تو خواهد نواله یارب
و گر نمانم آرزوی جام و جو	کشیده ام چون از دل پیاله یارب
کنون کتابت بقیفت از دلم یارن	که هست و روزی با هم رساله یارب
ای رویم ز خلد تو نمیدارم	که کرده ام دل خود را حواله یارب
چرا نه بارش زرت شود بدوشن و بیم	که کرده ام دست باله یارب
برفت مرزغ اغیار و کشتن از غل	ازین دلم که بسارید ترا یارب

بسن تو چه بیمار است باغ عشقی را

بصحن دل چو بکارید لاله یارب

ایچم جز درونیتستی مرغوب	هر چه هستی دلا تو هستی خوب
روز آری بمسالم فانی	هفته بچند ناسب و بنسوب

<p>نشایم صوت کردوب یاد تو نیز میکند مطلوب ساخته میشوی همه اهلوب از دم نقد آتاش بروب</p>	<p>فیض اقدحج سایه فگند طالبایادش ارگنی از دل قدم دوم اگر بوشش زنی پیش و پس را ولانه بشماری</p>
<p>آفرین آفرین است عشقی را که چه سان کردت محبوب</p>	
<p>مباد ایچکس را ایچسین شب که کاسبه وانعی بنیم چنین شب تو گوئی آبیچوان خورده این شب طلوع کن خدا را اندرین شب بنی باشعله بهنیرت کین شب بگیسویت گزشتد همنشین شب</p>	<p>چه و اولیاست جانم را این شب برای می زخم آبی صد آهی شب از ظلمت نکا بیک رسد فراقت میکشد هر دم سه من بدر و جامه شب یک شرارم سینه مار و دراز است این شب من</p>
<p>عذر کن جانم بشنوز عشقی و مظلومی که باشد در کین شب</p>	
<p>که خواب در سر آن دیده همچو نقش بر آب</p>	<p>ز جوش عشق ندارد چشم حیران خواب</p>

خیال عارض آن شهسوار شد بدلم بنازلت تو تا رگم ترا خونده اند	کجا است تاب که جانم شده است چون بیاب چه گو شمال دهری جانم بسان رباب
نرسیم چو ربه جفا هست در ره جانان نجات عشق باوراق دل نمودار است	که چشم و رخ دگر میندید عذاب تو اب چه احتیاج که رو آوری بچنگ کتاب
خیال سیر ز غلوی و غلی ار داری	بر آن ناکه دولت هست عین صطلاب

بیت

اگر دیدی به جان نیک بگری عشقی  
یکمیت بحر چه گوهر چه موج و آب حباب

### روقیتهما

دل که از صفحہ خط تو سبق خوانی یافت آزین باد بران دل که ز هستی بگوشت	بر همه شریفان منصب دیوانی یافت زین زمین مملکت و مملکت نی یافت
جان همور که در دلم عشق تو یافت جلوه وصل مجاوره دانائی خود	از سر زلف تو تعلیم پریشانی یافت هر کس یافت چنین رنگ نامدانی یافت
هر که عشق چه خوش دوش مراد او خبر هر که هند و ترک و طواف از سر شوق	هر که آسودگی یافت ز حیرانی یافت یعلم الله که همه رنگ مسلمان یافت

در زلف تو گشته جان عشقی

دستے بہت کنون ووات زندانی یافت	
دل خرابی دید و را آبادی صحرای است نشیہ بسیار است اما مستی صہبای است مست و محنون عاقل و دیوانہ و دانا کی است دینہ و دیدار و ہم بنیائی و دنیا کی است کاندران بستہ گدائے مفلح و دارا کی است	چشم حیرت پیشہ لختار گل عنای کی است از جو ہم ننگ کثرت عاف و خود گفہ است فیض عام ساقی بامین کہ از انعام او ور تاشا گاہ کی رنگی و دلی را بارہ است جائے انصاف است جائے خواب گاہی
سالک و اور تجلی زاہر و حور و تصور جلوہ فرماے دل و جان عشقیہ مارا کی است	
در جنون رحم کند سر در سر سودا است در بزخورت نیابان بر تکلف جای است در بقا دار انگلستان سکن و ما و امی است صد پریشانی بجم آور دین انشای است ہر کسے بر قدرت والہ و شیدای است ہست مشہور انیکہ فکر ہر کسے برای است	گر نعمت بازیچہ ساز و خانہ دل جاو است از تعلق صحر کہ بگزید چو شبنم زین چمن ساخت اول بوجہ گل ہمدوش خود با فنا انچہ میکردت سیکر و آن ولایت نیکہ خط نے ہمین پروانہ سرگردان است بہر شمع ماہ سوز دل میا از ہر و حوران خلد
گرچہ پرواے نزار و آن جوان سپہ کس	

خیال عارض آن شمسوار شد بدلم بنازلت تو نازگم ترا خوانند	کجا است تاب که جانم شده است چون پیا چه گو شمال و ہی جانن بسان رباب
نیرسم جور و جفا هست در ره جانان نجات عشق بوزاق دل نمودار است	که چشم و رخ و گرم سیدم عذاب ثواب چه احتیاج که رو آوری بنگار کتاب
خیال سیز غلوی و غلی ارداری	بدل ناگه دولت هست عین صطلاب

بخت  
عین

اگر دیدی به جان نیک بگری عشقی  
یکمیت بحر چه گوهر چه موج و آب حباب

### روقیات

دل که از صفحه خطا تو سبق خوانی یافت آزین باد بران دل که ز بهستی بگزشت	بر همه شریفان مناصب دیوانی یافت رفت زین مملکت و مملکت تانی یافت
جان همور که در دهر عشق تو رفت جلوه وصل مجاز سر و انانی خود	از سر زلف تو تعلیم پریشانی یافت هر که یافت چنین رنگ نامانی یافت
هر که شد عشق چه خوش ووش مراد و خبر هر که هند و س ترا کرد طواف از سر شوق	هر که آسودگی یافت ز حیرانی یافت یعلم الله که همه رنگ مسلمانی یافت

در تیر زلف تو بر گشته جان عشقی

<p>دستے ہر کون و دوات زلفانی یافت</p>	
<p>دل خرابی دیدہ را آبادی صحرای است          شیشہ بسیار است اماستی صہبای است          مست و محنون عاقل و دیوانہ و دانا کی است          دیدہ و دیدار و ہم بنیائی دنیا کی است          کا ندران بستہ گدائے مفلح و دارا کی است</p>	<p>چشم حیرت پیشہ را خرد گل عنای کی است          از جوہر نگ کثرت عافو خود گفہ است          فیض عام ساقی بامین کہ انعام او          ورتاشا گاہ کی رنگی دولی را بار نیست          جابہ انصاف است جائے خواب گاہی</p>
<p>سالک و نور تجلی زاہر و حور و تصور          جلوہ فرمایے دل و جان عشقیہ مارا کی است</p>	
<p>در جنون رحم کند سرور سر سوداوت          در بزخورت نیامان بر تکلف جای است          در بقا از ارگستان سکن و ماوا می است          صد پریشانی بجم آور دین انشای است          ہر کسے بر قدرت والہ و شیدای است          ہست مشہور انیکہ فکر کسے برای است</p>	<p>گر غمت بازیچہ ساز و خانہ دل جاوی است          از تعاقب صحر کہ بگریز چو شبنم زین چمن          ساخت اول بو گل مہدوش خود با وفا          انچہ میکردت میکرد آن ولایت نیک خط          نے ہمین پروانہ سرگردان است بافتن مع          ماہ سوز دل میا زاد ہر حوران خلد</p>
<p>گر چہ پرواے نزار و آن جوان پیکر</p>	

عشق تیار اہر زبان از جان دل پرکاو است	
با خودم جنگ است با کس گفتگو و کار نیست بر تن زارم چہ پیشرفت از خاک نیست جام دل از بادہ عرفان چو لہیز است پس وسعت دل یک بیابان است سیر ہو کن و	ویدہ حیران است دیگر جستجو و کار نیست تا را شکر زینتے دارد او تو و کار نیست الفستے چندان بہر جام و سہو و کار نیست حصزہ گردیدن بسیرہ دشت کو و کار نیست
عشق و محفل کہ سر برگہ کے گنج خرد عشق تیار در زم بکیرگان عدو و کار نیست	
کیست کو آشفته آن زلف کافر کش نیست یک ز کو تو در ہم نمی بخش ز گنج حسن خود جذب دل سنگین دلان را سیر با یاد خیال بنده بند طبیعت گشتہ بنا نہ ہیچ و سوا سے بروز بار پرس از من در	عالمے بر ہم زبان چون غمخوار و روشن نیست ہیچ کاسہ الفستے بر حال این روشن نیست سنگ مقناطیس کی آہن را بچو روشن نیست خافلا جز شیبوہ حیوہیت و روشن نیست کشتہ تسلیم جانان عاقبت از روشن نیست
گفتگوے عاشقان چون نغمہ نواز است ہر بے تکلف عشقی این اختیار روشن نیست	
رشتہ سہر شتہ دگر است	تا زلفش سہر شتہ دگر است

<p>بهر جانم فرشته دگر است          طالع را نوشته دگر است          این تاشاکه کشته دگر است</p>	<p>غمزه یار بیکشده هر دم          گاه از وصل تو گشتم سیر          دور و بیدم دانه دانه غم</p>
<p>عشقی از باز پرس حشر ترس          کشته عشق کشته دگر است</p>	
<p>کوچه ناحق نشان جنیت الفردوس است          اشک ناز است دیگر ناله ام قافوس است          آنکه حیران بینداید این دل مایه یوس است          اینهمه برین لطف عشق جالینوس است          کوششے دارد ولیکن بخود می جاسوس است          شعله و پروانه هم شمع درین فانوس است</p>	<p>رسم بے ناموسی اینجا جلوه ناموس است          دور عشق صنم یک بت پرستی کرده ام          دلبرم از دلربانی عاقل بر دست لیک          تاپه معجون است آه و اشک و شوخترها اول          در عیلم بے نیازی خود پرستی پزیرد          مے نسا زم باکے جز خوشیتن از بهر آنکه</p>
<p>از خود برگز نسا زد عشقیاء فان درست          آنچه معقول وے آید شیک این محسوس است</p>	
<p>گریبان تا با برین چاک چاک است          جهان شوریده از سگ و سماک است</p>	<p>مهم هجرت جان و دل اند و نهناک است          نه من تنها زلف اشفتگی گشتم</p>

<p>علاج کوشیم سررناک است      کہ اینسبم بخود می از آب تاک است      بلے این آب جو هر گونہ پاک است      و رے که کو غمت اندوهناک است</p>	<p>زوروت تا غم سازد و دل من      از جام عشق مستم مانند آن      از خون دل و وضوئے شوق سازند      سر تما کے کونین است با او</p>
<p>بہ عشق شکر گزشت عشقی      جہان پاک است گرض کم جہا پاک است</p>	
<p>سر مراتب نہ جمع زیر پا زودہ است      بر این و لے کہ شب در زوالنا زودہ است      ہر آن کہے کہ سری بردنما زودہ است      عروس حسن چہ سان پر وہ حیا زودہ است      کہ عقل و دین و دلم عشق نا خدا زودہ است      بز خاک کو تو چشمے کہ تو تیا زودہ است</p>	<p>کے کہ دست بران دل بازوہ است      ترجمی مکن اسے ساتی کرم پیراے      بفرسازے ایچیکس غمی ماند      بجان رسیدم و وہیم بن نمونگرو      پناہ جسند بقدریت حالیا جازا      بیچ کھل جواہر نیکند سیلے</p>
<p>بگوہ و دشت برفت عشقیاز حجرہ خویش      گر حکایت کا کل عرصہ بازوہ است</p>	
<p>جمال ذات گریست مہجوزوہ است</p>	<p>دے کہ ذکر جمیل تو در گلوزوہ است</p>

<p>چشمه اگر دارم ز بخودی در خویش          که خاک شود هر بلندویت بکیت</p>	<p>از ان سحر که اباد در سوزده است          با بر و سهر که آبر زوده است</p>
<p>تعلق کند با که دل عشقی          چرا که نفسش با نقش سوزده است</p>	
<p>آرزوی سرگردان که سرونیت          جلوه مطلق عیانم نماید به جوت          دست کثرت را بدیاری حقیقت بان من          از خیال عارضت شوریدگان عشق با          گفتگو که کفر و دین در عالم وحدت گنج          صفه سوزده تعلیمی زهر روی اوست</p>	<p>غیر سربازی بگویم عاشقانه از انیت          حسن سر و بیان عالم بان او کسایت          اشکای خام را در بحر وحدت با نیت          آنچه در دلم نهادم تو را است و در گلزار نیت          از یک دیدار امتیاز میساید بر کسایت          هر زمان در دیده ام خبر بلوه دیدار نیت</p>
<p>عشق گرداری بیا که عشقی را در راه دست          خود خرد در راه جانان محرم سرنیت</p>	
<p>عالم از نردوت و رنگ است          حیف گوش و دلم نمی شنود          دوست نزدیک تر ز ماست و لے</p>	<p>چشم پلید دیده ام رنگ است          قلعه عشق را لب چنگ است          خود و حجام نهر از فرنگ است</p>

<p>زین سبب با صبا مرا جنگ است      غنچه ما ہمیشہ دل تنگ است      رسم غمیدگان سر و تنگ است      ہم چو در آہ بگیند و تنگ است      کہ آہ آہن پر از زنگ است</p>	<p>از وصال تنید بر بونے      اے نسیم تر تو رسم کنی      باش لے واعظ از طریقہ و خط      خرو و عشق را مناسبتے      پر تو روے تو چہ بیان بیستم</p>
	<p>از غم دوست عشقیہ جاری است      چشمہ چشم تو گر گلگ است</p>
<p>گفتگوئے با کمان دارے مجال تیریت      بیج منظور سی نے یا ہم کہ او پنخیریت      ورنہ جزور یا بسویت بیج و سنگیریت      احتیاجے با حساب روزوار و گیریت      سوزنے را ہمسری بانالہ شیکیریت</p>	<p>مست تقدیریم اینجا ضیوۃ تبریت      دشت امکان صید کاہ غمخیز و است      اے حباب از خود تو روزندان غفلت      چشم و لب ہر دم تماشائے و گروا و با      کردی عالم ہفتے بات ز ہمدان لیک</p>
	<p>گر خرو و صنف طبیعت میکنہ گو کہ وہ باش      جز حقیقت عشقیہ در نارات تخریریت</p>
<p>بہر تشار و دست زر پاک مادل است</p>	<p>مہر مہندہ بر جگر چاک مادل است</p>

<p>اے جام رو کہ چون شکر تاک ماول است  اے جانِ جان کہ چون نظر پاک ماول است  شادانِ تیریم بر سرِ غمناک ماول است  آسان شدہ کہ سب را در اک ماول است  ز انرو کہ صید و در فربت رک ماول است</p>	<p>پر و اے بادہ میت بشوریدگان شوق  پنهان نمی شوی ز من خستہ بیچگاہ  غم بود از غمے تو مرا همسز زمان کنون  در بزم دوست فرستگی و بچو دی ز خویش  صیدی دو کون گاہ ز پیران کمرہ ایم</p>
<p>از زہر مار نفس کنون چچ پاک نیست  اے عشقیہ چو مہرہ تر یک ماول است</p>	
<p>کنون پیہ ریغانمستی آموخت  ز بالائی تو مارا پستی آموخت  کہ آست سینہ از خود رستی آموخت  مذاغم از کہ چپاک دستی آموخت  کہ جانم را شکست و پستی آموخت</p>	<p>برفت آن ز اہمی کہ رستی آموخت  چہ نسبتہا کہ از عشقت ندارم  خیال یار سالی از سرم فرست  نہ صیدے بود کز پوستش برون شد  فدا سازم جہان و جان بران زلف</p>
<p>حز و بگرخت از عشقی خدایا  لکر آن کا شفیہ مرستی آموخت</p>	
<p>ہر چند سب ترا کہ ز اطراف و ز سمت است</p>	<p>الوار جمال تو بھیہ بر خانہ و کوہ است</p>

<p>او هست پیش تو اگر و سے نکو هست چشمان مرا زگرگی چشمه جو هست یاراے بیانش زهرا یکسر مو هست گر آن خزه ات رحم کند کار ز خو هست</p>	<p>خورشید عیان بر سر آب هست پیمنی بر چپ سده توطرفه بهار است گل من و صفم ز سده بگر نازک است دوست صدریش ز غمهای تو بر سینم نشد</p>
<p>عشق حقیقی جو الف بیچ نما روز و عیالم از گلشن عشق تو مگر رنگی و بو هست</p>	
<p>عاشق چه کند کلام علاج است بس آب و و دیده احتیاج است هر چند که بحر و موج است نمود قول حسین در رواج است جزویت که کلمیش خراج است آن را که چون زنده ز جلاج است باز اگر نه سنزل حجاج است</p>	<p>خاصیت عشق بی مزاج است خبتک و گرم است خصلت او مطلق به تقسیم نیاید نه نه تن موج همین دریاست زین پیش چه گویم این سخن فاش پید است نشان ز بے نشانے از مجمل عشق زاهد آزد و</p>
<p>گر کاشفه است بر سر ما عشق حقیقی و جهان مرا چو باج است</p>	

<p>             ز عجب مردم چشم همیشه دوزار است              بحسب ترم ز بازار دوستی یاران              چه چیز است بچشمان عاشقان که در              زلف فروتن همین مسک است مرا              ہر آنچہ هست درین رہ خاکسار است              کجاست بلبل شوریدہ تا دم نیش              جگر غذاست ز خون شربت است میدام           </p>	<p>             ندانم از چہ خیال تو مردم ازار است              کہ نقد جان بفروشند و غم خریدار است              نہ خواب میرود و از خیال بیدار است              کہ بخودی برہ دوست عین بشمار است              کہ خاکساری عشاق عین سردار است              کہ گل نقاب ندارد و چہ جان خود خوار است              کہ از طفیل غمش کار و بار اجار است           </p>
--	--

ز عشق صفحہ نویسد عشقی عاشق

خرد چگونہ نماید کزین سر عار است

<p>             چوں گدایانیم و شایہ دین است              یوسف و کنعان و چاہے دین است              حیث لعل بے بہاے دین است              رنجہ پاسازے کہ گلاب دین است              احترازے کن کہ آبے دین است              ستری و قحطی پناہ دین است           </p>	<p>             راہ جو یانیم و راهے دین است              سید و یعقوب من و رشوت غم              گوہ من بالالہ و گل رو کند              لیک صلاے میز نم اے برق حسن              جان من جو دوستم بر من کن              دین پناہ خواستم از ہر درے           </p>
--	--

عشقیا خوش باش کم کن شکوه ما  
و موسم قبله گاہ درین است

<p>کنجیت هویدا که چو دیرانه عشق است افسانه عشق است و کتب خانه عشق است زازو که سویدا کلمه دانه عشق است ستانه عشق است که دیوانه عشق است کاشانه عشق است که پیانه عشق است پروانه عشق است که مرادانه عشق است</p>	<p>یاران دل شویده ما خانه عشق است در کتب دل گر بر بی بگری آخر از کشت دلم خرم تحقیق بر آید تا چند کیفیت دل شرح نمایم از بخودی دستی دل تا چه بگویم بر شمع زخت جز دل عاشق نگراید</p>
---	---

از خیال خیال رخ او سینه عشقی  
بجان عشق است که خرم خانه عشق است

<p>که از دلم بر تنم در و جنون است صدای ناله مادر و جنون است بدوش هر که بر و جنون است دل بی تاب شاگرد و جنون است دوا سے وصل در و جنون است</p>	<p>دلم در سینه کیم و جنون است نه تسبیح و نه تهلیل است اینجا نه تمساک و نه دیوانگی داشت غی آید بکتاب خانه عقل خرد را نبض و انی نیست زین حال</p>
--	--

سرگردا بس که در جنون است	نه از خویش و تاب می کند دل
	بجنون داد و لیلی را جنون داد از ان رو عقیقا گرد جنون است
بله بعالم فانی بهر آنچه هست این است نگوشش او که ز چنگ و باب تلقین است که زیر بر شکن زلف جلوه دین است که خویش را چو گزاری کمال نکین است بحسب تم که شرب تار و ماه و پروین است ستاره می شمرد در تاره ام این است	بیر پی برغان باد و خواری آیین است خوشش ناصح ازین گفتگو کمی زسد هر از کفر در اسلام هیچ کار نیست ز انهما سخن نغز بنچو بیگیت بزل ف و آن رخ خورده ات چو بیگم سپس از شب من که ز سایه خجی شتر
	شناس دوست در اوراق عقیقا پیدا ازین سبب همه مضمون نامه رنگین است
گرچه آخرین شراب بنجودی جویندیت جلوه آینه که خواهی نفس و زویندیت بر بهار زنگ گل ظالم دمی سنجیدیت وسعت صحرا سے دل از چشم باطن دیدیت	اولاد سینه را ز در دوغم پوشیدیت جز که خاموشی ندارد بهر پیش این دل بچو صرصر سر سری نتوان گزشتن زین حمیز گر سر کیر و دو عالم در سرت باشد بوس

خندہ اینجا گریہ آید گریہا خند نیست	کار بالعکس است در راه محبت و دوستان	
	اندر آن صحرای شیراز گز گز گاہ است و بس عشق تیار ایش ز شاہ کاپلی پرین نیست	
<p>چون نامہ بر ز سازند برید جان خوشت خدا گو است کہ ہر گونہ آن جوان خوشت نجویش زو و در آئی کہ این نشان خوشت ز بہر عقدہ دل نشہ معان خوشت کہ تا در انچہ رضا کے تو شدہ ہاں خوشت چو دیدہ جان یکشاہید ہمہ جہاں خوشت کہ گرگ خوب و رنہ خوب ہم شہاں خوشت کہ یافتہم ز بانہا ہمین بیان خوشت</p>		<p>بوسے دوست پیار صغان فغان خوشت بیدہ ام ہمہ خویان و خوبرویان را زیبہ بر نشان خج بگر میدہم اگر شنوی گو بزادہ خلوت نشین کہ بر سر ویر بیام گز رسیدم و گر فغان نکنم بچشم سہ نتوان دید رنگ معنی را سخت بجان و دلم بہر لعل است یہین مر است و در زبان گفتگوئے سوز و گداز</p>
	چہ سان رسد بہ ثنائے جمال و عشقی کہ عقل کل ز رسیدہ است اینچنان خوشت	
کہ عکس روی کے دادہ کار و بار نیست و گر نیست ہویدہ است زمین بہار نیست		گرت لمیت بیاؤ یہین بہار نیست بچشم اہل بصیرت کہ دید جان وارد

<p>بلند مشیرئی مین بالاله زار سبنت          دغندلیب بر پرسیدا اعتبار سبنت          بدل رسیدم و دیدم دگر بسیار سبنت          نگاه رنگ گرفته است دگر کنار سبنت</p>	<p>ز حسن و عشق زنگ و واغ میدارو          بهار جلوه گل هر کس نمی فهمد          بسیر گلشن و گل نمیت افتم اکنون          چو چشمه که نزار و چین جلوه خویش</p>
<p>ز رنگ و پوشده آماده کلبه ام عشقی          اگر صبا گزرت کرده از دیار سبنت</p>	
<p>بے تکلف کلید ادا است          بے شب و روز جلوه ماه است          مرد جان نیاز بر سر راه است          رسن و دولودو بوالمحب طیه است          و س خوش انگس از خود آگاه است          که دل من ترا بخواه است</p>	<p>دل سالک خزینه شاه است          و پیشان رابه بین که درو          کار بهستی کجا ستم رر عشق          دل مخزون ذلیف و آن بخش          خرم آن کوز خویش بخیر است          چت در ناز میکنم بر دل</p>
<p>و عبارات عشقی بینی          همه وصف متناسبت است</p>	
<p>چو از خودی نبرائی خدائی آسان نیست</p>	<p>اگر خود ز منی خود نمائی آسان نیست</p>

چهر دست و پانزی امو صید پایو بستیدم	زیچ و تاب و دفش ربانی آسان نیست
گزار بند طبیعت مجر و از همه باش	وگر نه اے دل ناوان گدالی آسان نیست
چه شورشی که ندارد زندگ و موج و حباب	درین محیط و لا آشنائی آسان نیست
بیا و دامن دل گیر گز غمش واری	جز این وسیله بجانان رسائی آسان نیست
ترتیب آب بندیش و باز چند گزار	خدا گو است که این ناخدالی آسان نیست

قشان زبرد و جهان دست عشقیان

بحال و مزون مینوایی آسان نیست

### روقیه

بذکر خیر تو داریم آرزو یا غوث	زیاد تو در گرم نیست موبو یا غوث
منم مرید غلام کیست در تو	ز خاک کویتو ما هست آبرو یا غوث
توئی که نام تو باشد محمد ثانی	توئی که یاد تو گویند چار سو یا غوث
فضیلت که تر است تا کجا گویم	جهانیاں همه خوانند کو بیا غوث
مرا نخست بر که دارم وسیله چو ششم	که غیر تو در گرم نیست جستجو یا غوث
ز باغ و تریب اولیا گل اندول	تو آن گلی که مویه است نگ بو یا غوث

طمع ز فیض تو عشقی همین کند بر دم

خیال غیب ز جان و دلم نشو با غوث

## رویفیحا

صد فضیلتهاست از انعام روح  
 هر کس یک جیره خورد از جام روح  
 پس چه گویم پیش ازین اکرام روح  
 بس هوا دار است یاران با م روح  
 زین سبب برین ستم احرام روح  
 بسته افتاد و در دم روح  
 چون بجای میگزینان حصام روح  
 لحظه لحظه می نماید کام روح

حرام است آن دل که در دم روح  
 تشنه فرزندگی بخشد مدام  
 بے نمون چون برآمد و صفاد  
 بے کند عشق فتن شکل است  
 کعبه یعنی نمودار است زو  
 افسته بانفس کافر که کند  
 نفس شیطان کشته میگردد اگر  
 سیر سحر اے مکان و لامکان

عشقی و صفش کجا و اندر

چونکه نشنید است بر گز نام روح

که هست جان و دلم روشن از جمال قدح  
 اکنون همی نگرم لحظه لحظه سال قدح  
 که وصل دوست هویت است درصال قدح

من آن نیم که فراموش کنم خیال قدح  
 بی هیچ قرع نایان نشد ره مقصود  
 از آن خیال قدح نوشی است و برین

<p>چنین کمال قوج بیسم و جال قوج      وگر چه شرح نائیم این مال قوج      بر آنکس که دمی دیده است مال قوج</p>	<p>بجز عمر پیر نو رساله جوان سازد      محب با ده کشتی گر کند شود محبوب      ستاع هر دو جهان در نظر نمی آرد</p>
<p>کجاست طالع اعراس عشقی که بعد وفات      ز خاک این تن زارم شود وصال منح</p>	
<p style="text-align: center;"><b>رو فی خا</b></p>	
<p>ندانم چون کنی با ما تو کین تلخ      که بی یار تو گر و د انگبین تلخ      مگر بنجتم رساند اینچنین تلخ      ندیدم حاصلی غیر از همین تلخ      نماید سندی خلد برین تلخ      جبین برق چون سازی چنین تلخ</p>	<p>ز شوق تو شده دنیا و دین تلخ      اگر زهر است در یار تو نوش است      ز تلخیهای تو شیر نیست کام      بر شیرین که رو کردم ز ممکن      بنجاک افتادگان کوه جانان      خم کا هم خم سریم تا توانم</p>
<p>خسرو با عشق هم پیلو نایب      که عشقی خوش نه آید بهنشین تلخ</p>	
<p style="text-align: center;"><b>رو فی وال</b></p>	

در دیده ام ز مهر خست آب میشود و آنرا که چاک سینه محراب میشود مغموره است میل چو گرداب میشود و الله که سلب باعث ایجاد میشود شاید که فرست گرفته چو سیلاب میشود وصف جمال دوست ز سر باب میشود	دل از خیال زلف تو در تاب میشود صد جلون و عا بهر ش زنگ میدهد بر خویش گردشته بکن و پابرون منه از نیستی ترس که کاریت بوجوب از کم گریستن بکن اسهول مالتی یکدم بنگش برود جوش گل بپین
---	--

زور روزنه لایق عشق است عشقی

کاین فوکر بعالم اسباب میشود

وصف رخ تو بر ورق جان نوشته اند آنی که مع وصف جسمال کمال تو با خوبی تو بچکست هم سری نکر و آرے ز عکس رویتو رنگی گرفته است از دیده اشک میل روانست و سبدم آنها که شور بحر محبت شنیده اند دور رفتن من نازل دل ره روان دل	نه غلط بصفحه ایمان نوشته اند از خار بهار بستان نوشته اند افسانه است ماینکه ز کنعان نوشته اند هنگامی که از رخ جوان نوشته اند شاید که این سفینه ز عمان نوشته اند از اشک چشم قطعه بدامان نوشته اند اول قدم چاک گریبان نوشته اند
---	--

سال تولد مہرہ تقویم دان شہر

روحو حساب شایق خوبان نوشتہ اند

۱۰۱

روز ازل نصیبہ عشقی براہ عشق

باشاہ کالپی ہر پیمان نوشتہ اند

گشت دل چاک بسو تودری پیداشد	رقم از خوشی بے بال و پرے پیداشد
بود صد فکر کہ چون رہہ بوصول تو بوم	ہمدیرن، نونعت رہبرے پیداشد
نام بے نگلی دویوانگی بر سر من	انچ پیداست ازان پرنہرے پیداشد
تخم غم ز آب سر شکر م شجرے آہ نمود	لخت دل قطرہ خون برگ برے پیداشد
رفت افسانہ محبوبی یوسف ز جہان	حالیا قصہ آن خوش سپرے پیداشد
از ملامت نشو و بچ و لم را اندوہ	شکر شد کہ مراد رگرے پیداشد
سجد م زلف و خست خین خالم بنمود	سحر و شام عجب زین سحرے پیداشد
کہر کشیدم بجان ہجر فلاحت ز رسید	سزوم در رہ اوقاج و سرے پیداشد

واعظایچ نصیحت منا عشقی را

خبرت نیست کہ یک بخیر پیداشد

گر شب تا خودی پردہ درید گن گیدو	صبح مقصود و بعد جلوہ دید گن گیدو
لب میگون تو روزے کہ در آید بنظر	اشک چون دانہ یا قوت دو دید گن گیدو

بوسه رسا آمده این شیوه اگر شیفته	دیده و دل چسبیدن تپیدن گیرد
زاهدان جلوه آن فتنه خوبان بیند	سنگ بر سر زدن دست گزیدن گیرد
اگر شود طائر دل صید نگاهش و انشد	ز میسیدن نه دو بین نه پیدین گیرد
جام بگریگی وحدت کعبه با حلال	که ز خود رفتن دوز خویش رسیدن گیرد

عشق حقیقا گوش دل را و اشود ز خویش عشق	
رفرغ از هر در و دیوار شنیدن گیرد	

ز نسیم تمام درین جگر عتبار زرد	که بهار لاله سر و دم ز نگاه یار دارد
نه جگر فرو گزارد نه ز سینه بیج جانے	نگهدت چو میر کار می سر با شتبار دارد
چه خوش است جانم از دل شاد وصل ز شیراز	که عینان بقراری بگفت ما دارد
بخدا ز خود بر ایام که خداے من زبرد	که بخود نهفت ما ندن بخدا چه کار دارد
بر دم بکوه صحرای جنون صلاح پریم	که شنیده ام بعفتت سر کار و ما دارد

نه نسیم سیریندش که کند زلفت جانان	
چو تو عشق حقیقا شمر دم دل بی شمار دارد	

بجگر از نوک فرکانت بهار تازه میدارد	کجا ز امل شود رنگش که هر دم غازه میدارد
اگر بخت بختت دل نشدم لیکن بخدا نشد	خیال تاز زلفت هر دوش شیرازه میدارد

جنونم وشت آبادی است یکمتر ز رطوبتی	کہ ہر دم کوس شہرت را بلند آوازہ میدارد
خیالش ہم غمی آید بہ ستغنا در آغوشم	برین ہم بازوے اسید صند خمیازہ میدارد

معانیہا است در ہر مصرعہ گریختگی عشقی  
چو زلف یار کو مضمون بے اندازہ میدارد

کے در راہ محبوبان قدم زدو	کہ اول بزم سستی قلم زدو
خیالم بوسہ بردار بلعل او و شتر	چکویم کار عیسی از لبم زدو
چمن شد سینہم از عکس رویش	دل صد طعنہ بر باغ ارم زدو
شناسایے بدریا جو محبت	غمی آید کے از خویش دم زدو
من از بال سما پروانم	کہ عشقت سایہ خود بزم زدو
ز فیض و رو عشق آن جہنا جو	دل من نالماے زیر و بزم زدو

چار گین نباشد نہ من  
کہ عشقی از تنایے اور تم زدو

سنگ میدانم دلے کا شفتہ یارے نشد	کو را با آن دیدہ کو حیران دلدارے نشد
خاک با آن تن ہم آغوشی ز محبوبے نکردو	چاک با آن سینہ کو از غمہ نگارے نشد
سز نہ پدایم کو سوار سی وارے نکردو	پانہ بشماریم کو شوزیدہ خارے نشد

<p>بر سر دوارے چوا و جویا کی دیارے نشہ  عند لیم باز آہ و نالہ انکارے نشہ  ہچکے اور اخیال سجد زارے نشہ</p>	<p>رفت منصور از صفاد ز بڑگاہ دوستی  گل ز ہفتغناے خود یک عصمتے اردو  تا کہ با خود آشنا شد دل گوشت از دین و کیش</p>
<p>تے تکلف عشق گرداری سیاہ زرم دست  از خسرو در راہ جان عشقا کار نشہ</p>	
<p>از ہر فرہ صد سینہ فگارےت بینید  در ہر صفت دیدہ دو جاہرےت بینید  یکجان جهان صید و شکارےت بینید  منصور صفت ہر سر دوارےت بینید  سیارہ مگر رنگ شزارےت بینید  زینگوئے غمش دست بکارےت بینید</p>	<p>و حلقے آن زلف بہارت بینید  یارےت نمود از بہر جلوہ کہ بینی  دارےت نشہ سچکس از تیر نگاہےت  آغشته و لم بر سر آہ کہ کشیدم  آہیت کہ دودش سقف چرخ نمودہ  بے تابئی من ہر چو پسندےت تراش</p>
<p>عشقی ز خود راہ حقیقت نشانی  از عشق دین زرم گنارےت بینید</p>	
<p>ز بالائے تو ہم آغوش بے تابانہ تمی قصہ  کہ جانم بر بنارش چون پر پروانہ تمی قصہ</p>	<p>بہر یاد صنم تنہا دل دیوانہ تمی قصہ  دین مغل کہ نامی شمع خسارےت رسید</p>

<p>سپندم میکند تخمین کجایان مروان می قصد      که این شوریده از دنیا و دین بیگانه می قصد      که ما هم خانه می قصیم و او در خانه می قصد      که لب بر سخن از وصف او ستان می قصد</p>	<p>بتاد آتش عشقت دلم بی تاب می دارد      برین تمسیدن من بادت صدفین کنون      تفاوت در میان ما و زاهد این قصد باشد      نمیدانم چه تاثر بیشتر لعل میگویش</p>
<p>بر قاص خرد با عشق همسر گزیند عشقی      یکے و امانه می قصید بگراندان می قصد</p>	
<p>پس کجا جان مر نام نشان خواهد بود      زیر خاک ابربری هم نگران خواهد بود      کار من در پی آن سپهر معان خواهد بود      حاش شده از ان گنج نشان خواهد بود      چشمه هست کنون آب روان خواهد بود      آخر الامر همین است که آن خواهد بود      انشاء الله که در گمراه جوان خواهد بود</p>	<p>گر چنین جور و جب از تو عیان خواهد بود      گاه بر هم نشود دیده حیرت زدگان      اسول الله از زهد فروشان بگزر      اگر تو معموره دل ما نکنی ویرانه      دیده از درون سراق تو ندانم چکنند      الف قامت او قامت من کن که است      پس صد ساله اگر با ده عشقت پیشند</p>
<p>کاش می گفت که عشقی ز خرد و زود بر آید      از بیخیل تو همان است و هوسمان خواهد بود</p>	

<p>از لبت هست امید کے کلان خواہد بود          حال تو نیز چو حال دیگران خواہد بود          سہر کہ در زمرہ این بادہ کشان خواہد بود          اشتکارے تو گر نیک نہان خواہد بود          دین من کعب من رو تو تیمان خواہد بود          آسے آسے مگر از چشم فلان خواہد بود          حالیہ سخنم و روزبان خواہد بود</p>	<p>گر چه از فتنہ چشم تو زبان خواہد بود          عالمے کشتہ عشق است ولا اگر باش          بے تکلف برسد بر مقصود آن کس          چون ہویدا شود آن کنج نہان بر دل          اسے خوش آن روز کہ در سیکہ ہندو صفا          یارب این تیر جگر و زندانم ز کجاست          پیرو حافظ شیراز شد م از دل آن جان</p>
<p>عشقیہ عشق و خرد بلبل نزاغ اندولو          نزاغ رانالہ شوریدہ چہ سان خواہد بود</p>	
<p>خود ہم آن خوشی ازان لب بے باک کند          حاجتے نیست کہ رو بجزق تاک کند          کہ ز دل سہر نفسے نالہ غمناک کند          اول آنست کہ سہر گنج زرے خاک کند          گر کے دل ز خیالِ دو جوان پاک کند          آنکہ از روانہ دل مہرہ تریاک کند</p>	<p>سہر کہ از دست جنون دہن بل چاک کند          بادہ درد کے راکہ رسید محبتیان          خورمی بر سر آن شیفیتہ تہبان گردو          سہر کہ خواہد کہ با کسیہ محبت برسد          آہن زمان جلوہ مطبق بنمایہ ہر دم          آنرے نیست اگر نیش زندہ مار نفس</p>

در حرم حسنه دل سرگردان من به محراب جنون آمدم از در جان	تا چه گویم که چها مرتبه اوراک کند شسوارے مگر این صید بقراک کند
---	---

عشقی از دست نرود در بلای یا بد کاشنی گریه بشنود تا پاک کند	
---	--

ز لہد ان روز جزا غرود قار گویند چیت این صجره نشینان که گریزند خلق گر خراب اندازان زلف تو عشاق عچشم جام بر جام زون در صف زندان حرکت بقرانند همیشه ننگان در کویت سرور نیست بخت جم کے عاشق نفس بخت یک باوہ صاف اولی آن غزالم که بھوڑے وفا سزده ام صید خورشید خان نیست کہ در زواید	آرے آشفته دلان من یاد گویند بتر آن ست که از خویش کنار گویند آخر الامرا زین رشتہ بہار گویند طرفہ جامے اگر از دست نگار گویند مددای تیغ ننگ تاکہ قرابے گویند اوج آشفته ہمیں بس کہ بار گویند بہ روی نشینہ ہمیں سینہ دگار گویند غرض آن ست کہ خربان بہ شکار گویند این شکار اہل دلان در شب تار گویند
--	---

نہست بر عشق دین زہم اگر عشقی باہم اہل خرد کو سرد کار گویند	
---	--

<p>کما سولج آتش نامہ ہوا رہ دریا در نخل دارد          کند ادا و آن صید سو کہ دست و پا نخل دارد          و گرنہ عندلیم در رو نیفہ صد نخل دارد          ہر ستم بدست دل عنان و نخل دارد          و لہ از دیدہ تصویر این سلم و عمل دارد          رسانی نیت گریہ را کہ از طاقت کس ندارد          کہ پاسہ سر، دین صحر اسیر خار گل دارد</p>	<p>بصورتی کہ کن جانم معانی بے بدان دارد          دلے و اماندہ وارم گاہتہ گرم ساقی کو          ز ناز و ناز کی گل تاب با فغانم نمی آرد          ب سرم بر کوہ محمد ساز و خیالی میکند سرم          ز حیت کردہ م خوریدہ عالم جلوہ گر گشتہ          بچوگان ارادت تن و ہی سامان حال تہا          عنان گبستہ گردیدہ ز پیر و تامل چینیلا</p>
--	---

اگر گیسو کشاید ماہ من بز قصد جان پیروی

ز آنے غمشتم یا آدم جو اسبے بر محلل دارد

پس و گریست کہ در راہ تو سامان دارد  
 کہ دم از رایجہ باد و باران دارد  
 بلیل از سادہ و حل، دام گلستان دارد  
 ہر کہ دست و لہ دست و گریبان دارد  
 بہت عمر کے کہ بندہ سے تو ایمان دارد

شمع با گرم روی دیدہ گریان دارد  
 مے ندانم ز کجا میرسد این باد صبا  
 شمع و پروانہ اگر سوز و گدازے و از نند  
 نہ ز نم شیفہ حسن بلا خیز تو بس  
 آنکہ در خانقہ و صومعہ می بود خراب

اگر پیوستن غمشتمی چاہد وے

درد و دست سرد کار جو انان وارد	
<p>اللہ اللہ دل من میل کے میدارو  نارسانی است مرا اگر سب بام تو یک  دل مخزون من وان رخ آتش قاش  نیت جان درش من از پوآن مانہ خل  زاید و عارف و عاشق ہمہ خواہان تو ہند  بے تکلف بسر قافلہ خواہر بستن</p>	<p>کہ چو من شیفۃ درد بے میدارو  نالایست کہ این دست رس میدارو  طرفہ کاریست کہ با شعلہ خے میدارو  طائرے بہت کہ سرور قفسے میدارو  ہر کے جسے ملتے میدارو  انکہ گوشے بعداے جسے میدارو</p>
عشقیا وصف تو ہر دم زون جان گوید می ندانم سو سے یا نفسے میدارو	
<p>بزلفش دین و دل بستم گرفتار پنجین باید  زخوفت دن اینجا قطع نزل نیومیم  پتیدن ہاے دل یک گفتگو ہر با جان  کے سنگے بے گے بے سنگے نیزد عشق</p>	<p>ز رنگ ماؤسں رستم سبک با پنجین باید  بلے و راہ معنی طرز رفتار پنجین باید  بلے و مخلص انداز گفتار پنجین باید  سر شوریدہ را آرزے سرد کار پنجین باید</p>
تو اکت می تراود عشقیا زین معصع بہیل ز خاطر با فراموشم سبکبار پنجین باید	

<p>شعله زاری شوق اندر خانان پید کند          گونه گونه رنگهای سبز زمان پید کند          کافری آن بکه دریا و تیان پید کند          بهر ایشانش دل و جان اوغان پید کند          بے تکلف او بهار جاودان پید کند          کونناک سستی خود را خزان پید کند          کز میان دو حست ز نور میان پید کند          بندگی در خدمت پیران پید کند</p>	<p>گود لے تا ذوق چیرانی بجان پید کند          نیست عالم بهر آشوب لم آن نوجوان          کفر عالم نمی سیر ز پیش بے تابان عشق          در حیم دوست آن کس را رسائی هست گ          سیر که بر خیر آن گلرنگه را گرم خست          دی منغی گشت آنکس ز بهار وصلت          به چکس باطاعت پیدانش اندر سخن          اگر سیر و استگی وارد کسے زین ما دین</p>
<p>عشقیا انجام چیرانی بسا جمعیت          گود لے تا ذوق چیرانی بجان پید کند</p>	
<p>سیتوان گفت که زان زلف صبا میگردد          که در آئین جفا اهل و ناس میگردد          فتنه هست که اندر سیرا میگردد          دوستان بر سر من باز چیرا میگردد</p>	<p>دل سودا زود ما بهوا میگردد          آتسریں با بران غمزه عاشق کُش تو          نئے ز سو اے دو عالم خبری سہا          بزکنازے بدل و دین کہ نمودت نمود</p>
<p>اگر چه در قید قفس است ولیکن عشقی</p>	

از ده دل ز کجا تا کجا میگردد

میان ما و الفت آشتی بسیار خواهد شد	نگاه گرم گشتناسا به جمال یار خواهد شد
که روزی به بر آن غارتگرے در کار خواهد شد	دل و دین جان و ایمان کرده ام آگاه نمید
که زین سه حال یار کار خود بسیار خواهد شد	باده جنون دل مست به پیش گشت و دستم
بسا و لها و دین مبنی که خرمین وار خواهد شد	نگاه گرم ساتی برق سان گر جلوه آراید
تعالی الله که از دیوانگی پر کار خواهد شد	ببیند گرم آن نقطه خال رخ رنگین
تا نشا ویدنی دارد اگر سرشار خواهد شد	کنون یک قطره خون گرم چو شید از دل تم
نمیدانم چو خواهد شد اگر تکرار خواهد شد	ز خود بخود شدم از یک نگاه عشوه پرورش
که از من یار خواهد شد و گر اغیار خواهد شد	قرار بر تیر لوی کرده ام دیگر نمیدانم

کجیم عشقی از ترمی و خویش تن هرگز

نگاه گرم گشتناسا به جمال یار خواهد شد

مهر بست در آغوشم و از راه بپرسید	دخود سکر دارم و از راه بپرسید
سامان جنون است از این گاه بپرسید	از سلسله کامل و زان زگرفستان
یاران خجرازشوکت این جا به بپرسید	تا خاک شدیم نپسیدیم بدیدیم بدیدیم
دیگر سخنی از نگشس آه بپرسید	زخمی بجگر زنت که هر ستم نتوان کرد

<p>اسرار دل از زامہ آگاہ سپید تا دیگر ازین پوسفت وزین چاہ سپید</p>	<p>با بخت بران ز غم ز عشق بگوئید در دل ز خیال رخ او جوش بہار است</p>
	<p>نے شو جنوں نے غم وانہ وہ کہ عشق خبر هیچ نہار و دگرش گاہ سپید</p>
<p>مستے از خاک بہت پیر نہوخت اند بو الفضولان ز کجی اہرنے سخت اند ز اہد عبسہ را رہنے سخت اند بر ہرم تہتے از ما و سنے سخت اند رشتہ زلف بتان را رہنے سخت اند در نہ زلف کہ جو بان جہنم سخت اند بر سر دیدہ و دل انجمن سخت اند عارفانے کہ بخار و سنی سخت اند</p>	<p>تا کہ عشاق بگویت وطنے سخت اند غمزہ بود کہ او تخت سلیمان بردہ این چه سحر است کہ دی ز گسفتان صنم آتشکارا و نمان نیست جزا پس سبب کے روو کے دل عشاق بجایے کہ روو چہ تا شاہ است اگر دیدہ دل کار کند خوش نگاہان زین و چشم و لب بار زلف جلوہ پر تو آن لعل و مقرر می یابند</p>
	<p>حالی یافتن دل شدہ کل عشق گل رخان در تہ گیسو نہوخت اند</p>
	<p>رو فی زا</p>

<p>از جان و دل صحبت خود مکر زمان گریز          حاشا که از طبع بقیہ کون مکان گریز          در جاے راستان دیارِ نغان گریز          بشتاب جان کن بریم بتان گریز</p>	<p>اسے جانمن ز شورش کون مکان گریز          خواہی بے نشان جبے تاتو رسد          اگر ہوش رہے کج کند اسے بریشوق          از صومہ چو بیچ کشایش غمی شود</p>
--	--

بال و پست ہر دو جہان مرد راہ را  
 عشقی ازین وسیلہ سور لا مکان گریز

### ردیف سین

<p>گردشے در خویش میسازیم و راہ ما پیرس          صد تجلی میشود پید از ماہ ما پیرس          پیش ازین دیگر چگویم از گناہ ما پیرس          حالیہ از کار و بار این گیاہ ما پیرس          دل سپردیم و گیر از پناہ ما پیرس          بعد ازین از دور و حال ما پیرس</p>	<p>چشم دل داریم و دیگر از نگاہ ما پیرس          در شب تانہاے ما از مہر روے آن صنم          تا چہ عصیان است کہ ہستی بر آہش میردیم          برق سان چہین چند پیش سوخت حرمت ما کول          با نگاہے تیر کاری زرگستان او          بیچ و تاب سوز جہان را بلسندہ کردیم</p>
--	---

عشقیان بزرگ کوئے صنم دلدادہ ہم  
 شیشہ برسنگے زدیم و از آواز ما پیرس

## رویف شین

<p>گاشته دیده ام ازین گل خویش          دم نگمکه آشتیم در دل خویش          تا چایانستم محل خویش          دیده در خویش تا منازل خویش          از خودم هست حل شکل خویش          سبب چه دم از سابل خویش</p>	<p>سنگه همیش بایل خویش          سستی مانا ز شاخه بر دست          لیسیم در نهاد من پنهان است          حالیا دل ببیچ سو زود          سخنی با کس نماند کنون          گشت زارم چه طرفه خرم داد</p>
---	--

حیف صد حیف عشقی ازین بود

عمر با بوده ام چه غافل خویش

## رویف غمین

<p>بے تکلف ز جان شدم فارغ          از گل و گلستان شدم فارغ          حالیا از خان شدم فارغ          از چنین چمنان شدم فارغ          از توای جان جان شدم فارغ</p>	<p>آن نمم که جهان شدم فارغ          تا شنیدم حکایت جنش          سستی یافتم ز لعل کس          کرده ام خستیا گزیده دل          جان شاکر تو کرده ام حالا</p>
---	---

ماکہ زین این وان شدم فارغ	رقم اندر سرے خلوت دوست
	عشقیا طرہ حالتے کہ کنون جان زمین ز جان شدم فارغ
چہ خوش ہلکہ نچید است از بہار ایام کہ عالمے نول و دین یکند تشار ایام حمر آن دلے کہ دو گشتہ است یار ایام از ان سنے کہ گرفتیم کار و بار ایام خوش است آب و سہولے دین یار ایام سر است گوشے میخانہ کوکنار ایام	خوش است دیدہ ام از سیرت نار ایام کہ نام نشہ درین بادہ است سیرام نہ جام بسم نذر ہکندر آئینہ و خوست نکار ہا رہے بیگار گشتہ ایم اکنون اگر چہ خسلد برین جا بوجہت است ایل ترہست صغوسہ ہم خانقاہ اسے زاہد
	کجاست آتش و فزخ کہ عشقیا کنون کشیدہ است دم از شعلہ اسے نار ایام
	روینف لام
سلس گران بہاست چو آئی نغار دل جو لان کند ہمیشہ در و شہسوار دل بجہر محیط می نگرم چو بیبار دل	دانش چگونہ شرح کنم از وقار دل صحرایے لامکان کہ خیالے گز نگر و صد غولہ ساہل دل بن بخور و دلے

<p>باز می که طعمش بکند ازش کار دل          باد نسیم گریز دوازده بار دل          کشی شکسته چه چو در کبرنار دل</p>	<p>صدیست ز خچربه و سگریار و دگون          در باغ جان بجنگل عرفان میشکند          از غم زنگالم هیچ با نیست</p>
<p>لقین پیر است که هر لحظه عشقی          بطن لبه رسی چو شوی تنظر دل</p>	
<p>بیان معنی آن میکند رسیده دل          که دام جلوه رنگین بدید دیده دل          بکنج کعبه و تخته آسید دهل          که یاقم خسته از دبان در دیده دل          بهار هر دو جهان بر گل میدهل          ندیم عشق که گردیده برگزیده دل          حباب وار پیا برکتش و دیده دل          کسیکه از ره تسلیم شد خریده دل</p>	<p>رموز عشق مهوید است در جبریده دل          بحیرت کم که ز حیرتس نمی نگرد          خدا گو است که یک لحظه هم نمی سازد          چه هیچ جنگ و کتابی ندیده ام هرگز          بان بلبل دیوانه میشود هر دم          با بل و رود و آب خشد از طریق کرم          به بحر معرفت ار آشنائی خواست          بدید عافیت و از دو کون شد آزاد</p>
<p>چه چو شما که نداری و نه خوش عشقی          ده گفتنی است بکس جز و دشمنی دل</p>	

<p>بے کند عشق و اندک گری بیامزل          بشنوی جانم ندایه منیز بیامزل          بے تکلف اسم غلم منیایدنمزل          هر که یک جرمه چشیده از شراب جامزل          تا چه تشبیه است سترایا از این نامزل          وادی امین که هر دم طے نماید کامزل          اے دلم آرام دل باشد چو باشومزل</p>	<p>تن پرستی را چو بگزارے بیابی کامزل          پند بے مغفلت چو از گوش طبیعت واکنی          خود زبان حیران است و تفسیر از سخن          هر قسم و مخمانه را بر هم زند از برونوی          شیوه تجب دید و تفسیر را کنی بینی نوح          غافل ما لگه نه از سریدول صد حسرت          در میان حق پرستی استی فرق نیست</p>
--	---

	<p>کاشفے صد آرزوے شربت وصل است          چونکه بیاب است عشقی را همیشه کامزل</p>	
--	--	--

**ردیفیم**

<p>ز دیر و کعبه بیرون است ایمانے کنم نام          کجوبه خرسند فرما هست بارانیکه من نام          و ده صوت انا اللہی بیا بانیکه من نام          مسلمانان که دارن اسمائیکه من نام          که دارد در حریم دل چاغانیکه من نام</p>	<p>گزر وار و بملک بنجودی جانیکه من نام          سرشکم در دل آن نوجوان که دستاثری          پرشت دل شدم یک طای امین که کم          برواز من دل و دین آن بت کلین نام          بخود چون سیروم جوش تملی می شود پیدیا</p>
--	---

<p>ہمہ رشک فلاطون است دربانیکہ من اوم</p>	<p>ترجمون شرار شوق میرقصہ سپندین</p>
<p>کفن سرگرمی اسے عشقی بے دربان این عالم گزر دارد بملک بیخودی جبانیکہ من اوم</p>	
<p>کشیدم خویش را کیسویستل عنان اوم گلستان زار اسکان راز رویت ترجمان اوم دل شوریدہ خود را نشان از بے نشان اوم نہ دل و اوم نہ جان و اوم لہذا اوم آن اوم دل شوریدہ خود را بیا سے از کمان اوم</p>	<p>نہ ہستی قطع سنزلحا شد ہر خنید جان اوم برائے چشم ظاہرین کہ تا حق تو بستاند بقدر ہستی کو شہ پہ پرواز با باشد نہت میکشم از کردہ خود بر سر کویت چو جولا نگاہہ سردیان شکست خاطر باشد</p>
<p>بکوسے او گزر کردم دل و دین خود ستند ازین کنم آادہ تا آن لحظہ عشقی را صنمان اوم</p>	
<p>بیہت دراز دل شوریدہ پیامت کردم دوستان بر دل بیچارہ قیامت کردم سخت جانے کہ مرا ہو پیامت کردم سہر سودا زوہ را کوچ سلامت کردم حاش بشد کہ عجب صبح ز شامت کردم</p>	<p>تا لحائے سحری بر در و باست کردم دل نہ اوم بقدر سرد روش گویا سے نہ اوم کہ غمت باز چہ خواہد ازین ہر برسردیکہ تو داری بکن ام عشقی کہین دویدہ ام در سوز زلف تو بہار سحری</p>

رفتیم از خود که زمن باز نه اندیشه کنی | اے حیاست یہ بین تاکہ چہ کاست کردم

عشققی از صوبہ باز آئے کہ من با دل جان | حالیا بردیخسانہ اقامت کردم

<p>سرخی ز روی و خود سبز و سیاہی یائیم  انجمن شمس و ہمد ماہ ز ماہی یائیم  ختم و خمخانہ و ہم جام چو خواہی یائیم  کفر و اسلام ہمہ سز و تباہی یائیم  خرد و بنی بر دو عالم و دہی یائیم  جملہ عالم تو اگر نیک نگاہی یائیم</p>	<p>بادشاہیم و گداییم و سپاہی یائیم  زمن و اراض و سلوات ہمہ در ماند  ستی و بیخودی و باخودی و ہر چہ کاست  گر سی و عمر مشن چہ در ہست چلو گیم خبر  سال و ماہ و سحر و شام چو پارہ ہست بے  ہر ارواح و ملک و فرخ و کلاف و ہشت</p>
---	--

عشققی از راہ حقیقت نظر و در خود کن | آبادانی کہ ہمہ سیراطی یائیم

<p>سیر دل کردم و معنیہا کتابے یافتم  طرفہ تبسیر از طفیل طرفہ خوابے یافتم  در شب و بچو ز نور آقا بے یافتم  کز رخ خور کردہ جانان گلابے یافتم</p>	<p>چون بخورد رقم سوائے را جوابے یافتم  تافت گشتم جمال جاودانی جلوہ کرد  دژہ و خورشید عالم را نسیدیم کہ من  سوزش دل بقیاری ہای جان کنون ماند</p>
--	---

<p>نا تو اینها و پیری زان شب ابرو یافتم کز همه اشعار بیت انتخاب یافتم</p>	<p>از شکست خود نکایت با نمیدارم که این پیچ و تاب گیسوانش دیده و دستم تقصیر</p>
<p>حالیابیهوده گردیها کن عشقی که من چون بخود رفتم سوا لے را جواب یافتم</p>	
<p>تسلیم ولی از لب خاموش گرفتم هوش عجب از دل بهیوش گرفتم تا چند بگویم که کنون گوش گرفتم با غم جانان بسردوش گرفتم از نیش نگاہ تو جهانوش گرفتم کار و جهان خواب و آغوش گرفتم</p>	<p>در خود غم کردم و صد پیش گرفتم تا غم تحقیق ز دم از خم معنی از شوخی و دیوانگی این دل میباید صد شکر که از هر دو جهان دست قائم آه سحر چشم تر و گریه بیاب بیدار بی دل تا آنکه گرم تو بشید</p>
<p>عشقی شده ام محل ایله پس ازین راه خود را از سر شوق در آغوش گرفتم</p>	
<p>بنده ام اما بخود بخود اسطی دیده ام از طفیل خاکساری طرفه راه دیده ام دوستان از آرزوهای پناہ دیده ام</p>	<p>اگر گداستم ولیکن بادشاه دیده ام بر سر بام و در پیش منت غبارم باد بر تا آنکه هستی را شکست دست کرد آن غمزه ام</p>

دوست را دعویٰ خدائی به

## رویف یا

<p>جنون دیوانه و لاسه بر تپاب است پنداری          ز حال بخودی آگه نه از خود پستی با          که داین آنتین رونے ندانم در خیالم شد          شکست دل تجلی گاه مهر و یان بود مردم          کجا هم شروخمانه با کیفیت عاشق          باین در وجدائی اشک از چشم نمی آید</p>	<p>محبت خانه زاو چشم بر آب است پنداری          وصال گلر خان تعبیر این خوب است پنداری          که در قیاسیم طوفان سیاب است پنداری          درین محفل کتان هرنگ متاب است پنداری          بنزد جوش دل صهبا کجا آب است پنداری          محیط سینما م مانند گرو آب است پنداری</p>
--	---

ندارد عشقی جز اشک و آبی بر سر کویت

اگر چشم دولت هرنگ و لوب است پنداری

<p>جهانے که دارد بلندی و پستی          بران رشته کز لاف پر پیچ و تابش          بده ساقی با دوه مخمور خود را          بحیرت در رم زین شراب محبت          بسین خویشتن را که صد بار بست</p>	<p>اگر نگری فی الحقیقت تو هستی          رسانی ندارم ز کوتاه دستی          که گوید و عابریالات، هستی          که اول خوار است و آنکاه هستی          ازین خود پستی سرت پستی</p>
--	---

<p>پرواز خود رستی برستی برستی</p>	<p>سنادی همین مید عشق هر دم</p>	
	<p>شب کاشفی گفت با عشقی خود بجائے رسام که تو از منستی</p>	
<p>ترجیح بند</p>		
<p>ویدہ را بہر تنائے تو گریان کردم انچہ از دست برآمد بگریبان کردم روز با درتگ و دو شام غریبان کردم آفتے بر سر دین و دل ایمان کردم بر کشور جان کار جوانان کردم سرخو را چنثار رہ جیلان کردم</p>	<p>ساحلہ بر در دل از افغان کردم خواب آرام ز سر زود نمودم کیسو رو بچراب با شب کہ پوز آوردم چند ورتبکہ ہم رمز نہان پرسیم بے تکلف بزدم در صفت دل نیزہ آہ ماصل الام کرین شورش و تیا بی دل</p>	
	<p>حلتے رفت کہ نہان ہم پید گشتہ شور منصور ز سر پر وہ ہو پید گشتہ</p>	
<p>گاہ از محبت ہر جلوہ ہوا جستم گاہ از بادہ کشان جہ صہبا جستم</p>	<p>گاہ در در سہا بل سما جستم پیش ساک ز تجلی سخن پرسیم</p>	

گاہ از بہرین و گاہ ز بسین گفتم	حالت در روز ہر پیر و ز ہر چہستم
دوش را بار ز ناز و مصدا دوام	سہو گر فرم ما ز ہم سے جستم
قصہ کو تاہ ز کس عقدہ من حل نشد	پانے و در امن و در امن بتہ پاجستم
از طغیانی دل دیوانہ کہ بتیابی و شت	عشقیا آ ز فر کہ چو خود جستم

حالتے رفت کہ نہمان ہم پید گشتہ  
شور منصور ز سر پرودہ ہو پید گشتہ

ناکہ بر خاک در میکدہ جائے دیدم	تخت جم ملک فریدون تہ پاجو دیدم
نے جس خواہم و ز نقش قدم در عشتو	نغمہ مطرب خوش صوت صدائو دیدم
التجائے بکنم سیت کنون از دو جہان	سایہ و دو خم بال بہائے دیدم
نشہ می و گرم چشتم تا شا دارد	کاسہ بادہ مگر قبلہ نائے دیدم
در و دل پیش طبیبان تمام ہرگز	خندہ لعل لب یار و دائو دیدم
فیض سخاں بہین چون بدل فلک	ناکہ از پائے بسوم ہم لائے دیدم

حالتے رفت کہ نہمان ہم پید گشتہ  
شور منصور ز سر پرودہ ہو پید گشتہ

حالیہ ہر چہ دل خواہست بہان یافتہ ام	مخفل بادہ کشان و دروغان فیتہ ام
-------------------------------------	---------------------------------

<p>زاکم هرگز نزنقص و نشان یافت ام          فارغ از هر دو جهانم که جهان یافت ام          رنگما هر چه پنهان بود عیان یافت ام          حاش بشد که جهان هست و همان یافت ام          تا که ذات تو نپذیرد جهان یافت ام</p>	<p>بے می و جام کون سپهر کار نیست          دل من رفت بجایے که نه جای هست و رو          سر سبز خاک و درش تا بکشیدم و چشم          ماسوے نیست ویرین کون و مکان تا بسا          خاطر جمع شد و تفرقه از دست رفت</p>
--	--

<p>حالتی رفت که پنهان همه پید گشته          شود منصور ز هر پرده هویدا گشته</p>	
--	--

<p>دو مارا بن آن روی کوے ساتی          سنگ بنشیند قفا و هست خوبی ساتی          کار زنجیر کند از زبوسے ساتی          هست مخمور آب شبنم که در ساتی          حالیا گشته ز تسلیم چو کوے ساتی          تا بخواند سبق از مصحف وے ساتی</p>	<p>برو یا از من و آن جام و سبوسے ساتی          زان صنم هیچ نماندست ز هستی اثرم          بسته زلف نمانم که چه حالے وارد          فارغ از لذت کوثر شود انگلس و اش          هیچ چو گمان ز دو پرده نماید کلم          چه معانی که بجانم نه رسیدے عشقی</p>
---	---

<p>حالتی رفت که پنهان همه پید گشته          شود منصور ز هر پرده هویدا گشته</p>	
--	--

<p>دلِ افسردہ مارا بہ جنون آوردہ          جوشنِ بچونی و این رنگ بچون آوردہ          ہستی نشت کہ او خوب وز بون آوردہ          تابدانی ہمہ از کاف و زنون آوردہ          مظهرِ خورِ تعین بہ نون آوردہ          تابدیدم کہ ہمون است و ہمون آوردہ</p>	<p>تا رو پودے بجی پندہ برون آوردہ          بچخان موج کہ اذبح بر آید ہر دم          دشمن و دوست بکثرت چو بینی جانم          نیست خورد و روے گل خار و دین مانجھا          دیدہ و اکن دگر نے نیست رین جلوہ دات          کج مغل بیان آمدہ چون ز کور و ایم</p>
<p>حالتے رفت کہ پنہان ہمہ پید گشتہ          نشور منصور ز سر ریوہ ہو پید گشتہ</p>	
<p>یا فتم در دو جہان جلوہ برکات الہ          بر صبحی زوہ گان جلوہ برکات الہ          یافتہ نیستہ بان جلوہ برکات الہ          عشقیہا بہت عیان جلوہ برکات الہ          آشکارا و نہان جلوہ برکات الہ          بے نشان تا نشان جلوہ برکات الہ</p>	<p>دیدم ز دیدہ جان جلوہ برکات الہ          طرفہ جاے است در سیکہ کا بنا دیدم          اپنے معقول محسوس رسیدہ است کنون          در صنم خانہ و سب زنگر از دیدہ دل          تو کجا میروی ایدل کہ ہمہ ہوت بہرین          دل سیاح کہ از خوش سفر کرد بدید</p>
<p>حالتے رفت کہ پنہان ہمہ پید گشتہ</p>	

شور منصور ز سر پرده سوید گشته

## رباعیات

از جهر با ز جمع دل را آفتوب او کار اگر چه هرگز بر با باشند	وز ذکر خنی تو خانه دل می کوب لیکن ز پے صفاست بهتر جا روبه
وله	وله
آن دل که ز ما سوائے مولی پاک است بستی است نه هستی که ما سیداریم	هرگز بکونین در املاک است ستی است نه تیش ز آب تا ک است
وله	وله
در دره بادلیل و برهان پید است القصه به بزم اهل عرفان چوری	وز معبد با ثنائے بجان پید است بینی بینی کمال وجدان پید است
وله	وله
شترزاده و شاه از چشم مغرور است سالک چو بدل تجلی سیدارو	ز اندر خیال ز راهی هموار است عاشق بحمال لم نزل سرور است
وله	وله

در تریزه وحدت نه قبول و نه رد است	انساب اصناف و درونیک است
بهریست که جز عشق درومی نرود	هرگونه خردز حالتش بنمیزد است
	وله
دو تن چون شخص بکنی جان پیدا است	در جان تو تجسس کنی ایمان پیدا است
گر نیک نظر کنی در ایمان عشقی	بینی بینی جسمال جانان پیدا است
	وله
آن شاه نجف که عالش منون است	هرگونه از دوجان جهان مرسون است
فیض است بهر شرب نذیب از وی	جز فرق را فاضی که آن مطعون است
	وله
هر صبح صبار سازم بدست	تفسیر کنان ز آیت آن کاکان روت
فرخنده دمی که تارسم بر سر کوت	آفتان خمیزان چوسیل دند شجوت
	وله
بمخوشده را جلوه دیدار بدست است	هجرت زده را ناله افکار بدست است
غافل نشو چو یکبار از رنگ تاشا	آنرا که دل و دیده بیدار بدست است
	وله

لیکن هر کاهوش الم میدارد فکرے نتوان کرد کہ غم میدارد	دل گر خپسال آن صنم میدارد القصد ز بهر وصل آن جان جهان
وله	
اگر خود ز دنیا رسیده می ماند همه شنیده توانا شنیده می ماند	برسیده که چو آب حبه رسیده می ماند بریده نشاء عرفان چو سر خوشی نکند
وله	
بر خویش ز گفتگو گمان میدارد آن میدارد نه بلکه آن میدارد	هر نذیب به شرب که جهان میدارد رنوسے که ز بهر و می رود می دانم
وله	
از درد و و طیفه خوانده خود او در پیش بے خویش ز خویش گرد آئی در خویش	زاهد که ناز و روزه دارد در پیش بر چیست نگفتش که مقصد نیست
وله	
فی الحسد و فی لغت وصف صحابه از ناشده شده زبرکات آله	لیکن طر زو شتم از خط سیاه وانی یقین که هر موزع عرفان
وله	

<p>کوین و مکانی و زمان را بینی جان را بینی تو جان جان را بینی</p>	<p>در خود چو عظم کنی جهان را بینی ببخود چو بخودرسی خدا میداند</p>
وله	
<p>از رنگ وصال و بیم جهان گرم از عارف و معروف و ز عرفان گرم</p>	<p>گوباده که از سر زش جان گرم سستی و بخودی گرم بخت</p>
قطعه	
<p>دیدها و کرده ام اما نگاه بر نخاست در شبستان سیاهم نور باسی بر نخاست</p>	<p>بچونز گس در پی نظاره آن سرو سی دیدها را گرم سپید از نظارها و لے</p>
ف	
<p>ببینج پیس کشید که او تیر و نداشت</p>	<p>این چه صحر بودین صیا و صید کن بود</p>
	



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لباس تازه دار و در پر خویش  
 جہانے از صد باگشتہ دم ساز  
 کہ ازوے جامہا ہستند لبریز  
 نثار در روشنی طلعتِ روز  
 ہزاران شیشہ و یک جلوہ بانے  
 تو خواہی جامہ گوے و خواہ دستار  
 کہ ساز گشتہ در تسبیح و ز تار

بنام آنکہ از صہرند ہب و کیش  
 نژادے دادہ در ہر خانہ از راز  
 خشم پر چو شورش و شورستی انگیز  
 کہ امین ذرہ کو ہر دل فرور  
 ہزاران خانہ و یکخانہ سازے  
 نماید رنگ یک پنہ زار  
 بہین آن رشتہ از فرخندہ اطوار

چنانکه است این ازان حضرت باکی  
 زلا احوط بجانم گشته مفتوح  
 نشان بے پرد و در پرده عیان شد  
 جهان یک دور پر کار است ای یار  
 بے از نقطه گرد و دور پیدا  
 هست اندر نور شاه لولاک  
 احد را پرده از سیم او شد  
 احد چون بگرد آتش است چون نور  
 ز نور حق رو انش هست دور  
 چه مردم گشت از علیک نامم  
 بنور که گر چنین مهر دل فرور  
 چه جاننا از ضیای آن سر تمام  
 بیانش کام دل را انگبین است  
 بصحرایش فلک یک سوزینه  
 کمال انبیا در پیش آن شاه

که عالم گشته حیرت آتسا بے  
 که او خود حامد و حمد است و مدوح  
 بزید و عمر نامید و جهان شد  
 شده از نقطه احد مد نووار  
 دخت از تخم میگرد و مویلا  
 همه عالم ز ما ہی تا با فلاک  
 جهان چون زیورے از سیم او شد  
 جهانے چون صدف از نور او پُر  
 جهان از نور او نور علی نور  
 صلاے رهبری زود بر دعو عالم  
 نگشته امتیازے از شب و روز  
 تیسرے یافتند از کفر و اسلام  
 که بنامش رحمة للعالمین است  
 سلک و اغان غلامی بز جبینے  
 مسلمان ماند که خور را پر تو از ماه

<p>بزرگ چون سپیداشت تیر چون  قبول خاندان فیض دو دو  بر صاحب کرام دال امجاد  که هر یک برده اند از کالی گو  چنین بود و چنین بود و چنین بود  کز اینها میکند یاد از کم و بیش  لعین است و لعین است و لعین است</p>	<p>نزد کم پیش ازین و محفش کم چون  خوشش آندم گرشو و از ازا رود  دو دو از انبیا از ازا برو باد  ابی بکر و عثمان علی گو  سپاه افکارشان در کار بود  سخت است آن بدین و کبیش  مخالف را سزا بر دم مین است</p>
--	--

### بیان عاشق و معشوق و اشتغالی عاشق

<p>که می یابم ترا سمدرد و همراز  بر در و عشق از یک خاندانیم  وزان بر همزن یک خانانان  سپندد بر شمشیرش برین ایام  تپ خورشید از بندگانش  درست آتش اندر کیسه دل</p>	<p>پیااسی عندلیب نغمه پرواز  من و تو بنده یک گلستانیم  پیا بزخوان از ان گل داتانان  که از سوزش جگر شد انگرستان  شماره و قریح از یک نوکرش  بیانش کردم خود هست بشکل</p>
--	---

بیایه آتش اندر سینه ام نمود  
 بیایه آتش اندر سینه ریش  
 بیایه آتش خورنده القاب  
 که گویند هم به پیشار و مسته  
 غنم گرفتار داری جگر دوز  
 خرد را بازی طفلان میدان  
 خیال آگهی داری ازین درد  
 اگر بوش و خرواین دانسته  
 روم القصه گر قصه خوشتر  
 چه ریشته فارغ از تار ز فوسه  
 درین ره عالمی رفت است پر خون  
 ز جگر نفس کافر بقرارم  
 نقایب سره دارد بدین روح  
 بر دزم می کند هر دم کین شب  
 آملی و انما بنا آملی

که از غنم طبیعت بر کشم و دو  
 طفیل کن بحال آذر خویش  
 که از سوزت جملانی می برد آب  
 یک آتش پست آتش پرسته  
 خرد سوزد خرد سوزد خرد سوز  
 سراپا پوشش را بیگانه میدان  
 خرد را پوست برکش ای جو خرد  
 ملامطون بو علی مردان فرسته  
 که دیگر بر بنامد سینه ریش  
 نیامد مریش در گفتگو نه  
 نسیه نام چه سازم چون رسم چون  
 شبی خون میند بر حال زارم  
 ازین آشفتگی دل گشت مجروح  
 بسا وای یکس را این شب  
 که آب خضر دارو این سیاهی

<p>         بحق مصطفیٰ ہم چار یار شش          خدایا بادہ عسرفان بجان وہ          و سے بزواسے از جانم سیاہی          کہ بود آن نبی راقی ترہ لعین          بدستم جام فلک بخش ہر دم          ز سوز و ساز خود سازی خبر دار          کنی نفس کا فر جانن چیر          بجانم جان ایمان بخش ای جان          امانم وہ امانم وہ امانم       </p>	<p>         خدا و ما نمایان کن بہار شش          بحق مصطفیٰ جان رالمان وہ          بحق چار یار شش الہی          بحق فاطمہ و ان شاہ سنین          بحق شاہ جیلان عوفت اعظم          بحق نقشبند خواجہ اسرار          بحق خواجہ سلطان جمیر          بحق سمر و روی شاہ ملتان          بحق اہل دل زمین این و آنم       </p>
--	--

### در سبب تالیف گوید

<p>         کہ انجامش ہی یامم ز آستاز          ز خود بخود شوی تا خود شوی تو          جہان کتر تم زیر و زبر کن          کہ وصف او شد و فی کل شانے       </p>	<p>         بیاسے خامہ برگوا چنپن راز          ز سر گرہ پاکنی دانم روی تو          وے اشعار و مدت خیر تر کن          نشانم وہ ز حال بے نشانے       </p>
---	---

میرت چمن کی بہت پر جوش  
 ریاض عشق از عشقی کج نام  
 کتاو حلقہ اشفت مدحرفی  
 پر گلنادر شربت نامہ شتند  
 ولم یک عند لیجے من شدہ دام  
 دین واسے کہ لیل یافت قیسے  
 غرض این معنی کل لفظ واسے  
 ریاض یافت پر تزان بیاضے  
 خیال عیب بینی بکن اسے یار  
 عیان است این سخن بر بر کردہ  
 چوزنگ نامہ عرفان و تگاہ است  
 ز بزم احمدی دارم سببے  
 کہ نامش کاشفی شد در جہان دانش  
 جلسہ شہت آن مہر دل افروز  
 درود و وفا بہر دم بر انخاص

صلاوہ لب بلال از ہم آغوش  
 براسے عند لیجان و اکن این نام  
 ز گل در پردہ اشش بند رو سیفے  
 بہار آموز گلزار بہشتند  
 خوش آن مدوزے کہ برگ گل کمر رام  
 ہاے جلوہ گل گشتہ صیغے  
 دلے کو تا شود شوریدہ کاسے  
 کنون عیب ہم میں اندر بیاضے  
 کہ در حق قطر دام جوئے است در شمار  
 ز جنب بدوترہ الا باؤ نہ  
 عدان از من ز برکات آگہ است  
 ازان جاری است از ما گفتگوئے  
 چوز خواہی کشف کفش پایے او پیش  
 کہ یادش میناید ما من سوز  
 ہمیں گویم و از اخلاص حنہ اص

## شروع داستان

<p>         ز حسن دوست رنگین ہماز نامہ          بیان دیگران انداز و برگہ          کہ سخن بہت نہان زیر پرست          کہ در وصفش زبانم میشود لال          بدہما این خرابیسا نبودے          بوجھش عقل کل زار و زار است          بلکہ حسن یک حثمت پناہے          نگہ زدوے حیا ہم خانہ او          نہ تلخیناش شیرینی تاملی          جوانی چاہکے میاں خوش رو          بچھینے ماملے کرد تباہی          بوجھش او ہماں بہتر جانہ          نکاشتیں تیرا ما تیر جان سینر       </p>	<p>         بیایے خاڑ مشکین شمامہ          خود آن بہتر کہ بوجھش آن پر پرو          غلط فہمی مکن زہا مایہ دوست          بہد شاہ پیشین بود بقتال          زبان کز وصف او گوئے رہو وے          دل اینجانیز یک حیرت نعل است          بسا لے چاروہ فرخندہ ماہے          سیر چشمے وفا بیگانہ او          ز تیر پیش جان در تلخ کامی          تغافل جمعناش از وفادور          جبیش صفحہ نور اٹھی          کمان ابروش مہوارہ وزہ          پشیمے مست اماست خون ریز       </p>
--	---

لگا ہے یک بلاے ناکہاں دہشت  
 پیش ز گیس آن غمزدہ بارے  
 بترگان چاک ندر ما پر وہ جان  
 دو گوئیوش مگر جان را کندے  
 کے کا مذخیا لے ویدوروے  
 پیش بودیک کفر فرنگی  
 غلط کر دم کہ گفتم بدحتش آن  
 ز بوئے نافد اش در کوی و بازلر  
 غرض این قصہ ہر اشد دراز است  
 در ان دام از پے آن دانہ خال  
 بوئے مشک چین را حسرت آموز  
 عذارش کجبلے دہشت لب سیز  
 ز وصف سبیش جان ہست سرور  
 مذاحم تا چہ بسا دہشت آن یار  
 بو صنف آن لب سیکون میراب

تیرے بلکہ نوکے از سان دہشت  
 سپر انداختن خود بود کارے  
 بند و ترک تاز سکون ایمان  
 کہ آغشته در و صد ستمندے  
 ز سر تا پا پریشان گشت ہے ہے  
 کہ پیشش نام دین گفتن ز رنگ  
 و رنگ شہ زان کافرستان  
 صبا بروست خود میدہشت طومار  
 کہ انجاش گفتن عین ہر از است  
 جہان مرغ دل مینور پر وبال  
 بروئے رشک جنت آن دل فونز  
 خیالش سینہ را می ساخت گل خیز  
 بوق ماہ گوئی مصریع نوز  
 کہ در وصفش قلم گردو شکر بار  
 سخن ستانہ پیغیزو درین باب

از ان و لمانم شیدا و رنجی بود  
 و بان تنگ او چون در سخن بود  
 بوصف آن بختدان آه صد آه  
 چه آرام از میانش گفتگوئی  
 چه گوید قاتش را خاصه من  
 بقدرش سرور چه تو امان بود  
 ز بالایش دل من گشت شیدا  
 بعالم گریبان ما بلند است  
 چو آن جان جهان رفتار کرده  
 ادایش را چه سان طبعم گراید  
 نیکویم چنین بود و چندان بود  
 کم القصه زان کان نمک شور  
 سیر جو سر فروشی آن جوان است  
 بهای گبر ز اندازه بیرون  
 سراپا عقد خود پوشیده از شرم

که جان می گشت و خود عیبی دست بود  
 تو گویی غنچه مقصود یکشود  
 بیانم چون رسد چاهیت و راه  
 قلم باریک میگردد ز موسی  
 قیامت میشود ورنه نام من  
 دله سر و خرد امان آن جان بود  
 شان نیست بالا دست پیدا  
 ز وصف آن بلند است آن بلند است  
 چو دوستی با گریبان کار کرده  
 که وصفش در او ای خامه ناید  
 سراپا قاتش ایمان جان بود  
 در کانه داشت در بازار لاسور  
 در خان لعل و گوهر در کانه است  
 که جان هم تنگ نبود بود افزون  
 شده نگاشته بیج و شرمی گرم

<p>تو ایت رشک بره از لولویش          کس حیران بحسن و لر بائے          بران لعل لبش شیدا بنوده          کند سپید اوران دُر با می دندان          بران جوهر که باشد چون غرض بند          چهر رفتن از اسید و بیم فرستن          شود حق الحقیقت مغز تا پوست          که لا خوف ولا هم يحزنون است          زنجویشی چسراغ خویش افروز</p>	<p>بر این نغم افکار اشده و کانش          کس پرسان ز گوهر باہائے          و لے کو جان و چه پیدا بنوده          بنوده شتری کور شمشیر جان          بنوده یک خریدار غرض مند          غرض یعنی ره تسلیم رفتن          چو بگزاری اسید و بیم ایوست          بجائے میری که جابرون است          زنجویش خویش رو بنجویشی آموز</p>
---	--

### آدن فقیہ کے عاشق شدن آن جان

<p>چہ پروانہ را گوئی صلا زو          چہ شمع سرورے ماگشت پُر نور          مرا آن نور دیدہ نور دیدہ          نہال حسن او چمن پر پُتر شد</p>	<p>چشمے نور خود را بر کلا زد          جمان پروانہ سان گردید مسور          کس از نزدیک و کس از دور دید          غرض دو کان جنش چون ہر شد</p>
---	---

چو آنجا حسن یوسف شد نمودار  
 که ناگه در رسید آشفته مردی  
 دلش پروانه هر دم شمع جوان  
 کتا نش و مبدم جوایے سرو  
 گیمش برق رایگفت بروز  
 ز مژگانِ کس در حُبت و جوئے  
 جهان پیمانِ گرو بادے  
 بعالم این مثل پائنده دیم  
 و لے این عشق را کارے نکوست  
 بے آهوز جُست و جو خربش  
 بازار آمد دیدہ پرسی زاد  
 به دام عشق افتاد آن بود  
 خوش آنکس کو درین بازار مکان  
 فتاده بر زمین بیوش گشته  
 هم بازاریان گردش دویدند

ضرورت میشود کانی خریدار  
 چه مردے خورده جام گرم و سردے  
 ز جانِ خویش ازنی تبت گویان  
 سپندش آتشی میخواست هر کوی  
 کبابش سنج رایگفت بر دوز  
 که سازد چاک و هم سازد فوئے  
 بشهر کس پی مقصد توادے  
 که هر جوینده رایا بنده دیم  
 که اول یافت بازش جستجو هست  
 چو اول نانه در نافش بچو شد  
 شده دیوانه تر و ادش جنون داد  
 تو گوئی حال جان داد آن بان بود  
 زلف جان خریدہ جام عرفان  
 همان نخودی در جوش گشته  
 بسوز اوز ساز خود بریدند

<p>         علا بے خواستند از سر درد کو          کے با صبر و نسبت کرد اور          اگر داری خیال عشق خوبان          کے از غم برایش آب می زد          کے میگفت آسبِ پری هست          ز چشمش سلسبیل اشک برفت          فنون افسانہ خوانندے ہمہ کس          ز ہر مجنون کردندے وسیلہ          بجز جانانِ طبعیے نیستے جان          چو در عشق شد بر جان مجنون          ہمہ کس گفتگو کردند با خویش          دلش ز رو سیدہ از غوغای عشق است          پری روئے کہ در دکان شستہ          جمال آن جوان بظاہر کردہ          برفتند از سر دیوانہ یک یک       </p>	<p>         کہ صحت یابد آن مرد نکور و          کے از آب شستہ گرد رورا          تکلف نیست خورداناش و دان          چکویم نالہ شیب و شام بی نزد          کے حیران کہ سحر سامری هست          ز حیرت جان آن پیر شک نیست          ہمان بودے کہ گردے شعلہ با نس          تو گوئی رفت روغن در تیلہ          بدر و عشق در مان را تو در مان          بجز لیلے نشد در مان مجنون          کہ بیماری ندارد مرد و رویش          سرش شوریدہ از سودا و عشق است          مر این در رویش را در جان شستہ          سہرا لگیوش در تاب کردہ          بداندا آتش و آہنگر اینک       </p>
---	---

چشیدہ لذتے قبل ان تو تو  
 خیال آن سی گفتم تم مہم  
 ہمہ تن چشم گشت تیا شدہ گوش  
 بیابی تاکہ مغزت است در پوست  
 نشسته بر دکلے مویانے  
 ہمہ خوبان پیشش ہجو درویش  
 شکر را می رساند بر شکر خوار  
 چکویم صبح صادق یافت اورا  
 رنج و محبت و جہی کرد و پیش  
 سلمان سلمان سلمان  
 ز دین بگزشتن اورا عین دین است  
 کہ الناس علی دین ملوکہ

چو آن دیوانہ از رفر مو تو  
 شدہ از بخودی و ز خوشتن گم  
 ہوش آمد ولے از خویش بہوش  
 ز خود رفتن ہم آغوشی ست ایدوست  
 چہ بسند نو جوانی جان بجانے  
 جمالے دید کز حورو پری بیش  
 تعالے اللہ چہ فیاض است و ادار  
 بدر و خویش صادق یافت اورا  
 بہ کستہ مرغ دل در دام ہوش  
 ز دین بگزشت و بابت بست پیمان  
 چو عشق بت کسے راول نشین است  
 نزار و عشقیاتائید زین بہ

### ہمدین حکایت یا آمدہ

نمودہ صرف عمر خویش یاوہ

ز نے بدیوہ در شہرا آمدہ

بگرده خانه اش گشته او باش	بنام چشمه شد در جهان فیض
باو باشی از ان مجبور چه لاک	زاو باشان جوانی بود بیباک
جوان هم گشت زین انعام خور سندن	دل آن بیوه شد با آن جوان بند
ز خود با پرده ناموس دادند	بیکدیگر گنار و بوس دادند
بهار وصل را هر گونه می دید	زین از فرخندگی در خود بگنید
نمی کردی بد چون مرده لگو	کمی نیلوفر او نیش ز نبور
ز عشرت رنگ حسرت می زد و زود	پرتینوال عشرت می نمودند
نصیحت کرد بوزن کاسی به فعال	کس از هم ساکنان چون دید این حال
ازین بگریز و گفتا رم نگه دار	نه آخر در فرخ است انجام این کار
ز حال مغفرت آگه شوی تو	چو کردی تو بکن تاره روی تو
بگفتا رخرد که می شود رام	چو آنجا عشق دل را داد آرام
بدو پرسید کای اهل درایت	زن از ناصح چو بشنید این حکایت
کجا خواهد شد آن یارم عیان کن	چو بسایم در فرخ است اما بیان کن
سر انباشت همین است آتش دود	بگفت او نی سرد و فرخ رود زود
جواب تقریبین کو چون گهر گشت	زن از قول نصیحت گونه اش گشت

چو دوزخ مسکن آن یار باشد  
 بدوزخ گریسام آن جنان است  
 مرا از دوزخ و جنت نه کارے  
 چرا او گردوزخم گزیر شتم  
 چو دوزخ جاے وصل گشت امیدت  
 چو رویانہ باو ہم کنارم  
 امید و بیم از خود کرده ام دور  
 مکن غیبم کہ من با دوستم  
 منم آنجا کہ آنجا خیر و نیرت  
 وصال دوست میدارم در آغوش  
 دلے کہ عشق جانان درو مند است  
 دلے کہ عشق جانان چون شود گم  
 نہ دین و اندازد مذہب و کیش  
 چو آن شوریدہ در حسن جوانے  
 پیش قامت آن سر و آزاو

مرا خود جنت دیدار باشد  
 بر من در سر آن نوجوان است  
 ہمین دامنم کہ با با شتم بہ یارے  
 باو در کعبہ ام گزیر شتم  
 دلم را خواہش جنت نہ نیکو ست  
 بہ از سمورہ کا بنجامست یارم  
 چو با او بیرونم نور علی نور  
 کنون بگزیر کہ ہستم ہمہ ہستم  
 بغیر از عشق میل در گنیت  
 جان مو غطت باو سیت در گوش  
 نصیحت بر سر نوزش پسند است  
 نہ جنت می شمارد نے جسم  
 بجز نہ مقصود کو خود کرد و پیش  
 بدیدہ بے نشان را در نشانے  
 بان بندگان سے بود و نشاد

ہرگز نہیں وصل گشت  
 ہرگز نہیں با دوستم  
 ہرگز نہیں در آغوش  
 ہرگز نہیں در گنیت  
 ہرگز نہیں در گوش  
 ہرگز نہیں پسند است  
 ہرگز نہیں جسم  
 ہرگز نہیں مقصود کو خود کرد و پیش  
 ہرگز نہیں در نشانے  
 ہرگز نہیں بان بندگان سے بود و نشاد

ز جشش دیدہ ہار انور میداد  
 گئے مفتون آسب پر می بود  
 بخراب ابروے آن دلربائے  
 نمودے سینہ را بہر دم شانہ  
 ز چشمش گرز جان نو میدی بود  
 گئے برہندوش میبخت ایمان  
 گئے شایدہ انعام میداد  
 اگرچہ حجر جانسوز است فی الاصل  
 کہ امین دیدہ کو از دیدن خورشید  
 بغمید این سخن کو کہ سینہ ریش است  
 گئے در پیچ زلف چون شبتار  
 گئے بخت خود میگردنارے  
 ز گلزارش جو بلبل داشت ثیون  
 بہ عشاقان خوش آن وقت خوش آنروز  
 ندانم کے رسد فرخندہ آنے

بدل از سخن سوزہ اش ناسور میداد  
 ز ہوش خویش تن زاندم بر می بود  
 پیلے سائے عاشق و مانے  
 بہ پیش زگرس ناوک زبانہ  
 ز عاشق ز ندہ جاوید می بود  
 گئے بچہ ہوش بودے مسلمان  
 ز بالایش کشیدے گاہ فریاد  
 نمک دیگر زخمی منی وصل  
 نیگروند از بنیائی اسپید  
 کہ حیرانی بنزدیکان چو پیش است  
 نمودے کو چہ گردی عس و ار  
 کہ صدم ساخت عشق شاہ بازے  
 ز سر و شش طوق چون قمری گردون  
 کہ تیر عشق جانان شد بگردون  
 کہ یا بہ عشقی ہم جان جانے

چنین میساخت هر دم قره العین  
 بصورت گرچه او خود بود مال  
 بے عشق مجازی هست پایه  
 بصورت بیکرک تا میتوانی  
 کجا معنی که بے صورت مر آرد  
 چه معنی رنگ از صورت گرفته  
 همه نور هست از من تا با هر  
 ندیم در کس میبچ اسمی  
 خصوص انسان در خلقت هست اولی  
 بر و اول بانسان عشق در باز  
 کلام قدسی اینجا گفت رحمن  
 چگونه تا چه گویم کمالش  
 شوازم دلیل من توانی  
 ولا عشق هم بر وار در دل  
 بعشق او عشق او نجات است

جمال جوهری را بے شک و شین  
 و لے صد معنی آنجا کرد حاصل  
 بدان عشق حقیقی کوست پایه  
 که این نیست از بحر معانی  
 کجا صورت که او معنی ندارد  
 ازین صورت بصورت عشق فرست  
 ولا هرگز نیستی در سیاهی  
 نه ظاهر بے در ظاهر یافت جسمی  
 اناسره شنائین گفت مولے  
 درین جوهر در جوش است کن باز  
 بشکل خویش آوردیم انسان  
 که مسجود ملائک شد جالش  
 فقیر یعنی راسی الله گر برانی  
 که او خود بوده است انسان کل  
 در و او از ما بران فرخنده دست

جان عشق حقیقی

بشوریدہ میکروئے نگاہ ہے	عسریض آن جو سہری ازانگا ہے
بدیگر نمر بان ازوئے نگاہ سل	نگہ بادگیران ازوئے تغافل
بدانند کو دین معنی رشید است	نگہ دزدین اینجا عین دید است
نحوشی دارد انداز مہکلم	تغافل ہست بر عاشق تر حرم

## حکایت فی المثل

مگر شنیدہ شباب و خبرین	بہ مجنون گفت شخصو کاے جنون بینر
بہ بیارے کہ دیدم ہچو سیلے	طلعمے پختہ است امروز لیلے
بہر کس میر سازد خوش معاشے	ز دست خویش یک یک کفچہ آشے
بہار جلوہ اش ہم فاش یابی	تو ہم روز نماز دستش آتش یابی
بسان اشک عشاقان دو دیدہ	چو قیس این قصہ نیکو شنیدہ
بگرد ماہ و بردستے پیالہ	رسیدہ پیش لیلے ہچو حالہ
شد می زانعام لیلے آن ہمہ پر	چو ہر کس کا سہ میکروئے فواتر
کہ تا یا بد ز بخشش خود نوالہ	نمودہ قیس ہم پیشش پیالہ
شکستہ کا سہ اش آن سر آرزو	چو آنجا حسن بیدروست و بیداد

بهوش آمد جنون در جان مجنون  
 متعافل گز محبوبان نبودے  
 تعافل فی الحقیقت هست تسلیم  
 چو آرزو عشق اندر جان تعافل  
 فحاصل حب لوہ جو ہر فرونشے  
 نگاہے بر جبال یا رسیک و  
 بجز نزاری می نباشد کار بلیل  
 بر نینوال دیدے رنگ و رویش  
 ولے چون شب شدی آن نوجوانے  
 چو خود در روز تابان بر دکان بود  
 چگویم حال آن شوریدہ درویش  
 چو بودے روز بر دکان رسید  
 شدے شب چون جوان در خانہ رفتے  
 نباشد امتی را بیچ تر بر  
 بشب از ہجر او قیاب بودے

دو بالا گشت عشق آن مجنون  
 بعاشق شورنشے در جان ہودے  
 کہ قلب عاشقان گرد و سرہ سیم  
 تعافل چون کس نم زین یا تعافل  
 در آن شوریدہ می آورد جو نشے  
 ز سینہ نالہ را تکرار سیکر و  
 پبیسند ورنہ بی بند جلوہ گل  
 معطر سائتے جازاز بویش  
 بسوے خانہ رفتے از موکانے  
 بشب در مغرب خانہ نہان بود  
 بان عشقیامے بود دلش  
 شبش را صبح صادق بر رسید  
 تو گوئی جان آن دیوانہ رفتے  
 چو در ماہی رود یونش میبیر  
 بر روز از لعل او سیراب بودے

<p>بشبه افروغ آه و فغانی          پیای کس حلت کوفت جانش          زدود آو شب رازنگ دادی          که عالم بود در استغراق          نمودی عندیش بس سیر گزار          مگر چشمش شد صطلاب چون          مسلمان از جفاے ناسلمان</p>	<p>بروز از دیدنش مییافت جانے          نبود آن ناله و آه و فغانش          دلش چون ناله را آهنگ دادی          چنان از سینه کرد آه جانگاه          بروز اندر حال حبلو یار          چو بودی شب زد تو آره خون          بر میان روز و شب میبود حیران</p>
--	--

### آز رده شدن خوشیان آنجوان و فقیر اجمیله در وریا از خستن

<p>ز مهر کینات جانان شاه          ز مجنون کوخجند آباد کردی          ز تخمینای تو فرهاد جان تافت          بواقی هر چه بود آن بود از تو          سرو کار ز لیماسود تست          بعشاقان نی از آموز پستی</p>	<p>بیای عشق تا گویم فساد          به لیلی حسنا ادا کردی          ز شیرین کاریت خسرو بدون یافت          بعد از رنگها فسز و داز تو          جمال یوسف از فرموده تست          به سرویان تو ناز آموز پستی</p>
---	---

ز دست این عاشق و معشوق پیدا  
 نئی پیدا و سله پیدا است کارت  
 غرض چون حال شوریده هم شد  
 ز معشوقی چو شهرت یافت آن ماه  
 بخویشان نیز این افسانه شد فاش  
 همه کس یکدیگر کردند افسوس  
 نخل خود هم شد از خاص و ز عام  
 همان بست که این آشوب پرداز  
 باند و در ~~را~~ خود نشسته  
 فحاصل هر چه گفتند آن همان شد  
 بقید آمد خرامان سرو آزاد  
 پسر را مادرش در خانه کرده  
 برادر هم پدر کرد و ز قید  
 زمانه هم بدون نگذاشته  
 چو ساز و شمع از خانه بس کن

گل و بلبل ز تو گشته هویدا  
 ز وقت عالم گشتت بهت غارت  
 بیان عشق او چون در بدر شد  
 پدر هم مادرش گشتند آگاه  
 که بر نو باوه عاشق گشته او باش  
 که اکنون سیر و از دست ناموس  
 بخویش و قهر با باشیم بد نام  
 بدون نماید ز خانه هیچ باز  
 در ~~ر~~ بخویش و بر بیگانه بسته  
 پرسی دیشبه خانه اش نهان شد  
 شده خود صید کوب و دست صیاد  
 نهان از چشم آن دیوانه کرده  
 که تا رویش نه بسند عمر زید  
 بزرگ همچو گوهر داشتند  
 چگویم حالت پدر وانه راسن

<p>         نباشد نوره را از هستی امید          نیامد بر دوکان مهر دل افروز          خرامان بر سر دوکان نیامد          شده آشفته تر آن زار و لبر          ز حجب گل فغان زو طبل او          ز ناخن سینه را گل لاله می کرد          پیای می رسید تا بعیوق          که با سنگ است عاشق را سر و کار          بشب از شعله می افروخت شب روز          فقیر افتاد آنجا سوگوار          خلیه خارسان بازار بازار          ز سر پامی نمودی پای از سر          بسا محاله و یک بد آله          بسیرت دیو در صورت فرشته          بجای خشک گوئی ناز تابان       </p>	<p>         اگر نچسبان شود در ابر خورشید          بر بنیوال چون بگذشت یک روز          گزشته روز چون آن جان نیامد          ندید آشفته چون دیدار و لبر          دو چندان گشت شور و در دل او          بسان رعد هر دم ناله می کرد          فغان سینه اش از جوهر معشوق          ز دوی برنگ سر آن عاشق زار          زد و آه شب می ساخت بر روز          هر بازاریان در کار و بار          ندیده یار در صحن بازار          بدنیان در غم آن شوخ و لبر          رسیده همایین یک پیرزاده          سراپا کرد از زور سرشته          بسیرت فقیر آه شتابان       </p>
---	--

مگر نشیندہ بیوشس کنون  
 چہ گویم تا چہ گویم بالو اسے رام  
 ز رنگ طعنہ در دریافت اوہ  
 کہ آگاہت کنم از کار و بارت  
 بلائے بر بلائے وید بر جان  
 زمانے سحر سم شوتا بس چون  
 چہ بجز است آنکہ بر وہ آن صنم را  
 کہ مویشس شورسینز و تا شریا  
 ز تیزی موج مویشس نو تہ بود  
 شکستہ میشد انداز نگاہ بویے  
 چو ماہی بے تکلف رفت و آب  
 نہ دریا بل سیریم یار دانست  
 مرکب شد عدم اندر بسطیے  
 تکلف بر طرف دم و دست دم زد  
 برہ جان جانہا گیر گیر بر گیر

بکفت اسے دل شدہ افتادہ چون  
 بیارت ماور او داد و شنام  
 ازین غیرت برفت از خانہ سادہ  
 مرا رسم آمدہ بر حال زارت  
 چو نشیند این سخن مرد پریشان  
 بکفت از زلال کاس از بہر بچون  
 بس بر تا آن لب جو این تم را  
 غرض رفتند ہر دو تا بدریا  
 بسان اشک عاشق تیز رو بود  
 خیال لگ زگر کر وے بران جوے  
 بید آن آشنا چون بحر متاب  
 وصال خویش در این کار دانست  
 فروشد بے تامل در محیطے  
 کہے کہ عشق جان را در عدم زد  
 ز جان وادن مشوامی دوست دل گیر

چو جان دادی چه جانها بر تو باشند	عشم جان از جان تو دوستند
عشم اینجا چه گویم شادی است	خرابی باعث آبادی است
خرابی گرداری این خرابی	ز سموری خمیر گرد نیابی
خران خود یک نوید نو بهار است	حصول بقیه را بریاق قرار است

رفتن زلال و نجویشان از غرق شدن عاشق نوید دادن

### واژین استماع فتاوان معشوقان را

ندانم چون دهم این قصه را دل	بیان عشق بس کار است مشکل
اویب عشق چون تسلیم گوید	نخست از تختات نامت نشوید
دگر تسلیم وصل یا هر دم	شومی بادوستی مجبور عشم
فماصل والا چون رفت در جو	شده فرخنده آن زال سید رو
برفت اندر سراک آن پزیراد	نجویش واقربایش مژده براد
که در جو غرق شد آن مرد شیدا	ز جان بگزشت و نامش نیست پیدا
چه و اند این سخن شمرنده عشق	نمیز زبان نیس روزنده عشق
شنیدند آن همه گشتند تازه	تو گوئی کرده هر یک رنگ غازه

فرستادند بر دوکان پسر را  
 پسر انقض بر دوکان رسیده  
 شده مشغول در جوهر نرسوشی  
 همه بازاریان را و دید بر کار  
 حیا نگذاشت تا پرسد که چون شد  
 نه در بازار دیده روی عاشق  
 دوسه روزی چو بگزشت تنه چون  
 چو آنجا حسن را با عشق کار است  
 چه باشد شمع گر پر وانه نبود  
 خریدار از نباشد یوننه کیست  
 بحسن و عشق نسبت از ازل شد  
 همه ملزوم و لازم هست ایدوست  
 جوان آخر پیر رسید از کس ایحال  
 بگفت آنکس مگر حاش نمانی  
 دوسه روز است کان شوریده تو

که تا بفروشد آن لعل گوهر را  
 کجا قالب که اکنون جان رسیده  
 فروشیدن نمود از تیر نرسوشی  
 ندید آن والده را در صحن بازار  
 ولیکن دل ازین اندوه خون شد  
 نه اندر شب شنیده موسی عاشق  
 ملامت بر جوان گردید از فزون  
 بسا پر وانه را شمع انتظار است  
 چه باشد حسن گردی وانه نبود  
 چو نبود عند سیب این رنگ گل حیات  
 بنز عارفان این مضر حل شد  
 بقدر آن فاو کردنی گفته است  
 چه شد آن عاشق شوریده احوال  
 تعالی الله کنون با من خیزدانی  
 بدریا غرق شد غم دیده تو

شنید آن سادہ چون فساد آلود  
 گرفت اور کہ امی گویندہ اکنون  
 شدہ استاد آن مہروزمانے  
 زیاد عشق اور سینه تفت شد  
 فرو شد و عمیق بحر پر جوش  
 جوان چون غرق شد و قہر دریا  
 بہان دم شد خبر بر بہر ہوش  
 غریب از شہسریان بر نہایت آدم  
 بدینیان قصہ ناگفتہ پیش بہ  
 چرخ ہم باد گیران شد بر سر او  
 ہمہ کس دم افگندند در آب  
 پس از دیرے زیارے تکاپوے  
 چہ بینند آنکہ بانازک میانے  
 سوے ساحل کشیدند از تیر آب  
 سرِ معشوق در آغوش آن بود

شده دیوانہ دیوانہ از وے  
 بسیا ہجرہ تا آن روئے جی خون  
 بران ساحل کہ عاشق داد جانے  
 بان قطرہ میان و صدف شد  
 گرفت آن کشتہ خود را در آغوش  
 شد از بسیندگان شش شور بر پا  
 کہ طفل جوہری افتادہ در بحر  
 نماندہ مردوزن در خانہ از غم  
 قیامت رفت گوئی بر کہ وے  
 چہ گویم از پر روز ماور او  
 فرود رفتند غواصانِ تیتاب  
 بدست آمد پس در قعر آن جوے  
 ہم آغوش است آن افسردہ جانے  
 تو گوئی یکیدگر بودند در خواب  
 لب آن ہر دو گو یا تو امان بود

بہر آن روزن الفصیح ہر کس  
 پنجگان رفت از غم کہ یکو

پریشان گشت آن مہجوز نیاں  
 با انبوه بر انبوه بودند  
 بدانسان بند شد عاشق بے شوق  
 چو آن خود رفته بود از خویش ایچور  
 غیب درآمد کہ ز بردوشش والہ  
 نہ بکشا و آن گرہ کرد نہیں ساز  
 غمی نیم کے بر سر زمینے  
 چو عشق انجامد کس را و پیوند  
 بلکہ ازل رفت است رشتہ  
 عجب زخمے کتیج عشق وارد  
 یکے گرد دو تن بر کن شکے را  
 کنون بگزولہ از یکہ گفتن  
 بیا القصہ بر آن قصہ کنون  
 چو بامعشوق آن عاشق شدہ بند  
 مجوہا گفتگوئے رفت بسیار

جوان و طفل ہم پیریں سال  
 زیارت بر شہیدان سینمودند  
 بزور کس نیگر وینساروق  
 ندانم رفته را چون می کنی دور  
 گرہ محکم از ان مشکین کلامہ  
 نہ گشتند آن جدا ہرگز و دو ساز  
 گر و بکشا یاد اجل المتینے  
 جدا ہرگز نگر دو از کس این بند  
 نیاز و جدا ہرگز فرشتہ  
 دو کس را بے تکلف یک نگارو  
 نہ تیغے کو دو تا ساز و یکے را  
 غمی زید بعشق این دانہ سفتن  
 کہ یادش میکند در سینہا خون  
 ز زور سچکس نکشا و پیوند  
 سنو و از ہون و مومن ز کفستار

مسلمان سئد گور و کفن گفت  
 چو آنجا مرده فارغ گشت از غیر  
 سفر جنّت نخواهد برده عشق  
 ز خیر و شر بیرون رفت استماش  
 پس انگلیش شاه عهد رفتند  
 پیش شمشاد لاهور آن لاش  
 که گفت آن شاه آخرین سخن را  
 بگور آزد آور و ند و رگور  
 ز گورے بلکه بود آن پرده غیب  
 محو تشبیه اول در گرفتند  
 دیگر تشبیه اول پایه باشد  
 چه خواهی جلوه متاب بینی  
 دلا اکنون چه گویم قصه را باز  
 بصورت کثرت آمد قصه من  
 رموز بخودی گفت تیم در هوش

بنود این سر دوش را سوختن گفت  
 بسعد انگن اسے جان خواه درویر  
 تو ابے ہم عدلبے مرده عشق  
 ز کفر اسلام بیرون است حالش  
 بیکدیگر ز جد و جد رفتند  
 بیرون آن همه با جنگ پر خاش  
 جد بودن ندیده آن دوش را  
 بنود ان در گزشتند از شر و شور  
 که رفتند از شهادت آن دو در عیب  
 پس آنکه در ختم تنزیه رفتند  
 بدان تنزیه خود کان پایه باشد  
 خود اول ترص او در آب بینی  
 که در جوش است جانم نشه راز  
 بعضی وحدت است این حصه من  
 بغمی گزے عرفان کنی نوش

<p>با جامم سپید است تفصیل  منفصل محل و مجمل مفصل  بداند سر که از خود با خبر است  سوا نظر سہر سوا الباطن تنائش  بجائے بلبل و گل گشت جائے  حقیقت فی الحقیقت است نیست</p>	<p>بتفصیل ہم اجمال است بے قیل  بیش رجزوان این نکتہ شد حل  شجر در تخم و تنہ سے در شجر است  ز وحدت سوے کثرت رفت ریش  خود او عاشق خود او شد دلہائے  بدانی گرترا عین البیقین است</p>
--	--

### گفتن قصہ را در سلوک و آوردن بعضی خیال

<p>زہر رنگے بد لہار نہ ہون شد  غلط قسمی مکن زہنار اید بوت  ازان شوریدہ وزان دلستانے  نایم شرح بر آمال سالک  کہ آتش دلم ممدوح بودہ  بدگان درون گشتہ نمودار  یقین دانی کہ آن انوار بو وند</p>	<p>بحکم آنکہ چون بچون بچون شد  بہر رنگے اگر گویم ہمہ اوست  کنون رنگ دگر دارم بیانے  کشم آواز را بر حال سالک  نبود آن دلستان بل روح بود  بجسم اے جان کنایت شد بازار  ذرو بعلے کہ پیش آن یار بودند</p>
---	--

خیالات است و حالات صفات است  
 بلے جزول کہ یاد این بشارت  
 بدل روہان بدل روہان بدل رو  
 بخانہ میر سیدے از دکانے  
 کہ دل از غلغلتش گردید بحسروح  
 رسید بر دکان چون عمر جاوید  
 دل از دیدار او منسروح بودہ  
 بنیان قبض و بطراہ سیدید  
 دل شوریدہ را نویسید کردند  
 ہمہ بوذند آن وسواس و خطرات  
 ہی آمد بر دل صدستِ نعم  
 خط را از ریاضتہا ہی رفت  
 کہ از کشتش بدریافت درویش  
 بوقتش امتحان می آید از دوست  
 نبود آن جلن وہی مقصود جان بود

خریداران کہ نعم وارولت است  
 ازان عاشق بل رفتہ اشارت  
 دلا یکدم ز رنگ آب و گل رو  
 شب بود آنکہ آن نازک میانے  
 جانفیس کافر بود بر روح  
 نبود آن روز کان تابندہ عورشید  
 نمایان جلوہ آئے روح بودہ  
 گمہ و رسم گاہے تفرقہ چید  
 نہ آن خویشان چو آزمایید کردند  
 دلابشنو کہ اکنون گویم این بات  
 ز نفسانی و شیطانی کہ ہر دم  
 کہ در جہرش پیایے نالہ میگفت  
 نبود آن نال اے جانم بیندیش  
 کسے کو بقیر از عشق مہر دست  
 پس آن زالے نبود آن امتحان بود

بعارف مینمایه مقصد دل  
 نیگر و بحق سازد رجوع  
 سراپا محو استغراق بودہ  
 ضرورت ہم کنارش میشوید روح  
 بنا سندان دل آن را فنائے  
 فناء فی الفناء آمد بدین پیش  
 انا گفتن دوران حالت رواست  
 بنزد اہل معنی کے بود شک  
 بقا بودہ ست بنگارے نکو روے  
 عروج و ہم نزول احو دست بزحون  
 کہ لایع فرقتم غیری سوائے  
 بد و باقی شدہ از خویش فانی  
 اذاتم الفقر فمواست اللہ  
 شو خود بین خدا میں شوزمانے  
 ز خود بینی خدا بینی است حاصل

بسزوم استخوان باریت شکل  
 خوش آن کز استخوان خوف و جوے  
 نبود آن بجز کیفیت ربودہ  
 بزاستغراق چون دل گشت مفتوح  
 غرض در روح چون یافت جہائے  
 فنا گردید از خود گشت بنجویش  
 فنا آنجا چو شد عین بقا ہست  
 شد اینجا روح و نفس و عقل و دل یک  
 بسا حل آمدن از قفس آن جوے  
 فنا رفتن بقا باز آمدن و ان  
 پس انگہ جہے او شد در روا بے  
 چکویم پیش ازین رفر نہانی  
 نامزد رہب را اینجا رہ رواہ  
 اگر خواہی کہ فسی این بیانی  
 خداوند کہ خود بین است واصل

ولے تاہستیت کوہست و پیش بکن این سنگ را از تیشہ ذکر غزیز مصر در بازار دل بین چو دل بین لعل بین باشی چنیکوست عیان گرد و جمال بے تامل	نہ بینی بان نہ بینی جلوہ خویش پس آنکہ در رسان اندیشہ فکر درخشان لعل در کمار دل بین شود معقول تو محسوس ای دوست کہ فی کلّی ہوا کلّی است بالکل
--	---

### در عذرتالیف و خاتمہ کتاب گوید

دلا این داستانہ گونہ گونہ شرار عشق در آشا زاناید چو عجز عشق در گفتار بودے بکا غدز نیاید نہ عشق چو آنجا عشق بر گوید فسانہ کے از گفتگویش سر بر آرد چہ باشی تو کہ از عشقتش زنی دم کنون بس کن درین را کے ندوی	از عشق دوست چون آری نمونہ بیانش بر لب گفتار ناید خرد و محفل او یار بودے درین صحرا نگر و دیشہ عشق تو گوئی میزند آتش زبانہ زبان آتشین چون شمع دارو فضولہا مکن در عشق اسے کم نہ اسے بلکہ یار اسے نہاری
--	--

<p>             دین رہ می نادر و راسے پیوند              بیان شیشہ و سنگت نماے              چو داری درد بر کن قیل و قال              معاذ اللہ زخو و گفتن ندانی              گزشتن از خودی خود معین راز              خودی کز بنجود می آید خدا نیست              پس آنکه گوے زین معنی بیانے              کہ بر جوش ندا اندر صدائے              خوش آن پیدا کہ خود گشته فراموش              تو از خود عشقی قامی باش اہکم              ازان آتش رخ مشیت شرر ریز              سمندر مشربان را وہ بہارے              رو لیف شعلہ مانند نور روز              باغچہ چون نشا نغم باغ آتش              دگر خود کیت تاز گلشن سنجید           </p>	<p>             انہیں راسے کہ داری لب فرو بند              بلے این درو راتنگ است یار اسے              ز بید روی مزین و عشق مناسے              بجز بنجود و نگوید این معانی              ز خود تا بنجود می راہ دراز بہت              خودی کز خود بود آن خود نامیست              فحاصل از خودی بجز ز مانے              چونے از بنجود می زن پردہ ہائے              خوش آن گو یا کہ از خوش است خاموش              ز خود کیو شو و در عشق زن دم              تگا پوے تگ و دو ساز بر جیسر              ریاض سم تازہ کن زین لالہ زاری              بی نشان آنچہ در جانب شو و سوز              ولے در حیرت تم زین داغ آتش              بسوزش چون من و مائی ننگبند           </p>
---	--

<p>دہم چون شعلہ را پیوند با نس          ز شور عشق بس راز و نیازے          بی بینی جلوہ ہاے این جویہ          بہ رنگے زیب رنگی کنی سور</p>	<p>ہمان بر تانم این گفتگو بس          دین ناگفتنی گفتیم رازے          چو داری عینک عرفان بیدہ          چو آنجا عینک عرفان دہنور</p>
---	---

## حکایت فی اسئل

<p>زہر کوی و درے جویاے بہرہ          دل آشفٹہ و جان نافریت کوب          ندانم کوی دل یا کویے در بود          کہ بنیم رنگہاے کیف و ہم کم          کم و کیفی ز جوش بزم کویف          میانش شمع و یک بازی گری بود          نمودی داشت بز نزدیک بر دور          چکویم رنگ اعیان دشت ماش          تلون سے نمودی بیشک و خمین</p>	<p>شبے سیرے نمودم در ہرہ          بہر سو کے ہمیر فتم پر آشوب          ز حیرت آنچنان دل بخیر بود          ببازار آدم لقصہ آن دم          نہ آن کیف و کم کو آور و حیف          بصمنش برودہ از چاوردے بود          صور ہارنگ رنگ از پر تو نور          چو دیدم آریہ دم از جالش          صور از علم می آورد بر عین</p>
--	--

شبے سیرے

ز علم و عین ہر دم داشت جو شے  
 عیان می ساخت ہر رنگے ز اعیان  
 ازین ہنگامہ تغیب کی نبودش  
 چو دیدم نیک نیک این قصہ را باز  
 گجا آن دیدہ تاہم بہارکش  
 تم نیک پر وہ دروے احمدی نور  
 صور ہائے دو عالم در سر بست  
 عجب ناویدہ بکشائے دیدہ  
 ندانم پیش ازین گفتن عبارت  
 ازین پس ختم گشتہ نامہ من  
 تہ رے رفز گفتن بود مارا  
 بگفتہم چہ نزد گم گفتنی بود  
 عروض و قافیہ کرد سفینہ  
 عروض و قافیہ جزو خرد نیست  
 زند ہر دم سرور عشق این فال

ضرورت نار و آن لفظ ہوشے  
 ولے خود بود آآن سماکان  
 کم و بیشے تبصیرے نبودش  
 بشخص ماہویداہست این راز  
 زجان خویشتن باشم شارش  
 تو از خود عشقیہا چون می روی دور  
 بہال و ہوش کم در بر بست  
 کہ این ہنگامہ دست از سیدہ  
 بہاقل است تکفیہ الاشارت  
 و گرفتن ندانہ خاصہ من  
 نہ یارائے نہفتن بود مارا  
 کنون گردان قلم اے عشقیہازو  
 نیابی بزتابی دل نہ کی نہ  
 چو عشق انجا تمیزے نیک و بد نیست  
 کہ فقر است لایب بہر حال

خرواز عشق بس اندوهناک است	جهان پاکست گرض کم چه پاک است
خمی یا بجز سرو با عشق همش در	چه جا را الحق ز بهق الباطل اسے یار
فخائل این بیاض باز عشق است	ترو تازه ریاض باز عشق است
نه بیند جلوه اش جز بلبل عشق	که پیدا نیست دروس جز گل عشق
خدایا تازه کن مردم بهارش	بحق احمد اولاد و یارش



A decorative border with intricate floral and scrollwork patterns, framing the central text. The border is composed of repeating motifs of leaves, flowers, and scrolls, creating a rich, textured frame.

# رسالہ سوال و جواب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عصمت پناہ ہے کہ بریفیم و ادراک را سطوت جلال او کہ اختہ ان اللہ غیبی  
 عین العالمین شوکت و تنگاہ ہے کہ در بلدہ جسم سریر دل را تنگاہ خود پر خمت  
 قلب المؤمن عن رب اللہ تعالیٰ احسنت امتباہ ہے کہ شہرتن را با جلوہ جان آبا و خمت  
 لغت فیو من شروعی سلطنت جاہے کہ کار فرمائی راے و خرد را بر اے اہتمام  
 سمورہ جہد باختہ ان لعا علی کل مہمی قدیں طرہ نشاہے کہ استیاز لذائم کون نعمائ  
 لون لون را در کام نفس انداختہ کلوا و اشربوا و اعلموا ایضا الذائق اینکہ در بیان آمد

همه اطوار اوست جل شانم ویر و زکرت زوحدت بود امر و زوحدت در کثرت است

در مقام خار و در جائے چو گل ❖ در مقام سرکه در جائیت تل و لمو لقمه

په بزم جان که کس قیل و قال میدارد و ذکر بکلمه دل شور حال میدارد

یقین بدان و اگر غمخیزت زین همه اطوار هم او جواب کند هم سوال میدارد

آرے شوریدگان باو دیر فراق و کما ز غایت اضطراب با زمین و آسمان سوالها کرده اند

وا ز نهایت پیچ و تاب با جنبیده و آرمیده و غمناک پرسیده اند بمجنون ز سپهر در کما کیت

با ماه و ستاره در حکایت ❖ فی الحقیقه اوست عگم بر صورت مجنون بر آمد ❖

که از طم عشق و طلب و اضطراب برد لعلے شان نمود اگر گشته می برد و صحبت

ان اعرف مراد و زنه کوا اهل بیت این صف مراد میاید اوست و آسودگان سریم

وصال و رسیدگان منخل جمال چون بنجو و بنجو در اهریافتند و جوش انا الحق زودند

و عجیب مشکل و کشاینده عقده لاهل شدند بے تکلف هموارست عگم و کسوت

لیله فرود شد ❖ و فی افسسکوا افلا تبصرون در بصیرت آمده شخصی را و یدیم

که تنها زومی باخت و دست راست با دست چپ مقابله نموده کعبتبر می انداخت

پس به بین که مات شوند و بازی بر بنده کیت در یاب در یاب همه محبت به محبت

باز محبوب است ❖ مگر مگر که چنین جلوه بر عجب خوب است ❖ مردمان لازمه استیانی

انہام این حال را نمی فهمند پری و دیو که بر آدمی می رسند کار فراموشی میکنند و آن آدمی از میان  
 سیر و دو تاثیر الهی و جلوہ کل یوہ ہونی شأن را سزا کند سبحان ذی الملک و الملکوت  
 صاحب دلے معنی این فقرہ کہ ذی الملک و الملکوت و روح انسان منسوب ساختہ چنانچہ  
 فرمودہ است شمعہ این فراز و پستی و امان بدین صفت کہ ہستی تو بودی عکس معبود  
 ملائکہ و ازان گشتی تو سجود ملائکہ و بود از ہر شئی پیش تو جانے و زود دستہ با تو رسیانے  
 ازان گشتند امرت را سخن کہ ذات ہر یکے دست مضر و جہان عقل و جان سرایہ نیست  
 زمین و آسمان پیرایہ نیست و طبیعی تو چہ تو در نہراست و ارادوی برتر از حضور شمار است  
 و این تاج بر سر مبارک حضرت محمد مصطفیٰ منور و منجلی است انا محمد بلا ميم و من  
 ستر آئی فقد سرائی الخ و گوواہ شاہد حال اوست صلے اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و صحابہ معین  
 آنا بعد میگویہ فقیر حقیر برکت اللہ کہ از مدتے اسولہ چند در خاطر جایافتہ بود و سیامان  
 وارد و صادر نیز ہستند احوال حقائق کہ معانی آن جز دل آگاہ نتواند ہمید و میان آورد و چون  
 از کرم کریم و لطف عیم جلوہ بے یلغ و بے یسیر و ذود آمدہ و کلامک سع توئی سر بر آوردہ و  
 ہم رنج و ہندہ و شفا ہم ہم درد و ہندہ و دوام ہم دل با جوہ آن سبر از خست  
 درین چند اوراق یافتہ سوال و جواب نام ساختہ ساز ہر مقدمہ و پردہ ہر گفتگو را  
 بر سنی سلوک کشیدہ و نوزختہ و اللہ الموفق و المعین سوال این گفتگو ہستہ

کہ مروان باخود ہاسکا برہ وازند کے سنی است وکے رخصتی ویکر خارجی یکے شیعہ و سہر کے  
 بجائے میرو وازد لائل بطرفے راہے میگردد و انچہ صدق و راستی و راہ مستقیم است  
 سہر کہ ام ازینہا محمول میتوان کرد جواب این عاجز بکتب عقائد و مذہب آگاہی ندارد  
 و گاہے جز کشی نکرده کہ ازان مجیب شود لیکن بوجہی کہ دل ازینا ز مندی حاصل کرده و بران  
 مستقیم است نیت کہ سہر چہا ریا کبار ایمان ب حضرت سرور سالار کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 آورند و سلمان شدند و ہمہ اوضاع و اطوار او و زو ثبوت نمودند پس بیان از راہ حقیقت  
 مگر ذات او صلی اللہ علیہ وسلم حکم فتاویٰ السنن قول ہے ہے مجنون پیش لیلی خود راقیت  
 پس چنین کسان اگر از میان روند عجیب مدار جز و اثر شو بے جز شو المقصود صدق محمد مجرب نیت  
 از اصدیق اکبر گویند و عدل محمد صورت گرفته از اعم خوانند و حیاے محمد تشخیص با یقہ آنرا  
 عثمان نامند و جود و علم محمد و جلوه آمدہ آنرا علی دانش پس فی الحقیقہ اوست کہ چہا صفت  
 نمودار گشت تہ چہا کہ پیش ازین این سہر چہا چنین نبودند تا آنکہ ایمان آورند انکون ہر آنکہ نفرت  
 کردن یکے ازینہا نفرت از دست و نفرت او نفرت از خدا است و آن کفرست و یکے شہنہ  
 صدق و عدل و حیا و علم ازین سہر چہا صفت اگر یکے گزار می انسان نباشی سہر کہ صدق  
 گزار و آدمی نتوان گفت اگر عدل را گزارید بیچ نیت و اگر حیا گزارد و اسے بزند کافی او و اگر  
 علم گزارد و حیوان است و دیگر شہنہ صاحبان کد ارشاد تصور و مراقبہ کردہ اند گویند و چشم

و بینی و دوہان را پچہار کتاب و چہار فرشتہ خصوصاً پچہار یار کبار نسبت دادہ اند  
 باید دید کہ اگر در حالت شغل چشم را گزارد کہ در دل است و گوش را گزارد در دل را  
 اگر ساختن است و دوہان را گزارد شستن زبان دل گنگ کردن است و بینی موقوف  
 نمودن مشام دل را از ان ریاضین محروم داشتن است پس معلوم شد کہ چہ از راہ گفتگو  
 ظاہر کردہ شد خواہند چہ از راہ جستجوے باطن کہ مشرب نامند احکامے و اگر اسے  
 و محمد لغتے گنجائی نمی باید اصحابی کالہجیم یا یہو اقتدایم اھتدیتھو این یا گان ان  
 ماہ اند کہ از آفتاب حقیقی خورشندگی یافتہ است جب جویم ز کجا تا کجا را ہے یافتہ  
 جلوہ ہر ستارہ وزان ما ہے یافتہ وصلو علیہ والہ واصحابہ اجمعین  
 علی از وہی آمدہ سوال کرد کہ معنی این عبارت کہ قول حضرت علی است کرم اللہ وجہہ  
 بیان کن الا سلام بین الشیفین الذکر بین الذکر بین الذنوب بین  
 الذنوبین ہر چند انکسار کردم رہائی نداد بصورت بر قدر طاقت بہ جواب  
 ملتزم شدم الا سلام بین الشیفین اسلام یعنی سلامت بودن وان غیر است  
 و تاکہ غیر است اسلام حقیقی نیست پس اسلام حقیقی میان دو تیغ است و مراد از دو تیغ  
 تعلق کونین است و حدیث ہم برین موید است کہ طالب دنیا و عقبے را منونت و منونت  
 لغتہ و آنکہ اسلام پاک یعنی حق را خواستہ این ہر دو را قطع کردہ اورا طالب

المولیٰ مذکور فرموده و این مرتبه را تجرید و تقریر خوانند الذکر بین الذکرین قول اہل کمال است  
 کہ ذکر آنرا کہ نفی خویش و اثبات حق نکند ذکر او فی الحقیقتہ درست نیست و بجائے نمیرسانند  
 پس میان این دو ذکر کہ نفی خود و اثبات اوست ذکر عجیب است کہ رفتہ رفتہ مذکور  
 میسازد چنین ذکر را آہ صد آہ سہ ماہی استی تست با تو در پوست چہ ہی ہونہ ترا حکایت اوست  
 الذکر بین الذکرین بلیدہ نیست کہ خود را نفی نساختن و اثبات حق نکردن بین  
 دو گناہ است مالک را گناہی است کہ بیع کبیرہ برابری آن ترا مذکورہ و رجوع و صل منعمل  
 سستی خود مچہ نخلت کہ ام روز خرابم نمیکند چہ المقصود معنی توان چنین کہ کم اللہ وجہ  
 کہ است ز سرہ کہ در بیان آرد و چہ طاقت اوراک را کہ با تفسار نشاید لیکن بحسب ذہن خود  
 آنچه نوشتہ نوع مناسبے دارد و ازان الفاظ ای معنی می خیزد و مطابق طور و مذاکات  
 راہ کہ از اعلیٰ تا ادنیٰ متفق بر نفی خویش و اثبات حق اند و سالکان ازان مامور شدہ اند  
 تطبیقے دارد و اللہ یهدی الی سبیل الرشاد سوال معنی الودکیر الی سبیل  
 چہ باشد جواب آدمی از آدمی است و حیوان از حیوان آہوا از آہوشیہ از شتیہ چاہے  
 تشنیدہ ام کہ از شیر رو باہ و از رو باہ شیر پیدا شود معنی نخست اگر دیگر آرزو است  
 با اہل علم پرسنے نے ترجمہ اش چنین است کہ اعیان ثابتہ با عالم شمال و رخورد و پیوند  
 گرفت ازان نتیجہ ہم رسید کہ انسان میگویند و اسرارے کہ دارد از سبب نادانی

محرم آن نیست مگر آنکه بر جوع باصل خود کند و آنرا که باصل رسیده اند انما سیرا لیبیحو  
 را فهمیده اند و ارشاد نموده اند خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ و آدم را بر بنو نه خویش آفریدیم  
 این دلائل بر سر لایبه موید و موجود است صاحب دل بر همین معنی در جوش مستی فرموده  
 مادری و دارم که او جنت خدایت چه من ازان ماور ز نار آزاده ام چه لیکن چه صل  
 بر خود لقب از جوحس کردی چه حیوان در قیاس کردی چه سوال  
 شرح النَّاسِ بِاللِّبَاسِ باز گو جواب مدعا ظاهر است چه گویم و حقایق او  
 اینست انسان که نام گرفته بسبب لبس یعنی خلقت و تعیین که در رو گنجائی یافته و پنهان  
 شده و گرنه در اصل حق است در باللباس بار سببیه توان گفت  
 اگر تجلی خاص خواهی صورت انسان بسین چه شخص را بشناسی که هم اول و هم آخر است  
 لمؤلفه بنام آنکه از سر زینب و کیش چه لباس تازه وارد و در بن خویش چه نماند بر پرده  
 در پرده عیان شد چه بزید و عمر نامید و جهان شد لمؤلفه هایدون قطره ام کج بود ام  
 و صفم نیدانی چه که از خم خانه سیر کرده ام در کشور مینا چه سوال حضرت  
 ابراهیم او هم با چند اولیا بر کوه نشسته بودند تو را الله رد و حقه کی ازان گفت  
 که ولی کر امیگونه فرمود که اگر کوه را گوید که روان شو روان شود و هم درین کوه از جا  
 بجنبید و روان شد فرمود که بر جا باش من بر تو مثل منیزم حکم نیکنم آخر کوه بر جانبا

این یافته نمی شود بیان کن هر چند از کرامت اولیا بعیدیت لیکن وسیله بسیار  
 تا فمیده شود آدمی ضعیف را کجا طاقت که کوه بشکوه را جنبش دهد جواب آنجا که وجود  
 است اسکان جزو هم و خیال میش نیست پس هم و خیال را دور ساختن چه قدر کار است  
 این فرقه که عین ذات انزلیکن در نظر ایشان وجودی ندارد و اگر وار و از آن ایشان است  
 چنانچه قول حضرت جنید است علیه الرحمة که تمام عالم بنده من است و آفتاب را هفت  
 پاس باز داشتن از غروب که مشهور از شاه شرف بو علی قلندر است رتبه الله علیه از همین قبیل  
 باید فمید و این فرد فرموده است که گرشبه دست و در وصل تو از غایت شوق \*  
 تا قیامت نشود صبح دیدن ندیم چه تئیلش تو خیال را صورت بستن و نشاندن  
 و دور ساختن و آفتاب حاضر و غائب کردن چنانچه در هر شبه به بود است همچنان ممکنات  
 پیش رسیدگان نوات است گفتیم چه بود عالم و آدم گفتا چه فانوس خیالی و چراغ در  
 سوال اهل کمال میگونی که همه حق است غیر نیست و این فرد هم مشهور بنوعی  
 است که بیزارم از ان گفته خدائی که تو داری چه هر لحظه مرا تازه خدائی دگر است \*  
 و در خصوص هم فرموده الحق محسوس و الخلق معقول این فمیده میشود و اگر بیان  
 واقع است من چرخ خود را غیر می بایم و اگر آن احوال را غلط گویم پس چنین کسان غلطی  
 کردن که است زهره باید که در شرح آری جواب اینچنین جلوه را شامبه کردن

نه کار چشم سر است بلکه دید و جان من باید در بیان نمی آید المقصود ذات و ریا که همه آب است  
 و موج صفات و تعیین اوست اگر فی الحقیقه نگری موج هم آب است اگر چه موج است  
 ہے ہے ۵ اسے موج ز آب کے جدائی داری ۶ دانی اولیٰ و گرنہ دانی اولیٰ ۷  
 ۵ بھیر من می باید اینجاموج بینی کار نیست ۶ گر چه موج از آب دریا بچکر اغیار نیست ۷  
 دیگر شنو سیاهی ذات است و حروف صفات و سے و این صفات رانا کجا شرح  
 وہم کہ الفاظ عربی و پارسی و ہندی و دیگر تمام از و دونو آمدہ چون بسیاری  
 نظر کنی ہمہ ذات است و اگر بچروف نگری ہمہ اغیار خیر و از خیر و ازین ہم آسان گویم مثلاً  
 مسافرے آمد و نشست کہ دل رایج بسوے او الفستے نشد بعد ویرا نظر مار کرد کہ من  
 فلان و فلانے آنکہ جان و دل شتاق و منتظر او بود ہمان زمان برسہ نشاند و خدہ ہما  
 کردند باید دید کہ ہمان ذات واحد بود بیگانگی و نادانی و حشت آورد و بیگانگی و دیگرنگی  
 الفت بخشید ۵ آب نیل است و تقبلی خون نمود ۶ سبطیان را خون نبود و آب بود ۷  
 آہ صد آہ این وہم و نپدار آشنارایگانہ ساختہ و ضلالت انداختہ نقل است کہ بچ شیر  
 در دشت افتادہ بود و شبان آوردہ در درہ میشان پرورید و دام ہمراہ میشان بچراگاہ  
 می برو و شیر میداورد و ز شیر از پیشہ آمد گو سپندان گرنختند بچہ ستادہ مانند آن  
 شیرازان بچہ پر سپید کہ تو کیستی گفت کہ من میشم او گفت کہ فلط می گئی تو شیر می آن

بچه گفت که چه طور شیرم گفتم بیا همراه من پس بر در لب آب دریا و اینجا برابر استاده  
 کرده عکس او و عکس خود آب نمود و گفت بشناس که من و تو یک شکل و صورتم چون دید  
 بشناخت و راه صحرا گرفت و شیر شد و شیر بیدارے تجرد بوده گردن فراز بگردن شیرے  
 نه زین و نه لجام انداختی چه پس بدان که فی الواقع شیر بود و اندیازند گروهم او  
 میش ساخته بود و آنم دست هست اگر چه نادرست من فهم فهم نه بر غلط فهم که وهم  
 و پندار را بد گفتم و هم نعمتے است عظمی که دوئی ثابت کرده قول فاحشیت از اعرف را  
 سر انجام داده سر بجان واضطراب کشیده رنگها افزوده چنانچه در زینتہ الارواح  
 مندرج است هر که دوئی رانداست یگانگی را شناخت اگر چه معنی این قول دیگر است اینجا  
 موافق مذکور باید فهمید و فی الواقع اگر دوئی نمی بود این شور و اضطراب نمودار نمی گشت صحرا نورد  
 و دشت پیمانی که میگرد و کوه بخداز مجنون آباد نمی باشد و بر بے ستون تیشه فرماد شیر سیر  
 بر همین حال حضرت شبلی علیه الرحمۃ فرموده اللّٰهُمَّ احْشُرْنِيْ عَمِيَانًا کہ در آنوقت هم اضطراب  
 و اشتیاق باقی باشد فافهم حیف صدحیف که این حرمان زده نفس گم کرده که بولف  
 این عبارت است نه شور بجزار و دونه جلوه وصل از سر و محروم است سح کنده و دوزخ  
 نه نمال بهشت چه لیکن ازین وسیله که همواره نقال سخنان بزرگان و حاکی قول صاحبان  
 میباشد البته بجائے خواہر رسید و بجائے خواہر پیوست انشاء اللہ تعالیٰ

عَنْ مَنْ نَشَأَ وَمَنْ لَمْ يَنْشَأْ لَمْ يَنْشَأْ كَيْدًا وَخَيْرًا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سَوَال

الْعِلْمُ حِجَابٌ أَكْبَرُ عِلْمِ رَاحِطٍ طَوْرٍ حِجَابٌ بَایْكَفَتِ بَزْرْگِ فَرْوَدِهْ عِکَبِ عِلْمِ تَوَانِ  
خَدَارِ شَنَاخْتِ ۴ وَفِي تَقْدِيمِ وَتَاخِرِیْنِ تَاوِیْنِ زَبَانِ بَرَسِ طَلَبِ عِلْمِ كَرْدِیْهِ أَنْدِ مِکْرُوْمَنِدِ  
وَحَدِيثِ هَمِ وَارِدِ شَدَهْ كَهْ أَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالْقَبْرِ جَوَابِ مَعْنَى احَادِيثِ  
بِئْسَانَ نَزولِ وَیَاقِفَةِ نِیْشُو دَنَائِدِ كَهْ اِیْنِ حَدِيثِ بَرَحَالِ مَبْتَدِیَانِ بَاشْدِ لِیْکِنِ مَفْهُومِ الْعِلْمِ  
حِجَابِ الْکَبْرِ نَزوْدِ عَارِفِ بَرِیْنِ نَوْعِ اسْتِ كَهْ عِلْمِ وَفَعْلُ دَانَسْتَنِ رَا سِیْگُوْنِیْدُوْدِ اسْتِ  
تَامِ غَلِّ وَا سَدِ رَاهِ اسْتِ اِیْنَجَا فَنَافِیِ الْفَنَامِیِ بَایْءِ اِکْرُوْمَنِدِ کَمَالِ کَمَالِ اَوَّلِیَا هَمِ وَاسْتِ وَا نَسْتِ بُوْدِنِ  
بِشْرُ اَنِنَا عَلَیْهِ هُوَ الرَّحْمَةُ بِرَبِّ بَعْیْ نَطَقِ وِ بَعْیْ سَمِعِ وِ بَعْیْ سَمِعَ سَمِیْدِهْ بُوْدِنِ  
کُوْیَا وِ شَنَا وِ بِیْنَ حَقِّ بُوْدِ اِیْشَانِ بُوْدِنَا فَرْوَدِنِدْ كَهْ اسْمِ کَا سَمِ الْاَعْظَمِ مِنْ اِیْنِ رَاهِ مَعْلُومِ  
شَدَهْ كَهْ عِلْمِ حِجَابِ الْکَبْرِ اسْتِ یَا لَیْتِ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَوْ یُحَلِّقُ مَعَهُ مُحَمَّدٌ كَسَ اَدْرِیْنِ بِرِمْ  
سَاغَرُ دَهِنْدِ چِ كَهْ دَارُوْیِ بَیْوِشِشِ دَرِ دَهِنْدِ عِ چِ كَشْتَمِ سَمْتِ لَا یَقِیْلُ نَقْلًا بِزَیْجِرِ وَکَشَاوِ  
بَعْنِ اَوْلَادِ اسْتِ اَوْ بِرِ سَمِیْدَانْدِ بَعْدِ اِزَانِ دَانَسْتَنِ مِنْ لَدُنَا عَلَمَا یَمْجِئُ هَمِ عِلْمِ حَقِّ دَرِ عِلْمِ  
صَوْنِیْ كَمِ شُوْدِنِ اِیْنِ خُصِ كَهْ اَبُوْ هَرِ دَمِ شُوْدِ چِ شَخْصِ سَوَالِ كَرْدِ كَهْ دَرِ حَالَتِ سَرْ وِ شَرَفِ  
وِ بَعْیِ اِخْتِیَارِ مِیْ غَالِبِ مِیْ شُوْدِ اِکْرِنْدِ كِنْدِ دَرِ جُكْرُونِ پَیْدَا مِیَا زُوْدِ اِگْرَ اَطْلَا كِنْدِ حِجَابِ عِلْمِ  
كَهْ بَعْضِ جَا مِجْمُوْعَهْ مَخَالَفَانِ هَمِ سَمِیْدِ سَدِ رَاهِ مِیْ كَرُوْدِ چِ بَایْءِ كَرُوْدِ جَوَابِ اَنَجَا كَرْمِیْ شَرَفِ

حجاب را کجائی نیست ع پخته مغز ان جنون را کے حیا زنجیر پاست و فی الواقع  
 در ابتدا رخال و شروع شوق خطہ امتیاز نمودار میشود ہ ہر جا کہ من و یا بہم باز  
 رسیدیم ہ از ہم بداندیش لب خویش گزیدیم ہ بے واسطہ گوش و زبان  
 از طرف چشم ہ بسیار سخن بود کہ گفتیم و شنیدیم ہ پس اگر آشنائست چہ اور بحر  
 بخوردی غوطہ زند کہ نہ در جگر خون است و نہ حجاب ہم نشینان ز بون وہ وہ ہ  
 چنان در خود فرو رفتیم کہ ہر دم ہ جنون پر سد چہ شد دیوانہ من ہ نہ خبر حال سجالی  
 می ماند و نہ اثر شوق و بے شوقی نمودار میگردد و صفائی محض است دیگرے سوال کرد  
 کہ در حالت شغل سالک چون در خود آید گاہ صورت نسا گاہ شکل امر و اور انوار  
 میگردد و این محمود است یا مذموم جواب باید دید کہ از دیدن آن اشکال دل اگر  
 بجانب عرفان می رود محمود است کہ مایت ربی بصورتہ الامار و بصورتہ النساء  
 بیان اوست و اگر خیالات شیطان سر بر میکند مذموم توان گفت لیکن صورت خود  
 دیدن از انما بہتر است نہ نفع ہ ہر چہ بنماید ہمیشہ و نیست ہ یعنی ہر چہ دید و  
 ہی آید و بقا سے نزار و پس چہ حاصل مرد باید کہ صاف رود و بلونے ازین الوان بند نشود  
 ز قمار مردان پیچ است در اینجا سالک نہ خلل عظیم است ازین تعین بر آمدن دشوار  
 اکثر کسان در نظر آمدہ اند کہ باین اشکال گرفتار و از کار صلی بیکار شدہ ہ ہ شدارے تا عکس ہستی

تو نماید و رکنه چه معبود تو خیال تو باشد هر آنکه چه بعضی کسان را باین مرتبه شکل سار  
 ظاهر و باطن پیدا گشته که خود را همان شکل متشکل یا قند و لباس و زین و زینان و آنچه لوازم  
 آنهاست پوشیدند و از مقصود باز ماند اگر مرد می کنند و ازین خلل برآیند جلو طالب باطن  
 نذر کردی ایند سوال **حَافِظُوا عَلٰی الصَّلٰوةِ وَ الصَّلٰوةُ تُوَلِّیْ تَفْسِیْرَ اَنْ مَفْسِرَکَ**  
 فرموده و اندا اهل باطن چه میگویند جواب **صلوة وسطی نزدیک ساکنان نماز قلب است**  
 که از اصلوایه داعی خوانند در اکل و شرب و خواب و بیداری و همه حال جاریست  
**وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ سُوِّدَاوَسْتَ اَیْهَ کَرِیْمِ الدِّیْنِ فِیْ صَلٰوةٍ تَهْوُوْا اَمُوْنَ** صلوة وقت  
 کارزاید نیست چه نماز داعی از عارفانست چه سوال نماز جماعت را ناید است و اگر کسی  
**صَحَّ الرُّکْبَانِ وَ نِیْرُ وَ حِثَّاتِ** و کتب فقهیهاست که یک نماز جماعت بهتر از هفتاد  
 نماز تنهایی است و مقدمه سلوک چه باید گفت جواب حواس را گرد آور و درون و متفق ساختن  
 جماعتی است عجیب ازان جماعت ظاهری که دل و انتشار و حواس بی اختیار است  
 باید دانست که آدمی را پنج چیز کمب میگویند چنانچه در کتب شغل مطهر است و خمسة قلوبیه  
 عالمی ماسور آتش و باد و آب و خاک و هوا و ازین پنج هر یک یک پنج چیز توابعان دارد  
 که جمله اصل و فرع هر پنج نیست پنج میشوند اگر این همه متفق شده بر کوع و سجد و آیند نماز جماعت  
 انجام باید چنانچه مطلع هند و می ازین فقیر است **ع** جب بس کیچه پنج بچیس چه

تب زوری چم کے مارک ملین بہا نوتی ایس : و نیز خضوع متن و حضور دل و شہود جان  
در میان است اکثر فقیران نماز جماعت و شبہا با عالم ارواح میگردانند و این ہم شدہ است و میشود  
کہ در مقام نبی و حاضرند و در بیت اللہ آمدہ ہم کجاعت داخل میشوند الحال یاران انصاف  
کنند و ہر جملتی ازینہا کہ نوشتہ شدہ پسندیدہ باشد و در ترجمہ و انرا کلام اللہ العزیز  
ثبت نمایند **سوال** کہ کہ خلق آدم علی صلوٰۃ چہ معنی دارد حق تعالی  
بیچون و بیچگون است و آدم بیچون و چگون نمودار است چہ طور این مقدمہ است **آیہ جواب**  
سوالے کہ کہ روی در صل غلط است کہ از تزییر سائل شدن و جواب از تشبیہ حکمتن  
مناسبتہ ندارد نہ نے آب بیخ میشود و تعیین میگردد مضائقہ نیست **نقل** روزے  
فاما عجب روزے کہ نہ روزے و نہ شبے برف را گفتہ کہ تو آب ہستی بجز و شماع این  
سخن سرفروماند چہ کہ لذت میدیند کفانی و گرم ولی زندیدہ بود بوجوب پیرواخت ہمہدیرین تاب  
آفتاب عشق نارا اللہ المتوقدۃ الی تطلع علی الافئدۃ و خشنگی کردہ دل بسگی اورا  
کہ دانشی و ادویافت انچہ یافت و دید انچہ دید آرسہ ہر کہ مانند جناب زقید خود است  
بے تکلف صاف میگویم کہ دریا میشود و المقصود اسم اللہ جامع جمیع صفات  
و مقام تعیین و از حدیث کہ تزییر محض است چہارم مرتبہ فروتر این مقام است کہ انچہ باسم اللہ  
موسوم شدہ این را وحدانیت می نامند و انسان ہم جامع جمیع صفات است بالقوۃ اگر

خود را بشکافد و آرزو طلب و عرفان بپرساند بالفعل هم باید آنچه که هست چنانچه بریدگان  
 سبحانی ما اعظم شانی تا بانا الحق گفته اند چرا که هر مرتبه که تو خواهی علو و نور و وحدت مملوست  
 و در بر هم که پیرو جوان خور و کلان هند و مسلمان است عزیز این انسان سایه ان شخص است  
 که وحدانیت نام دارد عاتقی فرموده علیه الرحمة بهشتی صحن گشته خانه امروزه مگر جوانان  
 بجز بر بام کردند پس لازم که آنچه در صل باشد در سج نیز نمودار گردد و در جنبش و حرکت  
 که در شخص است در سایه نیز پیدا و بویید است و کارکنان و جانبازان ازین سایه گزشته بر صل  
 قرار گرفته و جوش ع من خدایم من خدایم من خدا بزرده بلکه ازین هم فرته ذات محض شدند  
 رفت ز سحر و یک جمله صفات بشره آنکه همان ذات بود باز همان ذات شد  
 که در آن مقام تعیین را گنجائی نیست ع انجا اگر آله کبوتریم قاصیریم به آنها که سر سجده  
 وحدت فرو کنند و گریاد دست سینه خراشد وضو کنند و زیاده ازین گفتن طاقت نیست  
 ع کسی که الگین پرت پنائی به سوال جلوه محیی صلی الله علیه و سلم کولاً لفلک  
 خَلَقْتُ الْاَفْلاکَ وَالْاَظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ نعت اوست و آخر چون ظهور کرده بلیت  
 که اول نمودار میشد بعد از آن و اگر انبیا علیهم السلام جواب مستوری که تصویر  
 میسازد چندان تصویر با میشد چون تصویر مقصود میرسد پس میکند ازین راه خائیت انابت  
 شده چنانچه کاتب که شوق میکند و تته که حرف صاف می برآید ختم شوق میکند نم ننه بر از

که پارچه می فروشد اول چند تمان گزی می برد و آخر کار تمان قیمتی می نماید اگر اول آن قیمتی  
 نبود ارکند اعتباری و وقار بی پیش خریداران نیاید و این همه دیر آمد و محض انتظار نمی  
 مشتاقان جمال اوست صلی الله علیه و سلم خلوت آبی و حنمت آسمانی که از خلوت خان  
 بر طامی آید اول پیشکاران و توابعان و عمده داران و ارکان دولت می برآید بعد از آن  
 خود خرابان می شود پس موجب ظهور آخرت او نیست و اگر نرسد گونا اولیت و شست  
 که کُنْتُ نَبِيًّا وَاَدْرَبِينَ الْمَاءَ وَالطِّينَ تو وصل وجود آمدی از نخست به در گریه  
 موجود شد فریاد است چه سوال انبیا علیهم السلام و اولیا علیهم الرحمة که خاصان درگاه  
 و مقربان آله بودند چرا ذلت و پریشانی بریشان رسید بایستی که همچو می شد جواب آیه کریمه  
 است وَهِيَ النَّفْسُ عَنِ الْهَوَىٰ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَادَىٰ پس هر که نمی کند نفس را از هوا  
 و حرص که مِنْكُمْ مَزِينٌ يَدُ الْاٰخِرَةِ يَقِيْنٌ که درین دنیا انتشار و پراگنده حال ماند و هر که  
 موافقت نفس کند که مِنْكُمْ مَزِينٌ يَدُ الْاٰخِرَةِ است لازم و الزم ظاهر حال او معمولی  
 باشد و بران حال کلام قدسی مؤید است که اَبَاعِنْدَ الْمُنْكَرِ مِنَ الْقَلْبِ الرَّحِيْبِ وَنَبِيْر  
 حدیث هم گواه است اَجْبِعُوا اَبْطَانَكُمْ وَاَطْمَآؤُا اَبْدَانَكُمْ وَاَعْرُوا اَجْسَادَكُمْ  
 تَرَوْنَ اللّٰهَ عِيَانًا عِيَانًا عِيَانًا بِسَعْيٍ و لا بسوز که سوز تو کار با کند و نیست  
 موجب ذلت بافتقان صادق درین دار فانی و فرود گیرانست که آنجا عشق و طایب

خاکساری و خرابی زوم و لازم آمد **۵** تو مستحق تر با غم چه کار است چه نم عاشق مرا غم  
 ساز و ار است **۶** چه چشم شعله در تن زد که اولهاے ناز است این **۷** سر ای سو ختم من هم  
 که آن غازی ناز است این **۸** اینجا شبه سر میکشد که ذلت و خرابی بر حال مبتدیان است و چنین کسے  
 که گویند من ترائی فقد رآی الحق و انا الحمد بلا کیمیم است پس چرا بے حلاوت  
 باشد اس عزیز گز نشنیده که **۹** گئے بر ظلم اعلیٰ شینم **۱۰** گئے بر شیت پائے خود  
 نیم **۱۱** گاه بود که **۱۲** در بر سیزین سیز و پیر **۱۳** که اسے زن درد عابا یادم آور **۱۴** و تو تک  
 رسیدی لی مع الله وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب ولا کنی فرس **۱۵**  
 الحال تفصیل نوشتن را وقت سر با باید میدانہر که میدانہر ذکر ذکر الاویا مندرج است  
 کہ حضرت با زید بطامی علیہ الرحمۃ و رحلت مکر بر دیا عبور کرد کہ پائے ہم تر نشد و بر حوض  
 و وضو می ساخت و پائے نغزید و در حوض بنیاد شخصی بنزد رسید و بر آورد و اگر ز سید  
 و بر ہلاکت بیج باقی نماندہ بود من فہم فہم سوال خطرات کہ در ناز و دیگر اوقات و عبادات  
 می آیند این را چه علاج جواب صاحب دلان علاج آن در رسالہاے خود نوشته اند  
 و در خطرات از بسیار ذکر و قوت حلال و از اکولات خشک و نرم است لیکن مولوی محمد  
 علیہ الرحمۃ چنین فرمودہ **۱۶** پوز بند و سوسے عشق است و بس **۱۷** و زنگے و کوس **۱۸**  
 بستہ است کس **۱۹** و زنگے کیے از عارفان دیدہ شد کہ آدمی مثال آنست ازین راہ **۲۰** عکس

ہر شے در نمودار است لیکن دیدہ پاک یا تاشکل مقصود در نظر دارد ہر چند قبلہ نام ہر سو میگردد  
 فاما استقامت او بسوی مطلوب است نے نے بغلط فہم کہ خطرات گفتیم و علاج نوشتیم  
 کیت خطرہ و کجاست و کوس اس از غریزہ بنو انسان مرتبہ جامعیت دارد چنانچہ تفصیل  
 آن بالا کے کتاب نوشتہ از علوی تا سفلی ہر چہ تعینات است کہ از احتیاطات خمس نامند  
 ہمدرو مندرج پس ہر چہ در اول او پیدا میشود و خالی ازین مقامات نیست آگاہ دلا نرا  
 تاشا است مخالفت گنجائی یعنی یا بد ہر چہ ظاہر و باطن نمودار است پر تو جلال و جمال آشکار است  
 آری کاسنی تلخ از بوستان است بزرگے فرمودہ کہ در حال بیرون و درون جلوہ نمودنہ  
 نام می بینم گاہ بصفتمتہار و جبار مضمون قابض صورت میگردد و گاہ بصفتم  
 رحمن و رحیم و غفور و رزاق و عزیز ملبس میشود پس کیت کہ از دیگر زیم و علاج نامیم ظاہر ہمدین  
 معنی کے گفتہ ما تم سقا و جاہتتا و جا کی مقیدہ ستم یا اگر ہر جانی آمدندہ ہم ستم  
 سوال در کتب سلف دیدہ شد کہ فلان بزرگ در طرفۃ العین ختم سقا و مصحف میکرد  
 و نیز جائے دیدہ کہ بزرگے وقت سواری بر رکاب پاسبانے نہاد و تا بخانہ زین رسید  
 ختم قرآن میفرمود جانمن این فہمیدہ نمیشود چو اب معنی این سخن فہمان در روشن لان  
 کشف است اگر در تحریر آید تطویل می انجامد لیکن تثنیٰ بنو بکم الحجاز قنطرة الحقیقۃ  
 عصائے است گرہ دار کہ سی گرہ دار بگ مختلف سورچہ ضعیف را ہر گرہ عبور کردن

بدشواری میسر می آید و آدمی مجبور و بدین همه را در یک لحظه می بیند من فتم فتم بشنوم و بنیاشخورد  
 تخم می بیند مفصل را در مجمل آری سیر معنی دیگر است و سیر الفاظ دیگر تا کجا نویسم که این بیان  
 حدی ندارد و وقتی که از خود بر آید آن زمان این جام با او معرفت پدید آید پس نقل عجب  
 یاد آمد روزی ازین کار بقیارزار و نزار گزرم در بازار اقا و برنج دیدم که بقال در سبب  
 نهاده می فروخت صاف و سپید و بو خوش داشت گفتم که این صفا و لطافت  
 و نظافت از کجا یافته گفت یکیند بر سر بزرگیا با آب و هوا سرور و دشت ناگاو و دروید  
 و روزها در بوته ریاضت سختند و خشک ساختند بعد از آن بچوب دشت چندان لکد کوه  
 و اوند که از پوست بر آمدم و سر ایام غمزه شدم بر نیم خام و درین دکان افتاده و بے سر انجام  
 و سر حال نگرانم که که نپزد و کدام وقت گزارشی و هند تا با شاه هم طبق شوم آه صد آه  
 بکار و غم شعله چون کند تقصیر و نخواهد است مگر سر نوشت و انعام لطیفه ناوارز زبته الارواح  
 و درین باب یاد آمد خواستند که شناخته شوی اول گفته که گداخته شوی نه نه  
 و طرح عشق جز نکو را نکشند چنانچه صفاتان و زشت خور انکشانند چکر عاشق صادق  
 در کشتن مگر زبده مر و در بود سرانچه او را نکشند به کار هر کس نیست که درین دیار بار بار نیل  
 در جوش و زبان خموش و یاد فرود آدمی فراموش و از سبب بیوش و سرور و بلانوشا  
 نوش آنگاه یاد آید در آنخوش و لاکبوش و خود را زود فروش و این هستی موسوم را بیوش

و هر دو فروش تابوش رسی اسے بیوش سوال معنی این فرود چه باید گفت  
 که دام ماه جبین دوش مغل آرا بود که شمع از در فانوس در تماشای بود چه جواب  
 مضمون آن نعت زینده است بحکم حدیث الْإِنْسَانُ مِنْ نُورٍ وَأَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ  
 پس باید دید که آن نور شمع در فانوس تنزیه از بصائر عوام مخفی است نگران آن ماه جبین مغل  
 آراے کثرت است که لَوْلَاكَ وَأَظْهَرْتُ السُّبُوحِيَّةَ وَرَبَابِ أَوْتٍ وَكُلُّهُوَ  
 يَطْلُبُونَ رِضَايَ وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدٌ خَطَابُ بَرٍّ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 دیگر روشن بود چه حق آئینه خلق است که اهل بصیرت نگران آن جلوه بحکم فَادْكُرُونِي  
 سَالِمًا وَصِرْتِ مَانِدَةً وَازْخُورْفَتَهُ اِيْنَ رَا مَشْرَبٌ فَاخَانِدُ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كَلَّ لِسَانَهُ  
 بیان اوست و بوجه خلق آئینه حق است بحکم لطيفة زينة الارواح که اور انظيرے است  
 بَاتُوا وَلَا تَدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَكَفَخْتُ فَيْدِي مِنْ رِيحِ  
 اِيْنَ رَا مَشْرَبٌ بَقَاخَانِدُ كَمْ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ حَالَ لِسَانَهُ شَرَحِ اَوْتٍ وَلَيْسَ فِي  
 حَبِيَّتِي سِوَا اللَّهِ وَرَأْسِي كَأَسْمَاءِ الْاَعْظَمِ وَبِلَيْلٍ اَسْتِ نَاطِقٍ بِسِ آجَا كَمْ حَسَنِ حَقِيقِي  
 و مرتبه جمع که اهل تفرقه ازان آگاهی نماند متوجه آئینه باشد و مغل آرائی اوشبته  
 نیست ع پر بهر چه تم جیتی موتن مبارک تجگ موتن جیتی و در فرک دیگر هم هست  
 لیکن از ادب گفتن نمیتواند من نعم فهم کاشفی علیه الرحمة فرموده ع بجز الله نمی درود

مشرب به گوی برب نکر دم جام مشرب به قوس از جلال اسپر طر فمعنی دارد  
 چه مخنون رام آبادی نگرد و به بیابان گرد شوق سرکش ما به یعنی مخنون هر چند صحرانوردی  
 میگرد لیکن اورام آبادی و تعیین بود که بسوس شهر الی خاطر نگران داشت و دلم را قنوت  
 که بتزیه افتاده که بیچ تعیین ندارد و حکم **قُومِنُونَ بِالْغَيْبِ** سوال بزرگ فرموده  
 که بیزارم ازان خدا که درگ و خوک نباشد و گریه گفته نیز ام ازان خدا که  
 که درگ و خوک باشد پس ازین اختلاف ترود خاطر شده **جواب** آنکه نفی کرده رنده دست  
 ستغرق تنزیه است و آنکه اثبات کرده سیاح صفات است که ذات را در صفات می بیند  
 تنزیه در تشبیه دریا را در موج فی الواقع پر تو آفتاب بر هر گلشن گلخن درخشان است و آنکه بر صر  
 او نگران است از پر تو او خبر ندارد سوال **الصُّوفِي لَا مَذْهَبَ لَهُ** چه باشد  
**جواب** اینک اهل ظاهر میگویند که صوفی رانفی مذہب است یعنی لا و اینهمه غلط است بلکه  
 عیب صوفی است چرا که صوفی آنرا میگویند که بصفاریده هیچ که دروغ و رول و دیده او با  
**نَمَانَهُ الصُّوفِيُّ سَمِيَّ صُوفِيًّا لِإِنَّهُ صَافٍ عَنِ كَدِّ وِرَاتِ الْبَشَرِ تَيَوُّمًا وَ الْغَيْبِ تَيَوُّمًا**  
 پس معنی آنست که جاے زقار نامده و عین گشته و این در لفظ لاند مذہب له پیدا است فافهم  
**رباعی** صوفی شده نیست نیست مذہب نیست چه با دوست ریده را در مطلب نیست  
**رب** رس رب شد رب را رب نیست چه جانے که بود شمس در انجا شب نیست سوال ولی

هر نوع است یک آنکه خود را میداند و دیگرے خود را نمی شناسد این یافتن نمی شود  
 چو آب مثل آد و طفل از خاندان شریف اندیکے اطلاع دارد که من از فلاغم و دوی  
 نمی فهمد که میستم اگر چه هست دیگر شنو انسان را باید دید که در مرتبه جامعیت بحکم کفایت فی  
 من روحی و سخن آقرب الیه من حبیل الوریید همه معروض اند لیکن آنکه حالات بالقوه  
 بالفعل آورده خود را شناخته است و دیگرے در نیامده شناخته اگر چه هست فی نفسه آنکه میداند  
 مرتبه ایجاب است که تنزیه را با تشبیه یافته و آنکه نداند مرتبه سلب است  
 بدل گفتیم که از سلب خبر جو بدول آتجازفت و ادبم خیب شد چ -

## بانیس

توسبارک الهی کاپی نویس مکن با شہرہ است







بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بالا تراز سیاهی رنگ و گریز باشد - وصف نور ذات میکند  
که سیاه است و همه انوار و تجلیات فرع اوست چنانچه در گلشن با گوید

سیاهی گریزانی نور ذات است | بتاریکی درون آب حیات است

النور فی الاسود ساجن ساجن ربه طرے طرے چھوٹے پڑے  
بسیٹہ آرے ع کہ در سدره جبریل از و باز ماند

وقت ز مسود بک جمله صفات بشر | آنکه همان ذات بود با زبان اش

لی مع اللہ وقت لا یسعی فی ملک مقرب ولا یفوی  
مُرْسَل - لغت اوست صلے اللہ علیہ وسلم

و علی آله و اصحابہ و از واجہ جمعین اما بعد میگوید فقیر حقیر برکت اللہ اویس حسینی  
 الواسطی البلگرامی کہ از مدت دور مارچہ استقامت دارد اکثر امثال ہندی از  
 زبان عوام می شنید و در پے معانی آن مید وید چون دید کہ رموزات معارف  
 و اشارات حقایق از انہامی شونہ پدید پس شرح آن امثال موافق و بعد  
 و حال نموده درین مختصر گنجانید و این چہ سطر از ان کوشید کہ مستعان  
 بر غلط نروند بلکہ ازین راہ رہہ بحقیقت برند اگر چہ برصاحبان و اہل عرفان  
 بیان این نمان نمودن کھتیل حاصل است اما بر اے مجاز دانان کہ چہ ہستی  
 مہوم در نظر شان پیدا نیست تشریح داده و این خود ہویدا است کہ کہیو  
 سوندھا تو کو برہ کو تھہ و سا بچھہ کے مر کے کون کیا لے روئیے  
 یعنی کسی کہ محروم ابدی و مردہ دل سردی است باوی انظر ما این حال تا کجا  
 باید کرد لیکن شاید کہ از معنی مثلی فضلی و کسلی دور سازند وہہ اذواق علوی پردازند  
 و خیالات نسبی و اصنافی در بازند و ندانند کہ کھچھی کھائیے دن بھلا بے  
 یعنی بر گفتار راضی باشند و بگردار در نروند اسے عزیز از زبان نابو جان  
 تفاوت بسیار است و از بیان تا بعرفان منازل ہیشمارے علم ہی  
 سر بسوئل است و قال چہ نہ از کیفیت حاصل نہ حال چہ پس باید کہ گرانید

در آینه یعنی هستی موهوم را برزدایند نیازمند چون اکثر اوقات گوشه  
 اختیار کرده و خیال ملاقات از سر نوره از خوف آنکه تنهائی دیوانگی انگیزد  
 و خود آونیزد این راه کاغذ را هم خود ساخته و قلم را محرم پرداخته و مری  
 که چنین نرالی مآه سخنان ذوق موجودان درین اوراق باخته  
 اگر چه این بیچاره را چپا را که اونٹ پوڑے بھیر تمھارہ لیمہ - مصرع  
 ہمہ سر در نقاب ماع فناک بہ نہان را عیان گمارد و لابیان اور بیان آرد  
 و بے نشان را در نشان سپارد و فاما چه کند کہ تعبیر عیس فی الدار غیر نایاب  
 ان بے نشان و نہان و لابیان بے تکلف عیان و در نشان و بیان است  
 کہ مع نقاب چہ رندار و نگار و لکش ماہ پس بہ ضرورت قلم را دوامینہ  
 و بعوار و ہنسی نامید سوال اگر کسے گوید کہ نہان عیان ست  
 و لابیان در بیان پس عیان را بیان چیست جواب ۵

خود گوید و از خود ز خود می شنود | و از ما و شما بہانہ بر ساخته اند مصرع

ہمہ بیندہ ہم دید است و دیدار بہ دیگرے در میان نہ لایحی نشا و ملک  
 انت کما انتیت علی انفسک المقصود توقع از خوانندگان آن دارد  
 کہ سہو رفتہ و خطائے گفتہ را بہ اصلاحے کوشند و بذیل کرم بشوند

ونداند که با عبارت ادنی معانی اعلیٰ را مناسبت نموده و ادب از دست  
 رفته و با ستمز پیش نه آید کنیا و هینا مویج کی تانست یا آنکه  
 نئی چکنیان اندمی کا پھلیل بدعتو و اختراع کرده معانی لطیف را  
 با عبارت کثیف در نوردده بلکه گفت و گوے عاشقان کار رب  
 پوشش عشق است نہ ترک ادب : اے عزیز ہر دنوی کہ در نظرت  
 می آید اگر بیدہ تحقیق نگری علواست کہ ع ہر موری سلیمانی است ہر حقیت  
 حقائقے کس را بچشم حقارت بمین : کہ او نیز در بار کہ ہتر لست ہ  
 دلا تو کجا میروی ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست : با کار خود محفوظ باش  
 دور یا خود ملحوظ نام محفوظ گردی : اگر ابلے مشک را گندہ گفت :  
 تو مجموع باش او پر اگندہ گفت : الہی چون بیکات خود موسوم  
 کردی بسنیات خطیات منسوب گردان و ہر سکنا ت و حرکاتش  
 بخویش پے خویش جاری و ساری گردان تا این نمودنا نمود گردو  
 و نا نمود و در نمود آید تغز من لتشاء و تذلل من لتشاء بیدک الخیر  
 انک علی اکل شئی قدیر لمولفہ

یک چند سطر نوشتہ از خط سیاہ | فی الحمد فی النعت و وصف صحبہ

ازمانشده شدہ زبرکات اللہ

دانی بے یقین کہ ہر روز عرفان

کا ہو بہا پیاری کا ہو پتہ سم اشارت باین امثال میکند  
کہ اگرچہ خرافات است اما صاحب ہوش را ترجمہ ذات و ہر نادان

خزقات ۷

کزان پت ہی نگیر و صنا ہوش

گلویند از سر بار چہ حرفی

بخوانی آیدش بار چہ در گوش

و گر صد با حکمت پیش نادان

دیگر شتو ممکن کہ مقام سراب است نوشیدگان باوہ عرفان را شراب است  
چشم ظاہر بین از و خراب آرے منکم من یزید الدنیا و منکم من  
یزید الاخرۃ ولی کی دلوالی مٹھ چکنیان پیٹ خالی اشارت  
بہ ساکنان وحدت است کہ روے شان از نور منور است و باطن  
شان از ماسولے مبراک پڑے پھالے کیا دیکھو گھر ولی آئے  
این ہر دو مثل از یک قبیلہ است یعنی شاہ است بکسوت گدا سو سیالی  
ایک مت پر توے عقل کل بیان میکند کہ ہمہ خرد مندان و خرد عالم  
فیض یاب ازوے اند نولاکھ کا پور و ایکی و وار الطرق الی اللہ  
بعد دافاس الخلاق اگرچہ معنی این قول دیگر است لیکن اینجا موافق

مثل معمول نموده شده پس باید دانست که مذاہب متضاد که در عالم  
پیدا است هر چند با یکدیگر مختلف الطریق است اما مرجع همه کسان اوست  
جل جلاله

عالم خراب فتنه یک جلو پیش نیست	بهر کس که هست چشم بر راه عنبر اوست
هم در طلب تو خرقه پوشان *	هم در هوس تو باوه نوشان
ترسا که زند همیشه ناقوس	چو بک زن تو شده بنا موس
چندین که نهان و آشکار اند	این گفت و گوے با تو دارند

جوئے تین بیسی سوئے ساٹھ

تا نطن بری که هست این رشته دو تو	یکتو ست خود اصل و فرع بنگر تو نکو
نزد و بیاد دل وحدت عین کثرت است	و کثرت عین وحدت
کثرت چونیک رنگری عین وحدت است	مارا شکے نماز اگر چه تراشکی است

چنانچه تخم در شجر و شجر در تخم - ع  
ترمین نیج کیج مانخه تر وی مین ایک نه نیارو  
پس بنگر که در شمار هست کثرت پیدا است و در لفظ شست وحدت  
هویدا فی الحقیقه هر دو یکے است آرے تا در شست او نه در آئی

نہ مینی جاوہ ارننا الا شیاء کما ہی مارے کہو نسا ہے خیر آباد و نسا  
 تماشاست قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ اگر کسی دلش را آزار د  
 پس عرش اللہ تعالیٰ را در حرکت آورده باشد در مزد بگیر شنبو

اگر یک ذره را بر گیزی از جا	خلل یابد ہمہ عالم سرا پا
دل یک قطرہ را اگر بر شکانی	بیرون آید از و صد بحر صمانی

مَنْ فَعَمَّ فَعَمَّ آر كَلِّ شَيْءٍ فِي كَلِّ شَيْءٍ ع

باشد ہمہ چیز مندرج در ہمہ چیز

و دل مومن را بخیر آبادان مناسبت داده کہ محض خیر و صلح کل آفاده است  
 مارے بھٹیاری روئے کو تو ال از ہمیں قبیلہ است آئی نہ گئی  
 کولین لاگی کیا بہن بہی نادر مثل است آئی یعنی در خود آدم و گئی  
 یعنی در ظاہر نہ بیوستم والفتے تکر دم ع ای بیخیز از حسن مقصد چہ کسی  
 پس خلوت ماب و عزالت انتساب بکرم و فی انفسکم چون در خود آمد  
 معمور و مسرور گشت یعنی کولین لاگی کیا بہن بہی درین حال عشق  
 صغیر کہ یحییٰ ہم بیان اوست جنبشے کردہ و سیر الی اللہ ہمیں معنی دارد  
 در مزید شہزادہ را با آمد در رفت چہ کار یعنی آئی نہ گئی بہر چند کنا و گزرتہ

یعنی کو لین لاگی لیکن آفتاب و درکنار اوست اینجا عشق کبیر کہ جیونہ  
 طغرائے اوست جلوہ نموده و اشوقت الارض بنور ہر تھا قربان آن گم  
 کہ مریم صفت حیات ابدی عیسی وار درکنارش نمودار است بھینسا  
 بھینسون میں کہ کسانئ کے کھوئے ٹے قول عاشق است مصرع  
 میر دم اینک بحر لیان غیب + و مختصر آنکہ ع یا جان رسد بجانان یجان تن آید  
 نلچ بجانون آنگن ٹیڑھا درین مثل حال مبتدی است سخن امکان کہ  
 وصف اوع چہ جسم و چہ جان جملہ جہان صورت اوست پد کچ پنڈا  
 یعنی غیر اکاشتہ و این سنی داند کہ در ما قابلیت ر قاصی نیست و گرنہ

می گفت جوئی ناچ نچا وے سوئی ناچون ناچ ۵

گل شوی بلبلم و سر شوی فاختم | کہ بہ رنگ برائی کہ بہ رنگ توام

میں باید کہ بجزوش و بر جوش و بہوش آے مصرع

بردار قدم کہ ہر قدم معراج است جوئی کا چہ کا چھئے سوئی

ناچ ناچئے - از حق بہین - ۵

گھے در کسوت لیلی فرود شد | گھے بر صورت مجنون بر آمد

آرے از آنجا کہ بر صورت مجنونست شورش و ناشکیبائی نمودار است

و در کسوت لیلے عشوه جان ستائی سزاوارے

در مقامی خار و درختے چو گل      در مقامے سرکہ درجائے چو گل

پس باید کہ چنان باشی کہ نمائی و چنان نمائی کہ باشی گندم نمائی  
و جو فروشی را از دل بتراشی نا چن نکسی گونگهٹ کیسا  
ع محبوبے و عشق چون نمی آید راستے

اگر مے کشتی بار فیضان در آئے      و اگر نہ بہر زہ مجنبان در آئے

رغم دیگر شتو جان من چون جلوہ فائیمائے تو لوفتم و جد اللہ از بطون بہ  
ظہور زوہ پس نقاب بل ہم فی لیس من خلق جدید مار اور کش مکش  
می اندازد اگر چہ آفتاب در آب تابان است لیکن عجائب چشمی  
کہ بیواسطہ در آفتاب نگران پس ازین راہ می گوید ۴

پردہ بردار کہ صاحب نظران منتظر اند ۴

زلف کیسوکن کہ خورشید از نقاب آید بردن - جو جل گئی پہلیا بہوناو  
چین کیے - درین مثل اشفتگی پیدا است یعنی ہر عمل کو کشش  
کہ کردم محبوب از کمال استغنائے خود منظور نکرد یعنی سوختن  
در پے آن کار ناز و نزار و خوار گردیدہ آہ ۵

درد دل گفتم تغافل کرد خواری بر بزمین | گریه کردم خنده زد بے اعتباری بر بزمین

سور داس پر بچہ بہلی بینی ہے کجی کئی اور پون من چنگا کو کٹھوٹی ٹین گنگا  
باہل ظاہر است و میکند کہ اگر وجدانی داری پس دولت بہتر از کعبہ است

دور راہ خدا و کعبہ آمد منزل | ایک کعبہ صورت است ایک کعبہ دل

شخصی را دیدم کہ از حلاوت دل بیگانه تبسج ہزار دانہ در دست داشت  
و میخواند و میگفت کہ ما را از بزرگی این در رسیدہ است کہ از خواندن

سماز پنجگانہ را در کعبہ معظمہ ہر روز خواہم گزارد و از وسیلہ اش بہر صلوات خمسہ  
در بیت اللہ خواہم رسید در خاطر م رسید کہ ہنوز نارسیدہ است

پیش ازین چون می فرود شد و بر نادانی خود نمی خروشید

ترسم ز سی بلکعبہ اسے اعرابی | کین رہ کہ تو میردی بہر کستان است

سبحان اللہ این خود بولے از کعبہ نشمیدہ و از بیخردی بر خود نازیدہ  
و حال آنکہ حاجیان کعبہ معنی طالبان کعبہ صور می را در صوابے نمی آرند

کمال از کعبہ رفتی در رہ پار | ہزارت آفرین مردانہ رفتی

بلکعبہ رفتم و شوق در فرود آنجا | بگریہ آندم و جاے گریہ بود آنجا

قول ایشان است - دیگر شتو - کٹھوٹی کہ عبارت بدل است و گنگا

اشارات بہ بحر بے پایاں پس چون اندیشہ تو از ما سوائے روئے تافت  
 و از تنگ و پوے شفا یافت بے تکلف جلوہ وحدت بر تو تافت  
 لی قلب ان عصیة عصت اللہ ۵

مرا کہ جنت دیدار در ورون دل است | چه احتیاج بجنات موحومین باشد  
 مرا بہ ہیچ کتابے و گر حوالہ مکن | کہ من بصیقت خود را کتاب می بینم  
 و گزشتن کاسه چو پین پر از آب که آزا بندوی کہ ٹھوئی گویند در نظر عارت  
 گنگا است یعنی بحر میگردان آرے از بسکہ جلوہ شہود بر دے  
 مستحلی است ۶

در ہر چه نظر کند خدارا بیند ۵

اے جباب از خود تو در زندان غفلت ماند | اور نہ جزو ریاسبت ہیچ دامنگیر نیست  
 جب شب گنگا سورون پار اشارت بموت میکند  
 سورون عبارت از جسم و گنگا عبارت از روح یعنی  
 روح را کہ پس پشت کردہ و بکثافت جسمی رو آورده نزدیک است  
 کہ او ہم از تو در گذرد و ترا پس پشت اندازد بسیل نہ کو داکو دمی  
 گون اشارت بہ بار امانت میکند کہ در تنگ دل و ودیعت است

و تن مرکب اوست یعنی بار امانت عشق و عرفان است پس میگوید  
 که در حالت جوش و حبت او تن که مرکب اوست معطل است  
 و ناکاره مصرع

ز بهستی تا عدم یکتست میدارد و شکر از من

اندک طی کلکل پاتال کینوا نابینا اشارت از آن است که چشم  
 خالق بین را دور و کور و عور کرده در جوف دل که عمق آن حد ندارد  
 آشیانه زوده است شنیده ام غار سیت در آله آباد که حد آن  
 کسے نیافت چنانچه بادشاهی بود چندان روغن و شمع همراه  
 داشته و یک ماه راه در آن غار رفته و باز آمده و بانتهاد آن رسید  
 واضح باد که این وصف و وصف دل است و آن شمع که هست تجلی است  
 و نام دل هم آله آباد دانی پس چون گدایان برو تا بادشاه گردی و دیگر  
 از وسعت دل تا چه گویم لمولفه

لعل گران بهاست چو آملی بغار دل

و درین مثل طریق شغل است از مرشد معلوم خواهد شد

چو در دل می روم سیری کنم در لامکان هر دم

اندھلا ملان پھونی طمسیت حال سالک است کہ از ہمہ  
 چشم بستہ بردل صنوبری نگران است حضرت پانیزید سبطانی  
 قدس اللہ روحہ فرمودہ کہ سی سال است کہ بردن حجرہ دل نشستم -  
 پھونی طمسیت اشارت بشکستگی دل میکند کہ انا عند المنکسر  
 القلوب لاجلی آرے فقیر را چہ چیز باید دوشکستہ و دودرست  
 دین درست و یقین درست دل شکستہ و پاشکستہ - ع

بروندن شکستگان ازین میدان گوئو

اٹھرنہ سکون ساڑھے تین بجزمی آرے روندہ این راہ نشستہ  
 باید اشارت بافتادگی است ع

تانیفتا و مندیدم کعبہ مقصود را

پس جائے کہ اینچنین افتادگی است حصہ زیادہ تر از حصہ  
 ایستادگان است کہ با خود اندوشتاق مرتبہ کمال اندوختیان  
 بہبود و این بخی دانند کہ - ع

کہ ہر بہبود نا بودست و نا بود است بود اینخبا

المقصود سہ نیم حصہ کہ گفنتہ ناسوت و ملکوت و جبروت را طے

کردہ و در لآہوت چندان بارے نیافتہ اگر چہ یاری گرفت  
 پس این مرتبہ متوسط است از تعین و تشخیص عیان می گردد  
 نہ مبتدی است نہ منتہی کہ تعین در حال منتہی معلوم و مبتدی از ہمہ  
 مراتب محروم پس بے تردد مفہوم می شود کہ متوسط است۔ و ہوبی  
 کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا اشارت بر نفس سالک است حضوری  
 دوست کہ ساحل دریائے بیکران است بکلمہ دَغْ لَفْسًا  
 و لقال در آنجا بارے نہ و در خانہ یعنی خود از تعبیر الجوع طعام  
 الصدیقین کارے نہ و گا ذر اشارت بہ شست و شوی ماستو کردہ  
 کتا چوک چڑھائے چاکی چاٹن جائے۔ غزیز من سگ نفس  
 بد بلائے است ہر چند دوست میداری دشمن میگردد و اعمال پاک  
 ترا انجاس و بد پس۔ ۴

خلاف نفس کافر کن کہ رستی۔

رمز دیگر شہو چوک چڑھائی۔ اشارت بہ تزکیہ نفس میکند  
 اگر تو تزکیہ نفس کنی بر نفس کل کہ عبارت از کمال اوست میرسد  
 ہمدین معنی قول پر بسطام یاد آدہ کہ اگر پیش ازین خوبی نفس

می دانستی لقمه زبید آدمی و هلاک نکردی ناحق چوٹ جو لا با  
کھائے گر گھ چھوڑتا شے جائے۔ ۵

خلوت گزیدہ را بتماش چچا است	چون کوے دو هست بصحرا چچا است
با پری روی اگر بجانہ باشد کسے	میل بیرون میکند دیوانہ باشد کسے

فی الواقع مرد این راه بخلق آویخته یہ نہ باخلق آمیخته یا اشارت بہ تنزیر  
است کہ تماشا کے تشبیہ اور ایتیر کاریست چونکہ بجلاوت علم الیقین  
رسیدہ و بادہ عین الیقین نہ چشیدہ و گرنہ میگفت۔ ۶

یار گر ہر جانی آند بندہ ہم کم نیستم

و جو لا با۔ عبارت ازان است کہ درین رشتہ گری نمی فکند  
یعنی از عیض صاف و یکتامی بر آرد کٹر ہری جانو ملار گالون  
حال خود رستہ است کہ در چشم مردمان حقیر و خوار است اما دلش  
در ترانہ مصرع۔

وغنی لی منی قلبی وغنیت کما غنی

مترنم و مسرور است و آفغ غم و ہم رافع و ہم دالم حضرت ابراہیم او ہم  
رحمتہ اللہ شبہ در مسجد خوابید والی مسجد پاسے حضرت گرفتہ

و کشید تا بزینہ پایہاے مسجد رسانید و در وقت کشیدن  
 از ہر زینہ پایہ از آہن ہار ہر مبارک ضربے و شکستے میرسید و آن  
 حضرت بر ہر ضرب و شکست کہ میرسید می خندید و خوشی ہا  
 میکرد ناگاہ یکدو پایہ ازان زینہ باقی ماندہ بود کہ والی مسجد پایہاے  
 مبارک گذاشت ایشان در گریہ آمدند والی گفت کہ در کشیدن و  
 ضرب خوردن خندہ می کردی و در گذاشتن گریہ می کنی بارے  
 بیانش کن حضرت فرمود کہ بر ہر ضرب مرہمقاسے حاصل می شد  
 ازان می خندیدم و در گذاشتن از یکدو مقام باز ماندم ازان می گریم پس  
 ازین نقل معنی مثل بویامی گردد اندلی کون سو جھے کنڈیری  
 کا گھر آرے بندی را بہ از صحبت پر نیست چونکہ او کجی و ناراستی  
 رامی ترا شد عجز آستان تو ام در جہان بنا ہی نیست و گر گسٹ  
 کی دوڑ بار تائین بر بہین معنے محمول نمودہ بہوئین پڑا آسمان  
 چالی اشارت بہ سیر اللہ میکند بلکہ فی اللہ - ۶

گرچہ من انتادہ ام دل یک فلک پیا است این ۵

من و سیر و دو عالم باد پاسے شوق لازم | جنیال گوشہ گیری خانہ ترین است پندری

بہکھاری اور پھوپھور مانگے۔ ایجا تقلم رضا و تسلیم میکند یعنی بر کردہ  
 دوا دہ اور اضنی باشی ۵

رضنا بدادہ بدہ و از جبین گرہ بکشتا کہ بر من و تو اختیار نکشادہ است

اوم ابرہہ چہ میدارد خوشم اینچنین خوش باش ہرگز دیدہ

نے نے پھوپھور مانگے اشارت بہ صفائے حال است کہ ہرگز  
 شرک حقی ہم گنجایشی نیابد ۵

این کار از ان فتادہ مشکل معشوق عننی و ماگد ائیم

بہیک کی ٹگری بازارین ڈکار ایجا مانعت انانیت میکند

منمود کفر دین رہ ز خود نمائی بہ بہ نزد ما ز خودی دعویٰ خدائی بہ

و نیز ارشاد بانخامی حال میکند کہ اظہار نباید کرد آرے عاشقانزاروشی

است کہ راز خود پوشیدہ دارند بلکہ خود را از خود تالی و ولون

یا تھر باجے معنی مثل ظاہر است من تقرب الی شبوا القربت

الیہ ذرا عافا ذکر و نی اذکر کم برہان است یحہم و یحبونہ فرمان ۶

سور داس کہین گے نہ بھئے لیک اور کو نہیا

کمل کا کچھوٹا نواب سون لیوا دیسی۔ ۶

عاشقانرا در جهان گنگے بس است -

المقصود ظاهر شان مجمل الدُّنْيَا سَجِيحُ الْمُؤْمِنِينَ عرفایت خرابی و نہایت  
 بے تابی است اما باطن شان از رابطن <sup>وزح ۱۲</sup> أَخْرَبُ الْيَدِ مِنْ جَبَلِ الْوَيْدِ  
 کیمال سیرابی دانی اگر بیابی - منڈلی بانڈی نوپلی تیل - سینے  
 سر ماسوی اللہ از سر بندر کردہ و تراشیدہ ۵

سر م بدنیا و عقبے فرو سخی آید | تبارک اللہ ازین فتنہا کہ در سراسر است

بظاہر تنگی و ناموسی ندارد و بانڈی عبارت از عبدیت گفتم و نوپلی  
 تیل اشارت بزمیت کردہ پس شخصی کہ اینچنین ترک ماسوی کردہ  
 فَإِذَا فَرَعْتَ فَأَنْصَبْ ازیں تمام و اے رَبِّكَ فَأَرْعَبْ رجوع بحق  
 آرد نہ مراتب فلکی نے نے نہ رتبہ فقر کہ تفصیل آن بر اے اختصار  
 نگفتم بر سر شیش متعلی و منور گردند - اندہلا موسیٰ تے سرک چڑھ  
 مجھ کوئی نہ دیکھے - آے مردی کہ چشم غیر بین بتہ و نابینا کردہ  
 بمقام علوی کہ - ۶

ماز فلک بودہ ایم یار ملک بودہ ایم

رسیدہ بر سر وون ہمتان و تن پرستان از نفرت اُولئِكَ كَالْأَنْعَامِ

طعنہ می کنند و بر ہر لذات دنیا کہ الدنیا ملعونہ و ما فیہا الا ذکر اللہ و اعانہ پشت  
 پامیزند و حالانکہ کسے نمی بیند و نمیداند آرے اولیای تعالیٰ تحت قبای لایعرفہم  
 غیبی و ولون دین سون آترے پانڈے کہیر گئی اور مانڈے  
 حال کامل است کہ باہن مرتبہ رسیدہ و از تکلفات کونین رسیدہ بجدی  
 کہ ریاضت و عبادت و کفر و اسلام یعنی کہیر و مانڈے راہم دخلی نمازہ  
 و بر مرتبہ ہیچ کہ مشکاے مردان بر ہیچ کسے است آرمیدہ

سواد الوجہ فی الدارین دیش | سواد اعظم آمد بے و کم بیش

رندی دیدم نشستہ بزخاک زمین | کفر نہ اسلام نہ دنیا و نہ دین  
 نے حق نہ حقیقت نہ لقیقت نہ یقین | دہر و جہان کر ابو زہرہ این

دوسرہ

کیہ چو بہیا تو کیا بہیا بہین سب کچھ ہو | ہر جن ایسا جا سبے جاہن کچھ نہ ہو

و لفظ پانڈے شیر کفر حقیقی است

چو پیر ماستواند کفر فردے | اگر مردی بدہ دل را بیدے

صاحب گلشن راز فرمودہ و قول حافظ شیراز است قدس العتدروہ

در کارخانہ عشق از کفر ناگزیر است | آتش کر السوزد گر بولسب نباشد

موسید اوست انگین نامتھ نہ پچھون پگھا این حال اہل تجرید و تفرید  
 است کہ بہ تحقیق رسیدہ و جز خود را ندیدہ ۵

درین میدان دم بشتا بسیار	میان لاوا لایک الف یافت
--------------------------	-------------------------

قول اوست دیگر شنو حالت تر دامن و لب خشک آنست کہ بآمدہ  
 یعنی با استقبال منتظر اند یعنی اگون نامتھ و بافعال و اعمال  
 ماضی یعنی برنتہ و بحالت اند و عفو خواہ یعنی پچھون پگھا و محقق از  
 ہر دور بیدہ دیدم حال مشغول گردیدہ ۵

با آمدہ و رفتہ دگر یاد کن :	حالی خوش باش دان کہ مقصود انست
تر دامن و خشک لب سخن بنڈیرو	با سونبتہ دم زن کہ در و خوش گیرو

بہا گتے چور کچھو ٹالا بچھ لفظ چور براسے آن گفنتہ کہ در بار  
 امانت خیانت کردہ یعنی عشق و عرفان کہ در و ودیعت بود و آرزو اشنا  
 ہوا و حرم صفت کردہ بہ تعلق ماسوا خرچ کردہ پس مرشد میگوید کہ  
 ہر چہ کردنی است بکن و کوششے کہ داری بہوش آسے ورنہ ۵

آخر نہ بزیر گوری باید بود ۵

رے من بہور نہ ہونی ہے آون	ایکو کام نہ کر سیکے آئے برس گنادن
---------------------------	-----------------------------------

لئے لفظ چور بر عارت حمل کردہ می شود کہ از دنیا و اہل دنیا بجمہ  
 خدما صفا و دعوے ماکدہ چیز ہا حاصل کردہ و گرفتہ و ایستازا چیزے  
 نیست چنانچہ حضرت حسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ کہ من دنیا  
 را بازی و ادم یعنی نان این جہان خوردم و کار آن جہان کردم یا آنکہ  
 اشارت بر بے وفائی معشوق میکند کہ گر بخین از عاشق کاراوست و وز دیدن جان شماراوست

عنت آمد پئے دل بردن در سینه نیت	وزد از خانہ مفلس خجل آید بیرون
---------------------------------	--------------------------------

تو یکی بوند اشارت بر گرمی دل است کہ فطرہ سوخته می گردد و معنی ماند عدو ہے بیا بون دل کہ آن بریان  
 اوست کہ بری بن گئی فی الواقع شکستہ قدیمی دارد کہ بجا میرسد کہو گما گما اوست ہو گنواراے تاکہ نہ بخت

عقل معا حاصل نمی شود۔ و ہوبی بیٹا چاند سی کیا پہا لے چراے

نقصہ بر سنجاب تباہی ناز نینی راجہ نسیم	گر زخار و خار ہما ز دستہ و بالین غریب
--	---------------------------------------

و گافرا آن معنی دارد کہ بر چہ دل عاشق ترا از خیال غیر شست و شوی  
 میدہد صاحب لمعات میگوید یعنیست معشوق آن اقتضا کرد کہ عاشق  
 غیر او را دوست ندارد و لاجرم خود را عین ہمدانشا کرد تا ہر چہ را دوست دارد او را دوست داشته باشد

غیرتش غیر در جہان نگذاشت	لاجرم عین جملہ اشیاست
--------------------------	-----------------------

کانوین کمل سہیوٹھاوسی کلیم را اشارت بنور ذات میکند

کہ سیاہ است - ۴

اہو نندلال ہیجت ہون تیکام کا ہے نہ دیہو

یعنی در ہر تلوین افتادہ ام چنان کن کہ بہ تکمین رسم المقصود ہر وقتیکہ  
ان نور بر سر و دوش سالک منور می شود بمقام اصلی کہ تکمین است  
میسر - باندر کے ہاتھ ناریل - ۵

رموز عشق مگوزا ہد ریا ئی را | مکن بشر بد آموز دوستائی را

وناریل را بارموز عشق ازان مناسبت کردہ کہ در کشادن آن ہر دو  
تردو است - ۴

کہ کس نکشود و نکشاید بکلت این معمارا

سنی اور بے خرچ ۵

پیر و کش ماگر چہ نذار دزر و سیم | خوش عطا بخش خطا پوش خدائی دارو

قول حسین واعظ رمتہ اللہ علیہ شہور است کہ صوفی را دو حالت  
روی دہد یکے سوختن بے تکلف دوم ساختن بے تقرف

دو ہر ۵

دیر ابل جوتیل ہون ہم بن تیل بلا نغہ | نان ہم بلنغہ نہ بالینغہ یوہین بل بل جانغہ

گہرین میری مالو ا دکھ چندیری جاے۔ ۵

باغ مرا چہ حاجت سر و صونو پر است | شمشاد خانہ پرورد ما از کہ کتر است

آرے۔ ۶

در زیر کلیم نشت ہست در ۵

درون خانہ خود ہر گدا شہنشاہ است | قدم برون منہ از خنوش سلطان باش

مژنہ سوئی پیٹ کوئین۔ اگرچہ لسان حیت زدگان ظاہر حال  
گنگ می نماید یعنی مجال سخن نیست۔ ۶

وز مقامی حرف میگویم کہ دم نامحرم است

لیکن باطن شان سوتی تمام دارد کہ حدی نہایتی ندارد ۵

کشیدہ جملہ را ماندہ دہن باز | زہے دریا دل رند سر فراز  
بتی کر حسن در عالم نمی گنجد عجب دارم | کہ دایم در دل تنگم چگونہ خانمان دارم

لا یسعی فی ارضی ولا سماعی ولكن یسعی فی قلب عبدی المؤمن  
سارا دن چلی پاکے تل بھور۔ ۶

صدم حلیہ پیایم دبر جاے خودم

روندگان منازل معنی طے مقامات میکنند و باز بدیوار جسم

استقامت می گیرند چه خوش است - ع

بے زحمت پاگرد جهان گردیدن

تیلی کی بیل کون کهر مین کوس پچاس ہمین معنی دارد  
و این وصف اہل دل است کہ خود سیاح است - ع

بنشین و سفر کن کہ بغایت خوب است

تانت باجی راگ بوجھا اشارت بر ساز آئند و ساز آناہد  
میکند کہ ہاے ہویت نام اوست پس از استماع آن ساز پردہ  
حقیقت بر مستمع منکشف میگردد و خیال غیر انگجائی ننہید ہر

ور گنج و ماغم مطلب جائے نصیحت | کین حجرہ پراز زمزمہ چنگ رہا است

کہ بیان اوست پیٹ کا پہمان چلیجہ سبحان اللہ تلاوت باطن  
بے تکلف از ظاہر ہوید است فاما بر آنکسے کہ شہید است - ع

در حق گویدت انان اللہ

ہو الظاہر ہو الباطن - ع

مغربی انجھ تو اش سلطوی در خلوت | من عیان بر سر ہر کوچہ و کو می بینم

ہاتھ گنگن کج آرسی - ع

چشمی دارنی عالم اندر نظر است	دیگر چه معلوم چه کتابت باید
کوڑی مار بٹورہ چونے طعن برز باد میکند کہ نقد را گذار شسته	بر نیہ رازے و نیازے بے اندھدرین معنی کہ گفتے
بیسزرم ازان کہنہ خدا کہ تو داری	ہر لحظہ مرا تازہ خدا کے دگر است
منکہ امر و زم بہشت نقد حاصل میکنم	نسیہ فر دے زاہد را کجا باور کہ تم
مور کھ کی دس رات چھیل کی ایک گھڑی۔ این مثل نیز بڑا ہ	است کہ دمام متکلف می ماند و حصول بے
اے چلہ نشین کمان نہ گشتی	تیری نزد می نشانہ گشتی
و حقیقت از خود رفتہ را معلوم کہ	
نماز بخودی تکلیف ارکان یعنی تابد	چو وجد شمیم یک سجدہ شوق دین گیری
<p>بہر شب را شب قدر گویند و ہر روز نوروز یعنی بہار تازہ چنانچہ قول کلان  است شب خدائی است و روز محمدی بازار خدا خریدار مصطفیٰ اصلی اللہ  علیہ وسلم آ رہے دل شب داند کہ جگر شان سوخته کیست و نسیم سحر داند  کہ چراغ شان افروخته کیست و چھیل بر اے آن گفتے کہ لذات ہر مقام  یافتہ و از سیر تلوین بہر تلکین رسیدہ و رو تا فتہ میں حال زاہد آنکہ</p>	

عمر یکزشت و حدیث در دمن آخر نشد

شب سپایان شد کنون کوته کفر انسا را

و قول کامل آنکه ع

از هستی تا عدم یک جست میدار و تتر از من

بیطیان آون بطیان جاوون کمیت نه روندون پہلی تم کماون ع

بابراه استقامت میرودیم | نئے پے کشف و کرامت میرودیم

پس میگوید مرد اہل سفر الزدات و حالات تلوین این راہ کہ معاملہ

و معائنہ و مکاشفہ گویند و میدہد و سیج مرتبہ را در نظر نمی آرد و ما فریغ

البحر و ما طغیٰ بلکہ میگوید ع

نیسم چو قطبی و غوثی نیسم چو بسطامی

و بمرکز اعلا و مرجع معلیٰ کہ مشاہدہ می نامند می رسد روزی در

موسم گرما کہ حرارتش با سوز عشق لاف ہمد می زدی و پیش زمین

با سینہ عشاق جنیال ہمہ می کردی مسافر شدم یاری ہمراہ با بود

خود در وقت ظہر بمنزل رسیدم و یارم در وقت مغرب رسید پرسیم

کہ تا حال کجا بودی گفت کہ ہر جا کہ درختان سبز و اشجار تازہ می یافتیم

خوابے و استراحتے می کردم ازین سبب بمنزل رسیدم المجاز قظرت

الحقیقۃ پس باید دانست کہ مردان راہ جز مقصود اصلی دیگر در نظر نمی آرند  
بلکہ خطرہ ہم نمازند

فریب میدہد آسودگی اشوق تدبیرے  
برنگ غنچہ خوابی دیدہ ام آسودگی تدبیرے

الاستقامت فوق الکرامت کہتی پر جھینگر بیٹھا ساہ کما یا وصف  
اندیشہ میکند کہ

اے برادر تو ہمین اندیشہ  
بالبقی تو استخوان دریشہ

چون اندیشہ بردل صنوبری کہ مجمع خراین است استقامت یافت  
شاہ گردید۔

من تہر کین سہ سب پانوہ ناخو تو کاوڈ کیت

آرے دل بادشاہ است و جوارح رعیت ادست اما چون خبر یابی از  
سعیت او جوگی شفق داری پاوے تو جہاڑ تو ٹہری بو اوے  
معنی مثل ازین فرو باید نمید

از لب میگونت آیا گر بیام جرمے  
سیانم از دو عالم ہدم و بیگانہ را

بانہن مارین پرواچی

اے بلبیل روحنہ مقدس  
مردار جوے بچو کر گس

صدیقت کہ یوسف خود را در زندان و چاہ انگندہ ناکدر دانا و کوتاہ

نظر - ۴

بشناس خویش را کہ تو شاہی نئی گداہ

بر خود لقب از حواس کردی حیوان دگر قیاس کردی

تنگی نہاے تو کیا پنچوڑے - اشارت بر اہل تجرید و تفرید

میکند کہ از جہد علیق مبتا است معنی لفظ نہاے آنست کہ چہ

در ریاسے امکان غریق است اما نہ ازین فریق است

کار پاکانرا امتیاس از خود بگیر اگر چہ ماند در نوشتن سیر و شیر

قول حضرت مخدوم شیخ بہار الدین ذکر یا است قدس اللہ روح الغیر

کہ میخ طویلہ را در گل نہاوم نہ در دل پس از روز حساب باکی نذرند

عاشقانرا روز محشر باقیامت کار نیست کار عاشق جز تماشاے جمال نیست

آہم کہانے کہ پیر گننے یعنی نظر بر کیفیت باید کرو نہ بر کیفیت

و کالی کہائین کہ کلہاڑ بانہد بہین درین ہر دو مثل حال نقل

مشاہدہ عیان است کہ مجذوب دانند و بالعکس اینہا کہ اہل مکاشفہ کہ

ہر چند صاحب کمال اند لیکن جو یاے مقام و حال اند و درین نقل

بیان اہل کشف و شہود پیدا است کو پانی بود زنی داشت حرصہ  
 سارقہ چنانچہ شیر و دوغ و مسکہ و ہرچہ فرعیات شیر است نمیکنداشت  
 و میخورد روزی پدر آن زن رسید شوہرش با پدرش شکوہ کرد کہ  
 دخترت شیر و روغن و غیرہ نمیکند از من از دست او بجان آمدہ ام آخر الامر  
 پدر با دختر نصیحت کرد کہ تو تنہا شیر را خور وہ با شئی و دیگر فرعیات  
 او دست نیالائی کہ در شیر ہمہ موجود است پس باید دانست کہ اہل  
 شہود و مقامی یافتہ اند کہ ہمہ حالات و فرعیات مراتب تابع اوست  
 آم کے آم گٹھلی کے دام۔ سبحان اللہ عجیب کیفیتی کہ ہمہ کیتھا  
 وابستہ از دست آرے من لکھ المولے لفلہ الکل عم

سب رنگ لایو لال بنان

گہرین کہانے کو ناخنہ پیشہ پر کا بیاہ این مثل راست  
 و درست است گہرین کہانے کو ناخنہ اشارت بر فنا نے  
 سالک است کہ ہیچ ندارد پس جانے کہ فنا است آنجا بنے  
 نوید بقا است۔ عم

چو گشتم مست ولا یقل نقاب از چہرہ بکشودی ۵

فنا فی یار می آید باینی که میدانی	ترا دیدار رزانی که من خود از میان فرم
<p>نانون نه جانون تیراتون چهر امیرا - اشارت بر غیب میکند  که بنامه هم در لغتین می آید و شوکتش بر ما غالب یومنون بالغیب  لغیبه اوست ۵</p>	
اے عشق ندانم از کجائی	بیگانه نمائے آشنائی
این آشنائی این است مهربانی ۵	مانام او ندانیم او حال ما پیر
<p>دورزی کا کیا کوچ کیا مقام این حال علایق و عوایق بریده است  که سیر معنویش را الواقع صوری غلطی ندارد بمرتبہ فاذا فرغت فانصب  والی ربک فارغب سرفراخته و ذالیقہ مولو اقبل انتمو لو اداشته  آرے - ۵</p>	
غلام مہمت آنم کہ زیر چرخ کبود	زہر چہ رنگ تعلق پذیر دآزاد است
<p>و دورزی اشارت بر آنست کہ قطع و برید تعلقات کردہ -  کہ ہی کی کون مین نو پنسیری کا چولا اگر چہ اولئک کالا نعام  و ہلک الثقلون در باب تن پرستان است اما فی الحقیقہ نہ مرتب  علوی و سفلی در تنگ دل شان دو بعیت است ۵</p>	

<p>بشناس خویش را که تو شاهای نبی گدا</p>	<p>درست هر چه میطلبی بان غلط کن</p>
<p>امانه بدین صفت که هستی</p>	<p>انے شخنة این فرزند پستی کاینجا نرود و خرتو واکر و</p>
<p>کین ره دل صد هزار خون کوه</p>	<p>پاوسیر کی لوکھرمی تین پاؤ کی پوچھے این مثل را نیز بر معنی اول محمول نموده من فہم فہم پوت بھئے سیانین دارور کی میانین وصف وجود ثانی میکند لم یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد موتین</p>
<p>در تواز کا ہلی نشانی نیست</p>	<p>تا وجودت وجود ثانی نیست</p>
<p>پس چون وجود ثانی متولد از سالک شدہ و کمال گرفته الزم و النسب کہ نحوست دخل ندارد و نقصانے خیال نہ گمارد حلاوت این مثل از کسب معلوم خواہد شد و وہ ہو دہو لا اچھا چھ ہو دہولی - ۶</p>	
<p>یکسان ظہور و دست چه در کعبہ و کشت</p>	
<p>المقصود قول عارف است کہ خلق را در حق و حق را در خلق می بیند مفصل را در مجمل و مجمل را در مفصل یعنی یکرنگ است پنج مل خدا داخل و پنج معنی مثل ہم در حکایت پیدا کردید</p>	

یارمی دارم کہ جسم و جان صورت اوست	چہ جسم و چہ جان جملہ جہان صورت اوست
-----------------------------------	-------------------------------------

پس - ۴

ہر جا کہ امامقام نمایم دیار ماست
----------------------------------

دودھ کا جلا چھا چھ پہونک پہونک پیٹے۔ اُرے چشمے کہ در  
 نظارہ افتاب سوزند پس آفتاب سا در آب بہ تکلف دوزند یعنی  
 سالک تیرتی کہ از ذات یافتہ - ۴

جن ڈار و زکن سمنڈ سمنڈ بہر نیاہو چابین
--

در صفات ہم کہ تنزلات است یعنی چھا چھ بنطہ عبرت می نگر دوزدین فرد  
 سطوت ذات و صفات باز جو ۵

تا بغرم جلوہ آن بے باک می آید برون	خون ز چشم حلقہ فتراک می آید برون
------------------------------------	----------------------------------

ہمدین معنی است ۵

بیہوش زندہ می گردنہ سوسو کشنگان بگذر	کہ این آسودگانز با زبے آرام خواہی کرد
--------------------------------------	---------------------------------------

نرور کوٹ جو پار - ۴

دگر ناموس راز ماسلامے
-----------------------

حال سالک است کہ نفرت بہ خودی خود مینماید کہ محکم ترین او حسن حصار

است تا سفر و کفنگ و تعال پماید - ۶

تو خود حجاب خودی حافظ از میان بر خیز

کایار اکین و هرم الشریعت انغالی آرے و هرم یعنی دین موقوف  
چر جسم است که یافت دین از افعال است و آن بے جسم میسر نیست  
و النظر لقیته اقوالی - ۶

ترسم که من بمیرم و غم در بدر شود

ازین حسرت محافظت او میخواهد و الحقیقه حالی چون علادت

اگر تجلی خاص خواهی صورت انسان پیرین

شخص را بشناس کوه اول و هم آخر است

یافته در مرمت آن کوشیده مشهور است که حضرت ماحضت  
غوث الاعظم همواره لباس فاخره پوشیدی و طعام لذیذ خوردی و  
گفتو اسمی کاظم الاعظم و سبحانی ما اعظم شانی قول باینید است  
قدس الصدر و در و این حال اهل شهود است کایار اکین پاپ  
نہ پن - ۷

چه احتیاج بکشتی بود ستاور را

مسافران تو از قید جسم آزاد اند

مسافران منازل معنی را از او در اعطه صورتی چه در کار دیگر بستن

کلام قدسی است لا ینظر الی ابدانکم و افعالکم و اعمالکم  
 و لکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم پس ازین قول نیز هویدا گردید  
 که جسم موقوف علیہ نیست بلکه بے حاصل است و مفصل درین  
 مثل احوال اہل کشف یافته می شود و گرنہ در میان معنی مثلین  
 تناقض رود ہیا کاپیارا کاچھ مین پنیان درین مثل بیان آن  
 شخص است کہ این شفقت را شناختہ و خود را در علاق کشف  
 انداختہ و آن آہستہ

ترازنگرہ عرش میزند صغیر	ندامت کہ درین داکہ چه افتاد است
-------------------------	---------------------------------

دوہرہ	
-------	--

تین لک کوٹھا کر تھا ہوتے ہیں کچھ کوری	تیرونا نولیت مر لی میں تیرت دہم دہوری
---------------------------------------	---------------------------------------

رہز و دیگر شنو لفظ ما محمول بر مقام اصلی است کہ آنرا صور علمیہ گویند ازان زائیدہ  
 در عین آمدہ و پیارا آنکہ چون خواستم کہ خود را ظاہر کنم آدم را آفریدم یا  
 آنکہ آدم را بر نمونہ خود آفریدم خلق آدم علی صورتہ وجہ الانسان سری  
 و صفتی موسوم کردم پس معنی مثل باید دانست کہ باین کمال و ظہور اتم  
 خود را عاجز و حقیر نمودہ و بنا بود شاگردیدہ

از حادثات و صفات آن صوفیان گمیز	کز بود غم خورند ز نابودش دمان
---------------------------------	-------------------------------

بیان اوست آری ۵

کسی مرد تمام هست از تمامی	کند با خواجگی کار عنای
---------------------------	------------------------

چکنا گمرا و صف دل عاشق است که خطره ماسوائے برو قیام  
 نگیرد و از ملامت خلق هیچ گران نی. ندارد گھر بین پکین چو ہے  
 با ہر بے این مثل نیز حال عاشق است و شش درین فرد پیدا ہے

بظاہر منکر گمچہ در نظر سبز م	بسان برگ حنا باطن ہمہ خون است
------------------------------	-------------------------------

کاکے کٹری او چھہ کارہ لیا۔ درین مثل خوش حالتی

است۔ ۵

قالہم اینجا است جان در کوئی دست	خلق را وہی کہ جان در قالب است
---------------------------------	-------------------------------

کاشفی فرمودہ ۵

چشم و غمہ و خط سیاہ و زلف و راز	بجیلہ جان کچنان دشتم او انگذاشت
---------------------------------	---------------------------------

سٹمالا بنیان پر ہر تو لے۔ ازان قبیلہ است کہ تکمین رسیدہ  
 و از جبت و جوئے معطل کردیدہ و لذت ملک چشیدہ و بنیان  
 آن معنی دارد کہ دوکان دلش از لذت ہر مقام مثلند و است پس چو

از حادثات و صفات صوفیان کبریا  
کز بود نعم خوردن زنا بود شادان

بیان اوست آرے ۵

کسے مرد تماشاست از تمامی  
کند بانواجسی کار غلامی

چکنا کھڑا و صف دل عاشق است که خطرہ ماسوی برو قیام نگیرد  
وا از طامست خلق بیچ گرانى ندارد کھر مین مکین چو ہے باہر پی  
این مثل نیز حال عاشق است و شر حش درین فرد پیدا است ۵

نظارہم منگر گر چہ در نظر سبزم  
لسان برگ خبا با ظم ہمہ نوشت

گای کھڑی او جہد کاڑھ لیا درین مثل خوش حالتو است ۵

قالہم اینچاست جان رکوی دوست  
خلق را وہمے کہ جان رقالب است

کاشفی فرمودہ ۵

ز چشم و غمرہ و خط سیاہ فرہت دراز  
بجیلہ جان کہ نگد اشتم دانگذاشت

ٹھالا بنیان کھر کھر تو لے ٹھالا ازان قبیلہ است کہ تمکین بریدہ  
وا زجت وجوی معطل کر دیدہ ولدت ملکہ چشیدہ و بنیان آن  
معنی دارو کہ دکان دش از لذت ہر مقام تلذذ است پس ہچو  
کاملے ملکہ داشتہ و خود را معطل انکاشتہ ہر دم بہان یک حسن

حقیقی را در هر لباس می سنجید

تو هر رنگی که خواهی جامه می پوشی | که من آن جلوۀ قدمی شناسم

و از خوشی در خود نمی گنجد و میگوید

عاشقم بنقنق و جاہشتاد جایکجا مقید شدم  
یارگر هر جائی آمد بنده هم کم یسرم

لاکھ اسیر نیکل پڑھے تو ایک بھوس لاکھ بیسی

ترجمہ حدیث ست اشارت بہ شرک خفی میکند کہ ہر چند تبر

یکے رسیدہ اما از شرک تمام نہ رہیدہ الشوک فی امتی اخفی من

دیب التملۃ الّتی تدب فی لیلۃ مظلمۃ علی صحراۃ السودا

اے کاش نبودے عواتی | کز تست ہمیں حجاب باقی

اذکر لیلۃ اللبیب خطاب با ابایزید بسطامی بود و اسیر برائے آن گفتہ

کہ محرومان چرا گاہ فضای انس را شبانی میکند و میرساند اپنین مری

بن سرک نہ دیکھی آرے از خود گذشتن معراج مردانست

بیشان بال و پراز امیرش خاک

پرتا کنگرہ ایوان افلاک

دلا بر سعی دیگران منشین کہ برای تو نذر رفتہ اند و از گفتہ کسان خور سندن  
 مشکوکہ برائے تو نگفتہ کانو کا جوگی آن کانو کا سمدہ درین مثل  
 اشارت بہ نفحت قیہ من روحی میکند کہ در شہر وجود از کثافت  
 نفسانی لطف او یافتہ نمی شود و با آنکہ در مقام علوی بشرفت و برآ  
 تجلی و منور است دیگر شہود درین مثل صفت انسان کامل است  
 کانو کا جوگی یعنی در مقام ناسوت کہ امکان است بحکم  
 انا بشر مثلکم طعنہ بدخوانان ویے بصران گشتہ و در دارالقرار و جوب  
 از سلطنت انا محمد بلا میم برسند شاہی شستہ کافرے با حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در ایامے کہ حضرت قاسم وفات  
 یافتہ بود این ایتہر گفتہ و ہذا ساحرا و مجنون و مہتر جبرئیل علیہ السلام  
 در لامکان از پس پردہ لالی وحی از وسفۃ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ  
 چہ رفر رفت ۵

ماہیچ نیسم جب دہایم	کہ چون مکسیم و کہ ہمہ ایم
بلی کے بختون چھینکا ٹوٹا کر بنی	تحقیقت حریص مال است
و عاشق ہم حریص جمال و جویان	وصال پس عاشق میگوید کہ انچہ نابود

بوجود آرد و از غیب بشود آری مدد طالع بود کارے کہ از بازوے

سمی نمی کشود خود بخود از ہر رنگے جلوہ فرمودے

ہر لباسے کہ پیش نظر می آید

خلعت تازہ برائے قدر بچو کسی است

اپنا دام کھوٹا تو پر کھانوں کیا دوس اپنا دام اشارت  
از عمل سالک است کہ کشودی از دنیا فتنہ و قلب گشتہ ع

قلب سیاہ بود از ان رجرام فیت

پس ترک اغراض از متمد می کند و میگوید اگر چہ خورشید صلی السویہ  
برف ظلمت در نوید است اما روے گا در سیاہ و روے جامہ

سپید است

طیب عشق سیجا دم است و شفقت لیک

چو در دور تو نیاشد دوا کر ابلکند

اکرون اور پھونکے

دے داریم اندو ہی سکر داریم سودائی

نمدارم جز اندو ہی و سودائی من مخزون

مری پوت کی بڑی بڑی آنکھیں قول عاشق است

مصرف و نثار آن گرویده روزی رسول صلی اللہ علیہ وسلم میفرمود کہ با  
 اہل بصرہ مقابل نباید شد و ہارا کے شراب و طعام نباید کرد ہدیرین بود  
 کہ شلنجی در باغ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ نشست فی الفور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم حلوائے گرم بچتہ پیشش برد و از دست مبارک  
 خود لقمہ در دہن اوئے انداخت و او بر ہر لقمہ گریہ میکرد و ناخوشیہا  
 می نمود کہ لقمہ آب سختی چون می اندازی کہ دہتم درد میکند و آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم بسیار ملول می شد و عجز و عذر می فرمود باید دانست  
 کہ حمایت ذات دین حال نمودار بودہ و گرنہ شلنج را خود امر فرمودہ  
 چنانچہ بالا گفتہ کینی نہ کوٹھی ترکش کہان ٹانگون درین مثل  
 حال درویشان اہل ظاہر است کہ کار بے و کردار بے نذارند و  
 شمارے خواہند گفتہ نہ پوچھے با ترمی مجھو ہن سہا کن نانوں  
 بین این حالت لمولفہ ۵

ز خود رفتن ہم آغوشی ستبازان دستان | بے جز آب نمائند غواصان ریاری  
 نانوں کی پوری اکل بس حین بران کسے کہ نامش انسان و قول مجلس  
 یہاں ای ایسی در پدی مرونگہ کہ چرا آمدہ حیوان نہ کہ بہر چرا آمدہ کونکی

## کا کر مصرع -

ہر آن ذوقے کہ من دارم بگفتارم نمی آید

آرے در مغز جان سر شتہ اند بر روے کاغذ کم نبشتہ اند من عرف است  
 کل لسانہ سونان اور سگندہ وصف انسان کامل است کہ چند  
 بالقوہ مخزن اسرار الہی است اما بالفعل ہم تجلی بجلیہ جمال امتنا ہی است  
 اندھلا بانٹے ریوڑی پھر پھر اپنوں دے بشنو اندھلا  
 یعنی غیرانہ بیند و بر حال یگانگی نشیند پس ہر عرفان کہ مے گمارد و ہر  
 ذوقے کہ مے برارد و ہر کہ جان مے سپارد بدوست میدادہ باشد  
 فایما تولو فتم وجہ اللہ موٹہ منڈایا اور اولی پڑی بیدوست  
 کہ موٹہ منڈایا عبارت از فقر و طلب میکند یعنی طبع دیگر از سر  
 بدر کردہ اولی پڑی اشارت از سودا و واردات و تصدیعات  
 و استخوان این راہ میکند

اینقدر پس کہ براہت سر و سودا دارم

مشہور است کہ آرزو ہر سز ذکر یا علیہ السلام را ندند بات پرانی  
 جو کہے اینچا کھینچا پھرے جاے مقولہ کامل است بات پرانی

اشارت بغیر ماسوا کرده یعنی غیرت معشوق سخن غیر را کجائی نمیدهد بر بعد  
 اگر بوقوع هم آید موجب کشمکش عارف است چنانچه خطاب با بایزید  
 رحمه الله علیه شده بود اذکر لیلۃ اللین دیگر شوبات پرانی  
 اشارت بالوہیت میکند یعنی در اظہار آن حالتی است کبر  
 منصور حلاج رفته قدس الله روحه آری سنہان درمی پیار  
 مین کو کھ پری ہوائی معنی این مثل در حکایت حرکت و جانش  
 ۶ نگہ مصرع -

در زیر کلیم تست ہشدار

روین راج نہ پائے ۵

عرقی اگر بگریہ میسر شد وصال صد سال میتوان تہناگر سیتن

جہان رو کھ نامخ تہان انڈہی رو کھ میگوید جہان  
 رو کھ نامخ یعنی صوائے لامکان و فضاے بے نشان کہ تعینے  
 و نشانے ندارد ہمین تشخص شخصی پیدا است کہ شجرۃ زیتونۃ لاشرفیۃ  
 و لا غریبۃ الاینہ وصف اوست قول حسن و اعظم حمدہ اللہ علیہ است  
 کہ تا تو در میان نآمدی کمانہ پیدا نشدہ

معیط و مطلق و پایانی اردو بجا حدیث	یقینم می شود ہر دم کہ ما باشیم سہا
------------------------------------	------------------------------------

جب گھر آئے پانہ تے تب گئے کروندے کھانہ رتہ  
سلوک میگوید یعنی جو انے مورد و مرکز عرفان و طفل و پیر ازین  
حالت حرمان بس موسمے کہ مہبط انوار الہی باشد گذشتہ طلب  
باطل نفسانی چون رفتہ ۵

ہر نفس نور سیدہ مہمانے است	پاسن ارش کہ بہتر از جانے است
----------------------------	------------------------------

گھر کا قاضی دو درے اگلے ۵

من از بیگانگان چندان نتالم	کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد
----------------------------	--------------------------------

روزے لیلی را آزار شدہ بود عمدے در میان آورده اگر صحت یابم  
دیگے پنختہ از دست خود یک یک کفچہ در کاسہ ہر یک فقرا و غریبا  
میداد کسے بجنون اطلاع داد کہ لیلی امروز فرصت یافته طعام  
بفقرا میدہد ترا ہر گونہ رفتن و از دست او طعام ستدن و اورادین  
لازم است بہر حال فی الفور بجنون کاسہ گرفتہ خوشان و شادان شیش  
لیلی رسید کاسہ فرا کرد لیلی بر کاسہ اش کفچہ چنان زد کہ پارہ شد  
بجنون برقص آمد و خوشیہا کرد و غریزین رزمیگانگی درین بین پیدا

الہی شوقِ خوشی بزرگانِ کزینستنا  
 سر امید من بریدہ در دامانم اندازد

۵

تو نظر باز نہ ورنہ تغافل نگہ است  
 تو سخن فہم نہ ورنہ خموشی سخن است

مری کچھیا پاٹے کی نا و تحقیق است مری کچھیا اشارت  
 بہو تو قبل انتمو تو میکند آسے نیاز تو ہمیں کہ خود را در بازی تابا دوست  
 بسازی مصرعہ

تو خود حجاب خودی از میان بر خیز

اگون دوڑ سچوں چھوڑ حال کامل است کہ ہر مرتبہ را پس پشت دادہ  
 طے مراتب کردہ ۵

اگر طالبی کاین زمین طے کنی  
 نخست اسپ باز آمدن کے پنی

مردے کہ وصف بھیجا بہ بیچ پشت دادہ روے نیاورد و در منقبت  
 علی ست کرم اللہ وجہہ یعنی ہر مرتبہ را کہ پس پشت کرد باز بدورد  
 نیاورد جوئے پاٹے کی پو تھی سوئے مکھ بچن اشارت  
 بدل و زبان صدیقان است کہ اقرار باللسان و تصدیق با <sup>قلب</sup>  
 وصف ایشان است نفاق را گنجائی نیست اونٹ کی چوری

نہورے نہورے طرفہ تماشاست نہورے نہورے اشارت  
 بمراقبہ میکنند یعنی مراقبان معانی چون سردر گریبان کشند حلاوت  
 عرفان کہ علو ال درجات است در بر میگیزند و چوری عبارت از نگہ  
 دیکران نمی فہمند کہ چه میکنند دہرہ

احمدت اونکھے رہیں لوگ جانیں اونکھانھ  
 بورالوگ نہ جانیں اونکھے اونکھے جانھ

تیتیر کے منھ کچھین اشارت بگفتار دل کردہ کہ ہمہ لذات تابع  
 اوست جوئیستی جو بھاڑے سیمٹے ۵

ہم خدا خواہی وہم دنیاے دن | این خیال است مجال شجنون  
 آرے چھوڑے گانو کا کیا ناتا و مرن چلی سوک سامنے ازہین  
 قبیل است و معنی ہر دو مثل یکے است ۵

اگر نیل این راہ داری درست | بکام تنگ است منزل نخست  
 کھیتی کھسم سستی اشارت بہ ممکنات می کند یعنی رونق اسمعی صفات  
 بے سستی و ذات نیست و نفخت فیہ من روحی ۵

چو یک ساعت کند پنهان ازان رو | فتد در عرصہ نابودشان گوے

ار معنی مثل گفتگو سے معطلہ غلط شدہ اند اندھلے کو اپنا کلمہ سوکوس  
 میں سوچھے وصف نامیناست کہ بالاگذشتہ و اکثر جاگفتہ شدہ  
 پس عجب نامینائے کہ مقام اصلی خود را کل شے بیرجع الی اصلہ ہوارہ  
 می بنید کول کوئے بلرام سیکا آرسے

تو قائم بخود نیستی یک قدم از غیبت مدد میرسد و ہمدم  
 میری سین آگ لیا فی نانو و ہرا پلساند رار شاد بر تہنیہ انانیت  
 میکتد و اشارت برابر امانت می سازد کہ ہر چہ ہست ازوست  
 از خود نمودن نادانیت کہ احکامات اذاقورن بالقدیم ہم  
 لہ اثر باید دانست کہ غیر از جلوہ رایت ربی بر بی دیگرے دخلے  
 و نامے ندارد بے نیطلق و بی لسمع و بی میصربیان اوست آرسے  
 کھانے کو علا والدین چہرنے کو فروز گفتن لائق نیست  
 چونکہ ہر چہ ہست ازوست و بدوست و ہوسست بد دیگرے  
 منسوب نمودن نادانی است ع

عبارت را اشارت گفت بر خیر

مصرع

نظارہ جمال خدا بخدا نکرده

غزیزین موزات معارف در عبارت نمی گنجد تعلق از اشارت است  
 پس از علم رسمی حصول نه تمحو تھا چھٹکیے اڑا طرجاے و این بچاره که  
 درین امر عاجز است و حیران کو استعدا وے و طاقتے که بدگیران ارشاد  
 نماید آپ ہی بابا مانگنی و وار کھڑے درویش لیکن ذوقی  
 و وجدانی در آئی که سر رہ بر کنڈاین کس معطل می ماند و تاب اخفاے  
 آن نمیدارد کون کہے راجا و هانکٹھے پس از م و انسب آنست  
 گوینده همانست نہ این ناتوان و پچھانست اسپر کی ڈھینڈی  
 مہتیا سرخروے یا آنکھ تیل تیلی کا بہگت بہیا جو کی گفتن  
 منسوب نمودن کار نادان است آرے ۵

نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند

فی الحقیقت از دم نائی کند

حرے پر سو و ترے وہ وہ چه خوش است ناز معشوق جز نیاز  
 عاشق بر تبادے

ہنوز آن شہسوارین ہرچو لانگی وارد

من اندر خاک سیدانش لکد کو بیگم

مختصر آنکہ مصرع -

نزویکان را بیش بوج و حیرانی

یعنی نزویکان مردگان حقیقی کھانے کو اونٹ لاو نے کو مرغی  
عبارت از نفس میکند کہ درصین آمال است و در پے بجابت و سماعت  
کمال آرزو ساز کما اگر علمے و اختیارش و سہد قانع نشود و در بار کشی یاد  
حق تحمل نہی آرد مصرع

خلاف نفس کا فر کن کہ رستی

پہلیں کہ خصائل نام محمودہ اش تراشی کہ در سو خنکیش عین فرخنگی است  
کٹے تو کسان کا سکھے تو نائی کا اینجا کسان را بانفس مشابہ  
کردہ یک تماشائے است ورنوشتن مے اید من فہم فہم نائی  
باسانک مناسبت دادہ کہ خیال نعیمی تراشد  
مین تبری لچری کہانو تو میری لڑکی کہلا و نادرنشلے کہ بیانش  
این باشد یعنی اسے رحمن رحیم من از لذات نعیم تو و عطاوت ماورا  
ایسا و ہم تو متلذذ شوم و ہر بارے و تعلق کہ بہت بتوسپر دم ہمزینی  
بزیر کے فرمودہ رباعی

تو آن نہ کہ بہ زخاوند پروری

فرزند بندہ است خدا تو عم مخور

در مقابل است کج سعادت بر او است	و در برابر است بیخ زیادت چمی بری
درین مثل معنی توکل پیدا است آری بجی المنفون هویدا	
سپردم بتو مایه خویش را	تو دانی حساب کم و بیش را
آه صد آه رباعی	
طفل تا کیر و تا پد یا نبود	مرکبش جز گردن با با نبود
چون درشتی کرد دست پانمود	در عنان افتاد در کور کبود
میرے میان کی الٹی ریت سانوں مانس اٹھا و بھینٹ	
حال سالک است سانوں مانس اشاعت بر جریان اشک کرده	
و اٹھا و بھینٹ به قیام عبارت دل منسوب نموده یعنی سر انجام	
و قیام عاشق در زار است مصرع	
که ماد و عاشق زاریم و کارمانا ریت	
سود از دکان راجرزاری کارے نیست و غیر این وسیله در حریم جانان	
بارے نہ فلیض کو قلیلا والیبکو کثیرا	
زمین واقعه بیج دوست و تنم نگفت	جز دیده که هر چه داشت در پایم نخت
و این خود هویدا است که درین حال چشم را آب و تاب بے نمایش آفتابیت	

میرے میان کی الٹی ریت اشارت بنیاز معشوق نمودہ آئے  
 دوہار گاکے کی دو لائین سہین رفرنا در رفت جیسا منہ  
 تیسری تھپیڑ آئے تکلم الناس علی قدر عقولہم بوالہوسان و  
 اہل خرد سخن عرفان پچو در می پیش خیران فی الواقعہ خرد چہ یار ۵

اے کہ از دفتر عقل آیت عشق آموی

ترسم این نکتہ تحقیق ندانی دانست

بوڑھے منہ منہا سے فی الواقع ۵

عشق ہر جا کہ سر برافرازد

پیر صد سالہ راجوان سازد

چہ خوش است مصرع

ہر کہ کہ یاد روے تو کر دم جوان شدم

سوت کے بنولے ہو جایہ بڑھیا بیٹھ بن رہی حال شوریدہ  
 راست سوت عبارت از تعلق و تدبیر است یعنی ماند یا ناماند مصرع

جیسی ہوسنوا ج جا ہوما دھو جو کی بیت جین ہو میر مین

و بڑھیا بمعنی کبری کہ درین حال کمال دارد بیٹھ اشارت یہ لبس جدید  
 کہ ہر آن لباس تازہ و صفات بے اندازہ در نظرش سے آید المقصود  
 ہمہ را باخت ہر دم با جمال متنہای کہ چندان حروف از یکہ سیاست

ساخت خرید و فروخت دارد ۵

خریداران جانان جان فروشند | بگردند و شش ایمان فروشند

او چھٹی لڑائی کا کالا منجھ فی الواقع جہاد کیر یا پتہ تا لشکر ہستی پر پایدہ

سیستان جہنما، فرکان، تنم خود | غرزان ہمتے یا ان دعا و ستان ہون

منوان گنگا نہا پاس ہے کھا کھدائی کسکی ہے لاف من منم میند

در تذکرہ نوشتہ کہ حضرت جنید علیہ الرحمہ بعد بیت سال ہوش

آمد و گفتند تمام عالم بندہ من است اند بلون کا ماتھی بیان این

مثل در مثنوی مولوی رحمۃ اللہ علیہ مبین است عاشقی اور ان

جی کا ڈر آ رہے ۵

تعلق حجاب است و در حالی | جو پیوند ما بگسی و اصلی

بھولے جوگی او دونا لاجھ باید دانست بھولے جوگی اشارت

بمحویت میکند یعنی بہر چند ساکک را محو بیشتر یافت معنی ہم

بیشتر ۵

کسان ز درین بزم ساغ و بند | کہ دار وے بہوشیش در ہونند

اگ کھائے سوزگار اگلے بجان اللہ وقتے کہ آتش نار اللہ

الموقدة التي تطلع على الافئدة در دلمان بانه میزند و در زبانها  
بیانها نمودار میگردد

بزربان چون عشق آرد گذار | شعله بر شعله بینی سوار

وز حضرت بهاء الدین سهروردی قدس الله روحه همدین معنی  
سخن می فرمود ناگاه شعله آتش از زبان مبارکش جدا شد و در هوا  
ناپدید گردید آه صد آه مصرع

دلا بسوز که سوز تو کار با بکنند

دیس چوری پردیس بکجه حال کامل است یعنی در امکان  
سرسان است و خراب الدنيا سخن المومنین و در امکان  
نهایت سیراب و فیض یاب مصرع

گداے کوے تو از بهشت خلد مستغنی است

رتبه علوی را که پردیس گفته دین نلفته مقدمه سلوک است که سفر  
معنوی عبارت از دست و طریق عروج در گفتگو است و الا نه وطن اصلی  
سبوست کل شیء یرجع الی اصله خصوصاً نزد ما مردم نادان که با تعلق  
چندان متعلق شده ایم که سواے امکان دیگر از جهان رفته و نایاد است

راجا چھوڑی نگری جس بجاوسی تس لہیو منقولہ مردان دین است  
 لیہ پروں جھونپڑا نت اٹھ کرتی رار لطیفہ رہروان یقین  
 گنگا گئیں منڈا این سدہ ہر کرا مجالست کہ مجانت با این قوم  
 کند کو ہر چہ مجالست از سر نہ شناوری درین بجر کردن آسان نیست ع

بکام ننگ ست منزل تخت

ایجا من مانی کھر جانی نیست قاعنی نیا و نگریکے تو کھر نہ جان  
 دینکے چنانچہ قول دیوانہ مصرع

چہ دانگیر یارب منزلی بود

کتے کو پنڈول ہی مٹیھا اشارت بر نفس است کہ امتیاز نہ نداد  
 تیر نہ کمان است کی امان باید دانست کہ تیر و کمان اشارت بر تیر  
 است و اجا کہ تیر را گجانی نیست عین سلامتی و امان است چھیری  
 جو سون سینان کی الوین درین مثل نیاز عاشق است و استعنا

محبوب ۵

بے فرد بود بود منت ہر خدمت کہ گرم  
 یارب مباد کس را مخدوم تر عنایت  
 نے نے پیٹ چلے چنوں پر ہونس احوال نشان است کہ خند

شکست پیشترے یا بند بست زیادہ تر سازند چنانچہ کہے گئے دوسرے

ہر یا ہر سون بیت کر چون کسان کی ریت | دام چو گئے دکھ کنسان کو دکھیت پین

مکان کی دوڑ مسیت تائین بشنو مسیت اشارت بدل است

یعنی مرد آگاہ را ہوا رہ توجہ طرف دل صنوبری است

کس نہ است کہ آن شوخ بکاشانہ | برد دل شینیم و یک آواز دیم

ٹوٹی بانجھ کل جنسی بدانکہ ٹوٹی بانجھ بر رفع علانق و لواحق کردہ

یعنی از ہمہ گستہ در خود پیوستہ آئے لمولفہ

در خود چو نظر کنی جهان را بینی | کون و مکانین و زمان را بینی

بیخود جو بخودرسی خدا میداند | جان را بینی تو جان جان اپنی

اس ماتھ کا مانڈا اس ماتھ مصرع

ہر عمل اجرے و ہر کردہ جزائے دارد

مانگ کھانا مسیت مین سونونان جانم بگر مانگ کھانا

از نظر کہ مرئی جمال اوست کردہ و مسیت بدل سناسبت دادہ

آئے اہل دلان را ہر دم افطار از نگاہ است افطر و ابرویت

بیان اوست و ہوا رہ در دل آرامگاہ است کہ لی قلبان

عصیتہ فصیت است در شان او ہونہوئے کیہون نوکری  
کا کیہون درین مثل ماضی و مستقبل انجانی نمیدہ و از دم حال اشاد  
مے کند

از آمدہ و رفتہ دگر یا دکن  
حالی خوش باش آنکہ مقصود است

ذمان چارکی چاندنی پھر اندھیارا پاکھ بیان واردات است  
کہ برساک میگزد و چاندنی عبارت از تجلیات تلون مے کند  
واندھیارا اشارت بر نور ذات کہ لایزال است مے نماید و معنے  
اش آنکہ در حالت کسب اشتیاق تمام و طلب مالا کلام میگوی یعنی  
تلون را طے نمودہ تبکین مے رسم

ہرگز ادور روز او یکسان بود  
سود عمر او ہمہ تا وان بود

کانے چوٹ کنوڈے بھینٹ درین مثل حال نظر بازان  
است کانا چشم یک بین و حق بین دارد و بین نیست پس ہی ہم  
از غیر نزدش خڑکی اشیدو کنوڈے بھینٹ ازین قبیل است بر  
واناست پدید العاقل مکفیتہ الاشارہ جھینٹ گامول روہور  
کانونین بشنو جو انخر دے کہ بہ نقطہ وحدت رسیدہ ہمہ تر تبکیتا

تابع اوست من له ہولی فلا لکل پر بہہ جو جب تم جہتی موتن  
میا کرتب جاک موتن جہتی چلتی سہل نہ دیکھو آڑقول کامل آت  
یعنے ہر دم کہ ہست در یاد مولیٰ مے آید و میرود احتیاج بقینیت مصرع

یادش کتم ارشود فراموش

سوختن بے تکلف و ساختن بے تصرف رزمے عجیب کچھ گہراہ  
ہو کتہ ڈون کو جاے مصرع

درست ہر چہ بیطلانی بان غلط مکن

پس میگوید یعنی بظاہر مقید مشمولو لفظ ۵

کوہ ما بالالہ و گل روکتہ حیف لعل بے بہائے درنت

گھڑے سانپ پوجیے بانہی پوجن جاے این ہر دو مثل یک

معنی دارو ۵

روزت بتو بودم و نئے دستم شب با تو عنودم و نئے دستم

کوہ کی چھوڑی پیٹ کے آس این مثل رنگین است معینش بالعکس

عوام است یعنی کوہ و اشارت بظاہر کردہ کہ یہ حاصل است و پیٹ ۱۰

بیاطن ہر او ہنودہ و حصول جاویدگی از و کشودہ لکھیں بھنابان کچھ تیار

مردے کہ بمرتبہ الوہیت رسیدہ ہر فرمے کہ ازو بوقوع آید جز خدا دیگرے نداند  
 جوگی کالی میت جو ان مردان کہ سیر تلون می کنند افتے و خصوصیتے  
 بیہچ از ان منظور نمیدارند اگر چه نمایش و لذات آن تربات حلقہ بگوش  
 ایشان است اما بلع بودن نہ کار و روشن است المقصود با بیہچ معانی  
 استقامت نمیکنند کہ بچٹ پڑا وہ سونا جاسے ٹوٹین کان  
 کہ گرم روان را در تنزلات تلون آمدن و ماندن از ان قبیلہ است کہ  
 بھولے یا بنھن گاکے کھاکے چون باین سخنان سی آزمان  
 حلاوت آن معلوم نمائی بنظر سرسری نہ بینی چنانچہ اندھا بگلا  
 کیچ کھاکے کار جان باختن است و خود را از خود دور انداختن نہ  
 آنکہ درین امر مصلحت ساختن کہ <sup>نور کوئی</sup> بسون جانون یا کو سون  
 و در جان دن چندان چاہتا نثار تو سازند او دن مار بچور یا دیگر بلندی  
 دوس یعنی امر علوی را رو سکنی و بر جان بازی سخن می آری و مرکب غیر و ماشو  
 اللہ میشوی جانم ز نہار ز نہار کا رام ز ا بفر داند گماری کہ کھوڑا چاہیے  
 بنا سیکے گون تک پھر تی آیمو پس باید کہ زدو آئی تا بایابی و خیال جوانی  
 و نادانی را از دل بزداے کوڑھ مین کھج ہر چند بیخو اہم کہ با نشارت

عرفان بے محابا مشیر نشوم و از تدبیر سر و ہم کہ سانپ مرے نہ لاطھی بوٹے  
 و ازین راہ فاش گفتن مصلحت نئے بنیم کوٹھوسے کھل اتری بھئی  
 بلدھون جوک راز پوشیدہ را باہل آزیغنی با حیوان چون بازم  
 فاما درانی کہ تعبیه شوق و تسلط ذوق مستولی میگردد وھینگ دھینگ  
 بلوکاراج کار و بار اختیار دست میرود مصرعہ

نیرے ست ڈاکائنش دروست کیست

لمولفہ مصرع

گفتگوئے بالکمانداری مجال تیر نیست

آرے سخن عشق آمدنی ست آوردنی نیست والا نہ حال این عاجز معلوم کہ کیسی  
 تبلین کی کا پلا مصرع

عمرے باید کہ یار آید کیستار

کاٹھ ہین بنیا آج ہین سیٹھ ہون دشوار است و یقین است  
 کہ پوس ہے تین بچاک مبتدی را حال سنتی گفتن کے سزاوار است  
 کہان راجا بھوج کہان گنگا تیلی مصرع

چراغ مردہ کجا شمع آفتاب کجا

المقصود ہر گونہ درین امر قاصر مابا حکم آنکہ بھید پراٹھی مچھلی پری  
مصرع

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد شکلا

از بے استعدادی خود قاصر م ویک چند سطرے کہ نوشتہ ام اندھلی  
کی بیٹیر یا آنکہ کو برمی لات بنگئی تعجب نیست ٹاٹ کا جامان  
سویج کی بجیا قال موافق حال خود زردہ ام الی ہر چہ گفتہ ام برائے تو  
گفتہ ام و بتو گفتہ ام داژن گفتہ ام ۵

گرم جرم بینی مکن عیب من      توئی سر بر آوردہ از جیب من

الہی از جلال تو چراغ و در جمال تو نگرا نم کہ بھو بن پریت ناخہ الہی از  
کبریا ئی تو دلم تر سناک است چنانچہ لکڑی کے ڈر بندری ناچے الہی  
از حالت خود کہ اور بنا سے تو مری سے پاتن کرواے نہایت  
غمناک ۵

ہیچو من ناقابلے وصل آد م دیدہ      زین سبب میں ملعون سجدہ بردم نکرد

الہی ہتے بخش کہ سوگزارون ایک کرنہ پھاڑون یعنی پردہ تعد  
کثرت دیدہ برم کردیکے مستقیم و آرمیدہ شوم الہی در لذات جمال خود

چنان کر لیں کہ چنے چبائے کے انگلی چاٹے یعنی سر موہم  
 شرک مانند و بیچ ازان نگذارم الہ ہر عملے و فعلے کہ میکنم لایق درگاہ  
 تو نیست عبادت من نادرت و ارادت من ست چنانچہ چھیل  
 مانڈے لے گئی تپا تھاری نانوں الہی طاقتم طاقت لذت  
 شوق و ذوق را بر من شاق مگردان کہ ادھیلے کی پڑھیا ٹکا  
 منڈ و امین الہی عاجزم و ناتوان الہی بر کردارم خوردہ مگیر کہ ایک  
 گھر ڈائن بھی چھوڑے و توجھی و غفوری و ساری الہی علالت  
 روحی ازرانی فرماے کہ از سر کشی نفس در آزارم چنانچہ وہی بجات  
 مون موسل الہی عبادت نفسانی ازان قبل است کہ چھیری نے  
 دودھ دیا میکنی بھر کیفیت روحانی کرامت فرماے مارگیان  
 تیری اولی ۵

بچھو مرغ نیم سبل ماندہ ام در دم تو | یا بکش بادانہ وہ یا ز نفس آزاد کن

این بیچارہ را چہ چارہ تن بہ تقدیر سلیم است فاحاصل از علم سہمی کہ  
 گفتگو بے حاصل است یعنی سارا دن ہنسیا چینی بھر کر اٹھایا و ر  
 نمودم و اختتامے کردم سوت نہ کیا س کو لی سون لٹھی لٹھا

نہ قوت وجدان و نہ طاقت بیان پیش ازین حدیج ندیدم و مسلم  
دو زبان و سخنان لسان اسپیدم پس آرمیدم جھوٹی تندرانی میں

خواہی بفرق کوش و خواہی بوصول | من فارغم ازین بہرہ و در عشق توب

لغو ذبا اللہ من شر ورائفسنا و من سیئات اعمالنا اللہم حفظنا  
من شر ما قضیت برحمتک و فضلک و کرمک یا ارحم الراحمین  
این دہرہ نہایت مرغوب دل آمدہ

### دہرہ

پیلی پارڈوگڈگی باجی سنیوری بھیا | اندھلی نینا ایک پرکڑا دو پوری لنگڑیا

باید دانست پیلی پار اشارت بر باسوی انداست و ڈنگڈگی ایماے برصد  
ہویت بلکہ عین نداست و بھری مقصود از بے لیمع شنوائی خود برداشت  
واندھلی ہجان معنی دارد کہ ممکن در نظرش نامذہ جلوہ بے بیہر مشاہدہ کرد  
و چو عبارت از فات است اگر چہ کہے نے بنید و او کار ہا سیکند  
و چور را با محبوب نسبت دادہ اند

### مصرع

شوخی و زویست کہ در دست چراغ داد

فالتحاصل مردے کہ از حکم بے بیصر جلوہ دیدہ و یافته آنرا بچہ ترانه  
بے یسبح شنیده نشود و غیر از پاشکسته برین حال نہ دود

مصرع

بردند شکستان ازین میدان گوے



# حومقصورات

اسلام میں تعلیم یافتہ مستورا

تیسرے ابتدای اسلام سے زمانہ حال تک کی تعلیم یافتہ خواتین کی سوانح عربیہ

انکی عفت اور عہمت کا سچا فوٹو۔ انکے علم و فضل کے کرشمے۔ انکا

فیض۔ پاک۔ اور آبدار کلام۔ انکے استقلال کے ساتھ جو انہر و بان۔

انکے تحت سلطنت پر جلوہ افروزیاں یعنی تمامی اسلامی دنیا عرب و عجم شام

اور روم مصر و ایران اور ہندوستان کی محذرات کے حالات لکھے گئے ہیں۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ (پہلے) ہے۔ جلد طلب فرمائیے

ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا فقط

تھا

المش

سید افتخار عالم۔ مقبہ مارہرہ ضلع ایٹہ۔ ممالک مغربی و شمالی







